[illegible] ذات پاک [illegible] ثابت [illegible] کو [illegible] آدمی کو سب

شرف [illegible] بنایا اور [illegible] روشن چراغ عقل [illegible] حق و ناحق سے جدا کرے

پیشہ [illegible] راستی [illegible] اس نور عقل [illegible] نفسانی سے بچا کر اسکی روشنی میں

ہر طرح [illegible] انصاف سے دیکھے تو [illegible] جھوٹے دینوں

دیکھو [illegible] سے [illegible] مطیع ہو جاتے [illegible] چونکہ بسبب ہونے

[illegible] اس سچے [illegible] تاریکی نفسانیت سے [illegible] مشکل ہے

[illegible] حضرت انبیاء علیہم السلام [illegible] دین پاک [illegible]

[illegible] علم و [illegible] تنگ کر [illegible]

[illegible] سید المرسلین [illegible] حضرت [illegible] مصطفیٰ صلی اللہ

[illegible] کی ہدایت [illegible] باپ [illegible] اندھیرے سے نکالکر

[illegible] ماں باپ سے زیادہ [illegible] نقصان دین اور دنیا

[illegible] اللّٰہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ و

[illegible] کے بعد کتاب [illegible] متوطن قصبہ [illegible]

کہ یہ فقیر لڑکپن میں اپنے باپ کے جیتے جی گرفتار دین بت پرستی کا تھا اتنے میں رحمت الٰہی نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا یعنی
دین اسلام کی خوبیاں اور ہندوں کے دین کی قباحتیں میرے دل پر کھل گئیں اور دل و جان سے دین
کو اختیار کیا اور اپنے آپ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبرداروں میں گن لیا اور پھر دانا
خدا نے مشورہ دیا کہ دین و مذہب کی تحقیق میں کہ ہمیشہ کے آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہے غفلت کر
نا بے تحقیق صرف باپ و دادا کی رسم سے گمراہی کے جال میں پھنسے رہنا کمال نادانی ہے پس یہ خیال کر کے مشہور
اور رواجی دینوں کا حال دریافت کرنے لگا اور بدون رعایت کسی دین کے ہر مذہب میں فکر و خوض کیا ہندوں
کے دین کو بخوبی تحقیق کیا اور انکے بڑے بڑے پنڈتوں سے گفتگو کی اور دین نصاریٰ کے اعتقاد کو بخوبی معلوم
کیا اور دین اسلام کی کتابیں بھی دیکھیں اور عالموں سے بات چیت رہی اور سب دینوں کو بنظر انصاف بغیر لگاو
کسی دین کے سوچا اور خوب چھانا سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا سوائے دین اسلام کے کہ خوبی اسکی اچھی طرح
ظاہر ہو گئی پیشوا اس دین کے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوبیوں اور اخلاق کے ساتھ
موصوف ہیں کہ زبان انکے بیان سے عاجز ہے اور اعتقادات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس
دین کے اندر ہیں جو کوئی معلوم کرتا ہے خود ہی جان لیتا ہے سبحان اللہ کیا ہی دین ہے کہ کوئی بات اسکی ایسی نہیں
ہے کہ جس میں معبود حقیقی کی طرف توجہ نہو الحاصل اللہ کی عنایت سے حق اور ناحق مانند دن اور رات اور اجالے
اور اندھیرے کے جدا جدا ہو گیا کہ ہر چند بہت مدت سے دل ساتھ نور اسلام کے منور اور مونھ ساتھ کلمہ شہادت
کے معطر تھا لیکن نفس و شیطان نے عیش و آرام دنیائے بے بنیاد کی زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا اور مدت
تک حالات ظاہری رسوم کفر سے خراب تھا آخر جذبہ توفیق الٰہی کا بزبان حال فرمانے لگا کہ اس گوہر بے بہا کو کب
تک پردہ کی صدف میں اور اس اثر راحت افزا کو کہاں تک حجاب کے صندوقچہ میں رکھیگا اس موتی کو گلے
کا ہار بنانا چاہئے اور اس عطر کی خوشبو سے فائدہ اٹھانا ہی چاہئے اور علماء باعمل نے بھی فتوی دیا کہ
دین اسلام کو چھپانا اور لباس اور وضع کفار کی رکھنا جہنم کو پہنچاتا ہے سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چونسٹھ ۱۲۶۴ میں
دن میں مبارک عید الفطر کے آفتاب اسلام ... سے نکلکر جلوہ گر ہوا اور بھائی مسلمانوں کے
ساتھ عید کی نماز ادا کی فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ اور مدت سے یہ خیال تھا کہ واسطے

…بیان … ین اسلام و مذمت ہنود میں کچھ لکھا جاوے کہ جو کوئی صاحب عقل انصاف کی نظر
…حق او باطل اوسپر کھلجاوے سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑسٹھ میں یہ رسالہ مختصر مسمی بہ تحفۃ الہند
…یانہ کے چھاپہ خانہ میں چھاپا گیا لیکن چونکہ اس میں بعضے الفاظ اور عبارات مشکل تھی اور
…اتی تھی اور حالات عجیبہ بعضے بزرگوں کے جیسے برادر مکرم شیخ عبد القادر صاحب وغیرہ
…سالہ کے دولت اظہار اسلام کو پہنچے تھے اس میں درج کرنے منظور تھے سو باشارہ بعضے
…یمی مثل مولانا و اولانا جناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب متوطن قصبہ بنت اور شفیق رفیق
سید احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فیضمآب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب متوطن قصبہ جھنجھانہ
وغیرہم کے اس کتاب کے بعضے مشکلات کو آسان کرکے اور بعضی عبارات بدون فوت ہونے مطلب کے
کم زیادہ کرکے اور بعضے مضمون اور قصے عجائب کہ خوبی اونکی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے اس میں
شامل کرکے مطبع مصطفائی دہلی میں باہتمام محمد حسین خان صاحب سلمہ الرحمن کے جو علوم دین کی ترویج
میں بہت مصروف رہتے ہیں ۱۲۷۲ھ ہجری میں بار دیگر بہزار صحت مطبوع ہوا تھا جو کہ نسخ قلیل طبع
تھے اور طالب اسکے کثیر تھے بقول شخصے یک انار صد بیمار تب برادر محمد عبد القادر نے کہ جنکے اوصاف
صفحہ ۱۳ میں مرقوم ہیں اپنی فرمایش سے مطبع ہاشمی میں باہتمام محمد ہاشم علی کے ۱۲۸۰ھ ہجری میں طبع
کرائی پھر بار سوم ۱۳۰۳ھ میں بہزار صحت الفاظ و حروف و تحشی جدید باہتمام دوست صادق محب واثق حاجی
میر محمد معظم صاحب مطبع فاروقی دہلی میں چھپا۔ یہ رسالہ مرتب ہی چار باب اور ایک خاتمہ پر پہلا باب اعتقادات کے
بیان میں دوسرا باب عبادات میں تیسرا باب معاملات میں چوتھا باب ہندوؤں کے اعتراضوں کے
جواب میں خاتمہ بیچ بیان خوبیوں دین اسلام کے۔ اب اپنا یاران صاحب شعور سے امیدوار ہوں کہ تعصب اور طرفداری
کو ایک طرف کرکے بدون رعایت کسی کے اس کتاب میں غور اور فکر سے نظر کریں جب حقیقت حال کھلجاوے تو حق کے
قبول کرنے اور ناحق کے چھوڑنے میں دیر نہ فرمائیں اور صرف باپ دادا کی پیروی سے گمراہی کے جنگل میں آوارہ نہ رہیں خیال
کرنا چاہیے کہ حق تعالی نے جو ہر شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان کے لیے بخشا ہے تو اس صورت میں لازم ہے کہ
دین کے اختیار کرنے میں کسیکی تقلید کا گرفتار نہ رہے بلکہ جس طرح دنیا کے کاموں میں کہ جلد فنا ہونیوالی ہیں

ں فکر اور دور اندیشی کیساتھ کاروبار کرتا ہی اور جس صورت میں تھوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہو تو اس صورت
کسی اپنے اور بیگانے کی نہیں سنتا ویسی ہی بلکہ زیادہ اس سے دین کے کاموں میں بھی کہ اس کا فائدہ ہمیشہ
ہ والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجالاوے اور اندھوں اور بہلولوں کیطرح دین کی راہ میں چلا جاوے مبا
ں غفلت اور نادانی سے ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہووے ❁ غم دیں خور کہ غم غم دین است و ہمہ
ہا اندرین است و غمِ دنیا مخور کہ بیہودہ است ❁ ہیچکس در جہان نیا سود ہست ❁ اکثر ہندو کہتے ہیں کہ اپنا دھرم
تھا اسماں یعنی رائی کے دانہ کی برابر دوسرے کا دھرم پربت سماں یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بھی اپنا دھرم چھوڑ
ین ہی کہ یہ قاعدہ صرف دین اور دھرم کے بارے میں جاری کرتے ہیں اور دنیا کے اکثر کاموں میں بزرگوں کی
م یا مال نہیں ہوتا یعنی اگر کسیکا باپ دادا مفلس اور محتاج اور گمنام ہووے تو اولاد کو ہرگز یہ لحاظ نہیں ہوتا
ورسم اوا کی متابعت کرکے دولتمندی اور نام آوری کو چھوڑ دیں بلکہ جس طرح بن پڑے مال و دولت حاصل کرنے میں
مانہ اور کوشش کرتے ہیں اور دین کے ہر امر میں ہر چند کہ اپنے مذہب کا ناحق ہونا اور دینِ اسلام کا حق ہونا ثابت
ہو جاوے اسوقت جھوٹا عذر بزرگوں کی پیروی کا پیش لاتے ہیں سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا
ئے اسکے کہ ان لوگوں نے دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجھ رکھا ہی حالانکہ بموجب مذہب ہندوؤں
ہمیا تمام دین والوں کے نزدیک دنیا کے عیش و آرام عاقبت کی نعمتوں کے آگے کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتا
ہر پست کار دنیا ہمہ ہیچ ❁ اے ہیچ زبہر ہیچ در ہیچ مپیچ ❁ اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
ہا لَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ❁ یعنی اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہی جی بہلانا
ہ اور پچھلا گھر جو ہی سو ہی جینا اگر یہ سمجھ رکھتے ہوں اور مطلب کے شروع پہلے کئی التماس بیچ خدمت دیکھنے
اس رسالہ کے کرتا ہوں **پہلا التماس** ہندوؤں کے بزرگوں کی روایات اور حکایات کہ اس کتاب
ی گئی ہیں ایسے اور بہت قصے اُن کی پوتھیوں میں موجود ہیں یہاں تھوڑے سے بطور نمونہ کے
ہے لیکن وقت گفتگو اور مناظرے کے بعضے اُن حکایات سے صاف انکار کرجاتے ہیں اور اکثر اہلِ اسلام
بوں سے واقف نہیں ہیں اُسکے جواب میں چپ ہو جاتے ہیں اسواسطے مناسب ہی کہ وقت گفتگو کے
بری بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کے اُن حکایات کو ہندوؤں سے پوچھا چاہیے تو صاف صاف

نہ ہونگے جب وے اقرار کرلیں پھر جو گفتگو منظور ہو سو کریں اور اکثر ہندو کہ اپنے مذہب سے بھی واقف نہیں
سواسطے بھی اُن باتوں سے انکار کر دیتے ہیں **دوسرا التماس** جس جگہ کہ اس کتاب میں کوئی
ہندوؤں کے بزرگوں کے نام منسوب ہو اُسپر یقین ہی نہ کر بیٹھیں کیونکہ احتمال ہی کہ شاید اُنکے بزرگوں میں
اخلاص مومن اور مقبول بارگاہ الٰہی ہوئے ہوں اور یہ باتیں کہ اُنکی نسبت اُنکی پوتھیوں میں لکھی ہیں
بناوٹ ہوں اور ہو سکتا ہی کہ اس ملک میں حق تعالیٰ کی طرف سے بعضے انبیا بھی مبعوث ہوئے ہیں پچھلے
ن بہر حال جسدن سے خاتم النبین سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے
دین سب منسوخ ہو ہو گئے **تیسرا التماس** جب کسی ہندو سے دین کی بابت مباحثہ کرنا منظور ہو تو
اُنہیں یہ باتیں منظور نظر عالی رکھیں کہ سچے دین کی حقیقت اور خوبی ظاہر ہو جاوے اور بھلا ہوا ہدایت
پاوے اور مباحثہ سے کوئی غرض نفسانی یا تعلقہ زبانی منظور نہ ہو اور گفتگو میں نرم کلامی کو اختیار کریں اور غصہ
ظاہر نکریں بلکہ اگر دوسرا سخت کلام کرے آپ صبر کریں اور اُنکے بزرگوں کو حقارت اور گالی سے
یاد نکریں کہ اس میں کچھ فائدہ نہیں بلکہ کئی طرح کا ضرر متصور ہی **چوتھا التماس** اس کتاب
فصلوں کا مطلب موقوف ہی بعضی فصلوں دوسری پر سو چاہیے کہ اول سے آخر تک ترتیب وار
حتی المقدور ملاحظہ فرماویں **پانچواں التماس** اکثر حکایات اور قصص کو مَیں نے مختصر کر کے
کتاب دراز نہو جاوے لیکن اصلی مطلب کو گم ہونے نہیں دیا اس بات کو مضر مقصد سمجھا نہیں چھوڑا
غرض اس رسالہ کی تصنیف سے فقط بیان مذہب ہنود ہی کا نہیں ہی بلکہ واسطے فائدہ مسلمان بھائیوں کے
اکثر مسائل ضروری دین اسلام کے بھی اسمیں بیان ہوئے ہیں سو چاہیئے کہ جو شخص اہل علم اسکے مضمون سے
واقف ہوں دوسرے مسلمان کہ اَن پڑھے ہیں اسکے مضمون سے واقف کریں انشاء اللہ تعالیٰ ثواب
عظیم پاوینگے اور اس کتاب میں ایسے عمدہ مسائل ضروری بیان ہوئے ہیں کہ خوبی اُنکے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی
ساتواں التماس اس کتاب میں بعضی جگہ پر واسطے ضیافت طبع ناظرین کے گفتگوئے ظرافت آمیز
بھی کی گئی ہی اس گستاخی کو معاف فرماویں اور جہاں کہیں حکایات ہنود میں بیان فسق و فجور وغیرہ کا ہی
ایسے مضمون کو عورتوں کی بھری مجلس میں نہ سناویں **آٹھواں التماس** درود شریف پڑھ کر اس

لہ تفصیل اسکی ... میں دیکھو ۱۲

مسکین کے حق میں اور میرے اُستادوں اور دوستوں اور ملک کے طلبا اور سارے مسلمانوں اور عورتوں کے حق میں دعا کریں
کہ حق تعالیٰ بطفیل حبیب اپنے کے دنیا و آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھے حدیث شریف میں آیا ہی کہ جب
کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کے واسطے دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی کہ تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہو **مثنوی**
بماند سالہا این نظم ترتیب ✤ زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے ✤ غرض نقشیست کز ما یاد ماند ✤ کہ ہستی را نمی بینم
بقائے ✤ مگر صاحبدلے روزے برحمت ✤ کند در کار این مسکیں دعائے ✤ **نواں التماس** اس کتاب
میں اگر کہیں خطا معلوم ہووے اصلاح فرماویں **دسواں التماس** پر ظاہر ہے کہ اگر دنیا ہزار ہا برس
عمر پاوے آخر ایک دن دنیا کو ضرور چھوڑنا ہی پڑیگا سو سب بھائی مسلمانوں کو چاہئے کہ موت کو یاد رکھیں
اور آسایش جہاں گذران کو چھوڑیں اور عاقبت کے سفر کا توشہ درست کریں اور اوقات اپنی بیچ ادائے
نماز و روزہ وغیرہ عبادت مالی و بدنی اور بجا آوری تمام احکام شرع شریف کے خرچ کریں اور تلاوت قرآن
شریف با معنی اور مطالع کتب اور استماع وعظ اور کثرت تسبیح و استغفار اور درود میں مشغول رہیں اور خدا کی
مخلوق کو امر معروف و نہی منکر کرتے رہیں اور واسطے [illegible]
کیمیاے سعادت و منہاج العابدین وغیرہ پڑھتے سنتے رہیں اور اتباع سنت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکھیں اور
اس برابر کوئی دولت نہیں خصوص اس زمانہ میں کہ اکثر لوگوں نے سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجھ
رکھا ہی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی جو کوئی
میری سنت کو مضبوط کر کے پکڑے جس وقت کہ میری اُمت بگڑ جاوے تو اُس شخص کے لئے سو شہید کا ثواب
ہی سو چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کو سچا سمجھ کر سب سنتوں کے زندہ کرنے میں خصوص
رانڈوں کے نکاح میں بہت سعی کیا کریں اور بھاجی وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سے دور کریں اور موت کو یاد رکھیں
اور جو علما نفسانی اور طالب دنیا نہ ہوں اُنکی بات پر اعتماد رکھیں اور اپنے دنیا کے سب کام میں مثلاً بیاہ شادی
مرنے وغیرہ میں اتباع سنت نبوی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور جو رسم باپ دادا کی سنت نبوی سے ثابت نہ ہو اُسکو
ترک کریں اور حضرت کے اہل بیت اور اصحاب اور جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحاء سے محبت رکھیں والسلام علی من اتبع
الہدیٰ **باب پہلا اعتقاد کے بیان میں** اس میں آٹھ فصلیں ہیں **فصل پہلی** خدا تعالیٰ کی پہچان میں

ان سبات پر یقین رکھتے ہیں کہ پیدا کرنیوالا اور مالک سارے جہان کا ایک ہی اللہ اُسکا نام پاک ہی کوئی اُسکا
... کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کے ہوتے تو جہان کا بندوبست بگڑ جاتے اور سب بُرائیاں اور کمال اُسیکو ہیں
... سب عیبوں سے پاک ہی کیونکہ عیب والا لایق خدا ہونیکے نہیں ہوتا اور وہ کسی کام میں کسیکا محتاج نہیں نہ
جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا کیونکہ جو خود دوسرے کا محتاج ہو تو سارے جہان کا پیدا کرنا اور سب حال کی خبر رکھنی
... کی فریاد سننی اور سب کو رزق پہنچانا اور سب کی حاجت روا کرنی اُس سے کیونکر ہو سکے اور سب اللہ کے
محتاج ہیں کوئی چیز کسی وقت میں اُس سے بے پروا نہیں ہر کسیکو ہر وقت اُسیکی طرف حاجت ہی اور خدا تعالے
ہر وقت میں ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ چیز اندھیرے میں ہو خواہ اُجالے میں خواہ زمین پر خواہ آسمان میں خواہ
پہاڑ کی چوٹی پر خواہ سمندر کی تہ میں اور ازل سے ابدتک ہر چیز کا احوال جسطرح جسوقت جس مکان میں جو
کچھ گذرا اور گذریگا خدا تعالی کو سب معلوم ہی یہانتک کہ ہر کسیکے دل کے بھید بھی جانتا ہی کسواسطے کہ اگر کسی
... اُسکا جاننا آدمیوں اور جنوں اور فرشتوں کے جاننے کی مانند نہیں ہے
... بتانے سے معلوم ہوتا ہی اور عقل اور حواس کے وسیلے سے معلوم ہوتا ہے
اور کسیوقت میں کوئی چیز معلوم ہوتی ہی کسیوقت میں نہیں معلوم ہوتی ہر وقت میں ہر چیز نہیں معلوم ہوتی
اور حق تعالی کو سب کچھ آپ ہی بغیر بتلائے اوروں کے اور بغیر وسیلہ عقل اور حواس کے معلوم ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا ہے
اور ہر چیز کو ہر وقت بدون آنکھوں کے دیکھتا ہی کوئی چیز کسیوقت میں اُسکی نظر سے باہر نہیں یہانتک کہ اندھیری رات میں
چیونٹی کے پانوں کو بھی دیکھتا ہی اور سب کچھ چیز بغیر کانوں کے سنتا ہی یہانتک کہ چیونٹی کے پانوں کی آواز بھی سنتا
ہی اور ہر کام پر قدرت رکھتا ہی جو چاہے سو کرے فقط اُسکے ارادے اور ایک حکم کُن سے سارا جہان پیدا ہوا ہی اور چاہے
ایک حکم سے سب کو فنا کر دے اور جو کسی کام کو نہ کر سکتا تو خدائی کے لائق نہوتا اور اُسکی قدرت ایسی نہیں جیسی آدمیوں
اور جنوں اور فرشتوں کی قدرت ہی کسواسطے کہ یہ سب اللہ کے محتاج ہیں آپ سے کچھ نہیں کر سکتے اور اُنکی قدرت ضعیف
کسی وقت میں چلتی ہی کسیوقت میں نہیں چلتی اور اللہ تعالے کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدا تعالے نے نہ کسی کو جنا
ہی اور نہ کسی نے اُسکو جنا اور نہ کسی کا بھائی ہی اور نہ کسی سے ناتہ رکھتا ہی غرضکہ خدا تعالی کی مانند کوئی چیز نہیں ہی خدا تعالے
بیچون اور بیچگون ہی بیشبہہ اور بے نمون ہی اور جو کوئی کہے کہ خدا تعالے کو آنکھوں سے دیکھنا تو اس

کی تفصیل ...
۸

جہان مین ثابت نہین ہوا پہر تمنے خدا تعالی کو کس طرح سے پہچانا ہے سو اسکا جواب یہ ہی کہ ہم نے اللہ تعالی کو
اُسکی مخلوقات کو دیکھکر پہچانا ہے مثلاً رنگی ہوے کپڑے کو دیکھکر رنگریز کو جان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنیوالا
کو دیکھکر اُسکے لکھنے والیکو پہچان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا لکھنے والا ہی کیونکہ بنا لکھنے والے کے لکھا نہین ہو
اور تخت کو دیکھکر بڑہئی کو پہچان لیتے ہین کہ کوئی شخص کاریگر اسکا بنانیوالا ہی پہر آدمی اس سب مخلوقات مثل
زمین آسمان چاند سورج ستارے خاک پانی ہوا آگ درخت دریا پہتر لکڑی حیوان انسان بادل مینہ پہل پہول
گرمی سردی خشکی تری بیماری تندرستی وغیرہ کو دیکھکر اُنکے پیدا کرنیوالے کو کیونکر نہین پہچانیگا دوسرے ہم کسی کام کا
ارادہ کرتے ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کے موافق نہین ہوتا پہر ہماری اُس مراد کو کون پلٹ دیتا ہے سو
وہ پلٹ دینے والا خدا تعالی ہے اور آدمی یہ خیال کرے کہ تہوڑی سی مدت کے آگے اسکا نام اور نشان دنیا مین نہ تھا
پہر پہلے منی کا قطرہ ہوا اُس سے آدمی بنا یہ کس نے بنا دیا اگر جانتا ہے کہ اپنا بنانیوالا آپ ہے تو یہ خیال کرے کہ
اسوقت مین کہ موجود ہے اپنے بدن پر ایک بال نہین پیدا کر سکتا پہلے کہ نام اور نشان نہ تہا اپنے آپ کو کیونکر پیدا کیا
ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنے والا یہ آپ نہین کوئی اور ہی سو اسکے سوا وہی خدا ہے جس نے سب کچھ پیدا
کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکہا کرے تو اللہ تعالی کے وجود کی شناخت خوب
حاصل ہو اور بموجب دین ہندوؤن کے خدا تعالی کی شناخت مین بہت اختلاف ہے چنانچہ کچھ بیان سکا
اسی باب کی ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور کچھ بیان یہان ہی ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ از روے
دین ہندوؤن کے خدا دو طور پر ہے ایک نرگن یعنی جسکو کچھ صفت نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا اور کہتے
ہین کہ نرگن اُسوقت ہوتا ہے جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہے اور اُسکی اسحالت کا بیان کچھ نہین ہو سکتا اور
سرگن اُسوقت ہوتا ہے جب اُسکو پیدا کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور مایا کی جنبش ہوتی ہی تو تین گن یعنی رج اور ست
اور تم اسمین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سے برہما کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہے اور ست کی جہت
بشن کی صورت مین ظاہر خلقت کو پالتا ہے اور تم کی رو سے مہادیو کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہے اور
مفصل یہ بیان اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی تو گویا برہما بشن اور مہادیو یہ تینون دیوتے بقول
ہندوؤن کے مظہر اور نائب خدا بلکہ ایک خدا کے تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار سارے جہان کے ہین اس مقام

کو سمجھنا چاہیے کہ اول تو سوائے اللہ کے اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور نہ خدا کا شریک ہے اگر فرض کیا جاوے کہ یہ تینون نائب خدا اور مختار کل سارے جہان کے ہین تو عقل سلیم کے نزدیک لازم ہے کہ یہ تینون عادل اور منصف اور اچھی صفتون سے موصوف اور بری صفتون سے پاک ہون لیکن ان تینون کے اوصاف ایسے ظاہر ہوتے ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بھی انکی بدعملی سمجھ لیتا ہے چنانچہ اس مین بہت ہی کم بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین **مہابھارت** مین لکھا ہے کہ اتری منی کی جورو بہت نیک تھی یہ تینون یعنے برہما بشن مہادیو اسکی عصمت مین رخنہ ڈالنے کو اسکے دروازے پر بھیک مانگنے گئے وہ بیچاری بھیک دینے کو باہر آئی یہ صاحب فرمانے لگے کہ ہم کیا بھوکے ہین کہ ایسی بھیک لین گے ہان اگر ہم کو اپنے گھر مین لیجاکر اور ننگی ہوکر ہم کو کھانا کہلادے تو ہم ٹھیرے رہین وہ بیچاری اپنے خصم سے اجازت لیکر ان تینون کو اپنے گھر مین لے گئی جب کھانا کھلانے لگی اس عورت نے اُن کے بدن پر پانی چھڑکا یہ تینون چھوٹے لڑکے بن گئے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ تینون بدمعاش اور دغاباز اور شہوت پرست اور عاجز ایسے تھے کہ ایک عورت کے جادو سے لڑکے بن گئے بہلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا مالک ہوسکتا ہے **اور کارتک مہاتم** اور **پدم پوران** مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ اندر دیوتا مہادیو کے درشن کو کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا بیٹھا ہے اندر نے اُس سے پوچھا کہ شو یعنی مہادیو کہان ہے اُس نے اندر کی بات کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا اندر نے خفا ہوکر اُس کی گردن پر گرز مارا وہ گرز اُسی وقت الگ ہوگیا اندر حیران رہ گیا اور حقیقت مین وہ شخص بدصورت آپ ہی مہادیو تھا مہادیو نے چاہا کہ اندر کو جلاکر راکھ کر ڈالے اتنے مین برہسپت کہ سارے دیوتاؤن کا پیر و مرشد ہے وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنے لگا اور بہت عاجزی سے اندر اور برہسپت نے مہادیو کو سراہا تب مہادیو نے اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمھاری مراد ہو مجھ سے مانگو اُن دونون نے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ یہ غصہ کی آگ تمھاری آنکھون مین بھڑک رہی ہے اُسکو دبا لیجیے مہادیو نے کہا کہ یہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو کہین اور جگہ پھینک دیتا ہون پھر مہادیو نے اُس غصہ کی آگ کو

۱۰ [illegible]

سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہے وہان پھینک دیا وہ آگ وہان پڑتے ہی ایک لڑکے کی صورت بنگئی اور اس
لڑکے نے رونا شروع کیا اُسکی آواز کی ہیبت سے زمین و آسمان مین بھونچال پڑ گیا برہما وہان آیا سمندر نے
برہما کی تعظیم بجا لا کر اس لڑکے کو برہما کی گود مین رکھ دیا اور کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکھ دیجیے اس وقت
لڑکے نے برہما کی ڈاڑھی ایسے زور سے پکڑی کہ برہما کی آنکھوں سے جل یعنے پانی نکل پڑا چونکہ اُسوقت برہما کی
آنکھوں سے جل نکلا تھا اُس لڑکے کا نام جلندہر رکھا اور شکر دیوتا کو کہ سارے دیتوں کا گرو ہے بُلا کر کہا کہ جلندہر کو
سب دیتوں کا راجہ بنا دے اور برندا نام عورت سے کہ کال نیمی دیتوں کے سردار کی بیٹی ہے اُسکا بیاہ کر دے شکر نے
بموجب حکم برہما کے اسیطرح کیا اور جلندہر اُسوقت جوان قوی ہیکل بنگیا اور زمین کے سارے راجاؤن اور بہادرون سے
زیادہ تھا کہ کوئی دیت اور دیوتا اُسکے مقابلے کا نہ تھا تب بہت سا تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سُرگ سے نکال دیا
اسبات سے سارے دیوتا اُس سے غمناک ہو کر یہ حال برہما سے عرض کیا برہما نے اُنکو بشن کے پاس بھیجا بشن کو جلندہر کا
ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا کو بشن کا دل ہی اُسنے بشن کا یہ ارادہ دریافت کرکے یہ سوچا کہ جلندہر بغیر مہادیو
کے اور کسیکے ہاتھ سے مارا نہین جاویگا پھر نارد نے حیلہ کیا کہ جلندہر سے جا کر کہا کہ سب اسباب بادشاہت کا
تیرے گھر مین موجود ہے لیکن پاربتی مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہے جبتک وہ تیرے ہاتھ مین نہ آوے تو کچھہ لطف نہین
ہے جلندہر نے مہادیو سے پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑائی کا قصد کیا چنانچہ مہادیو اور اُنکے صاحبزادے اور جلندہر مین
سخت لڑائی ہوئی برہما اور بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچے پر جلندہر کے آگے سب عاجز ہوے پھر بشن نے اپنے
دلمین سوچا کہ برندا جلندہر کی جورو بہت نیک اور ستی ہے جبتک اُسکی عصمت مین خلل نہ آویگا جلندہر نہین مریگا
پھر بشن نے اپنے آپکو جلندہر کی صورت بنا کر اُسکی جورو سے فعل بد کیا اس حیلہ سے اُسکا ست توڑ دیا تب جلندہر
مہادیو کے ہاتھہ سے مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو بشن کا یہ فریب معلوم ہوا اُسنے بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر
کہا کہ تو پتھر بنجا بشن اُسکے سراپ سے پتھر بنگیا جسکو سالگرام کہتے ہین اور گنڈکا ندی مین پڑا چنانچہ اب تک ہندو اُسی
ندی سے پتھرون کو لاکر پوجتے ہین القصہ برندا جلندہر کی جورو اسی غم سے آگ مین جلکر راکھہ ہو گئی اور اُسکی راکھ
سے تلسی کا درخت جم آیا چونکہ بشن نے برندا کے وصل سے بہت مزا اُٹھایا تھا اور برندا پر عاشق ہو گیا تھا اُسکے
جلنے سے بہت اُداس ہوا اور بیتاب ہو کر اُسکی بھسم یعنی راکھ پر آ بیٹھا اور بیقرار ہونے لگا دوسرے دیوتاؤن نے جا کر

بہی جا اسکے سر پر رکہے چونکہ تلسی بہی بشن کی معشوقہ کی راکہ سے ظاہر ہوئی تہی اُس سے بشن کے دل کو تسلی
اسنچہ اب تلک جو لوگ بشن کو پوجا کرتے ہین سالگرام پتہر کو بشن کا روپ سمجھ کر پوجتے ہین اور تلسی کی پتی اُسپر
بن یہ قصہ مختصراً تمام ہوا اس داستان سے معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب بڑے خوش اخلاق تھے کہ باوجودیکہ
..ظرداری میزبان پر لازم ہوتی ہے اندر اُنکی زیارت کو گیا اُسکو جھڑک کر بے عزت کر دیا کیا خوب کہا ہے
عرنے **فرد** یک ترشروئی بہائے دفع صد مہمان بس است * چین ابرو چوب دربان ست صاحب
خانہ را * اور عاجز اور مغلوب الغضب ایسے تھے کہ اپنے غصہ کی آگ کو روک نہ سکے اور برہما ایسا عاجز تھا کہ ایک
لڑکے سے اپنی ڈاڑھی چھڑا نہ سکا بلکہ چشم پرآب ہوا اور بشن نے دغا اور زنا کیا اور ایک عورت کے عشق مین عاجز
اور بیقرار ہوا اور اُسکی بددعا سے پتہر ہنگیا چنانچہ اب تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکھ کر اُسکی پوجا کرتے ہین
یہ اُسکی زنا کی نشانی ہے کہ ہندوؤن کی عبادت مین داخل ہے اور نارد نے کہ بشن کا دل ہی جلندھر کو بہکا کر مہادیو
کی عورت کا سوال کروایا۔ بیچارے مہادیو کی عزت کو بٹا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہ تینون کہ بقول
ان کے کر سارے جہان کے مالک و مختار ہین ایک جلندھر کے قتل کرنے سے عاجز ہوگئے پھر ایسے فریبی
نفسانی اور عاجز شخصون کو نائب خدا بلکہ خدا اور مختار کل سمجھنا محض جہالت اور ضلالت ہے
اور سوائے بدبختی ازلی کے کیا تصور کیا جائے اور سنو کہ ان کے بعضے اہل تواریخ کہتے ہین
کہ ایک بار پاربتی مہادیو کی بیوی اُبٹنا مل کر نہانے لگی۔ اور اپنے بدن کے میل سے ایک
اپنا بیٹا بنایا جس کا نام گنیش ہے اور اُسکو گھر کے دروازے پر بٹھایا تاکہ کسیکو اندر نہ جانے دے
اتنے مین مہادیو باہر سے آئے گنیش نے اُنکو اندر جانے سے منع کیا مہادیو نے خفا ہو کر اُس کا سر
کاٹ کر دور پھینک دیا پاربتی اُسکے غم سے بہت روئی اور کہنے لگی کہ اُسکو زندہ کرو مہادیو نے
ہر چند گنیش کے سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتھی کا سر کاٹ کے گنیش کے جسم سے ملا کر زندہ کیا
اور اُس کو یہ بھی انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچھ کام کیا کرے پہلے تیرا نام لیوے اور جو کوئی کسی دیوتا
کی پوجا کرے پہلے تیری پوجا کرے تب اُسکی وہ پوجا قبول ہو اس سے بھی مہادیو کا ظالم اور ناقص
العلم ہونا ثابت ہوا پھر ایسا شخص خدا اور مختار کل کیونکر ہو سکا اور **شوپوران** مین لکھا ہے

اور سوم پوران ... اٹھارہ پورانون مین ... [illegible]

۱۲

[illegible]

سب سے پہلے بشن کی ناف سے کنول کا پھول نکلا اُسمین سے برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جھگڑنے لگے برہما
نے کہا تجکو مین نے پیدا کیا ہی بشن نے کہا مین نے تجکو پیدا کیا ہی اتنے مین آسمان سے ایک دھوان ظاہر ہوا اُس
دھوئین مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہ بشن ہے جسکی ناف سے کنول نکلا اور اُس سے تو ظاہر
ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نے اُس دھوئین کیطرف غور سے نگاہ کی تو اُسمین سے ایک لنگ یعنی آلت
ظاہر ہوئی برہما ہنس کی شکل بنکر اُس لنگ کی پیمایش کیلئے اُوپر کو اُڑا اور بشن سُوَر بنکر پاتال کو گیا دس ہزار برس تک
دونون دوڑے گئے پر اُس لنگ کا انتہا نہ پایا پس برہما نے جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہی اُسوقت
سے اُس لنگ کی پوجا شروع کی کہ آجتک ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسے جاہل تھے کہ
آپس مین جھگڑنے لگے اور ہر کوئی اپنے آپکو دوسرے کا پیدا کرنیوالا جاننے لگا اور پھر برہما نے اپنے خالق کو پہچانا
تو اس طرح پہچانا کہ ایک بڑے آلت کو بسبب درازی اُسکی کے اپنا خالق سمجھ لیا اور دونو ملکر اُس آلت کی مقدار
دریافت کرنے سے عاجز ہو گئے اور آلت کا دریافت کرنا اور اُسکے ناپنے مین اہتمام کرنا عقلمندونکا کام نہین بلکہ مسخرون
اور بڑے بیحیاؤن کا کام ہے غرض ایسے شخصوں کو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہی اور طرفہ تر یہ ہی کہ بعضے شاستر
مین ان تینون کی ہجو لکھی ہے چنانچہ پدم پوران مین لکھا ہے کہ برہما آہنکار یعنی تکبر اور مہادیو کا ماتر یعنی شہوتی
ہے ایک بشن پوتر یعنی پاک صاف ہے اور اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ بشن نے جلندہر کی جورو سے زنا کیا سبحان
اللہ بہتر ایسا ہی چاہیے اور **اسکندھ پوران** مین لکھا ہے **اشلوک** بشنو درشن ماترینے شوو درو دہ پرتجا بیج
شوو درو وات مذفندے موتر لن یا نت وار تتہ یعنی بشن کے درشن سے شو یعنی مہادیو خفا ہوتا ہے اور
مہادیو کی خفگی سے بلاشک بڑی دوزخ مین جاتا ہے اور **بیدانت** شاستر کہ بقول اُنکے سب شاسترون سے
افضل ہے اُسمین یون لکھا ہی کہ اودیا یعنی نادانی کا سنبندھ یعنی پیوند خدا سے ہوا تب سب مخلوقات بنگئی
یعنی معاذ اللہ خدا نے آپکو جیو یعنی حیوان سمجھ لیا اور بقول **سانکھ** شاستر کے جہان کا پیدا ہونا خدا سے نہین
بلکہ پرکرتی سے ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور بقول **میمانسا**
شاستر کے بھی خدا خالق نہین بلکہ پیدا ہونا جہان کا کرم یعنے اعمال سے جانتے ہین اور بعضون کے
نزدیک کال یعنی زمانے سے پیدا ہونا جہان کا ہے اور بعضون کے نزدیک سبھاؤ یعنے خاصیت

١٤

غرض خلاصہ اُنکے اکثر شاستروں کا یہ ہی کہ خدا تعالی خالق کسی چیز کا نہین ہی سبحان اللہ عجب
سد صاحب کو جو سب کا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتے ہین اتنا نہین پوچھتے کہ اگر اللہ تعالی اس
جہان کی خبر کون لے اور بقول اُنکے خدا تعالی کا ہونا اور نہونا برابر ہوا اور خدا سے کسیکو کچھ نہ نفع پہنچے نہ نقصان
تب سے کیا فائدہ اور لوگون کو برے کامون سے بچنا اور اچھے کامون کا کرنا کچھ ضرور نہ ہوا کیونکہ جو سارے
بقول اُنکے کچھ کرتا ہی نہین نہ نیکون کو جزا دیوے نہ بدون کو سزا پھر کسی کو اُس کا خوف
رہی لو اُس سے اُمید کیا رہی اور دوسرے جاننا چاہیے کہ خدا تعالی کا پہچاننا بدون پہچانے
اسکی مخلوق کے نہین ہو سکتا کیونکہ جو کاریگر آنکھون سے نہ دیکھا ہو تو اُسکے کام کو دیکھ کر اُس کا
پہچاننا ہوتا ہے اسی طرح خدا تعالی کا دیکھنا آنکھون سے اس جہان مین ثابت نہین ہوا آخر اُسکی مخلوقات
کو دیکھکر پہچانا گیا ہے پھر جبکہ کوئی چیز اُسکی پیدا کی ہوئی نہو تو اُس کو پہچانے کس طرح اور عجب تر یہ ہے کہ
جو سارے جہان کا مالک دانا بینا شنوا خالق مدبر حی قیوم ہے اُس کو معطل جانتے ہین اور جہان کا پیدا
ہونا سمجھتے ہین پرکرتی سے جو بقول اُنکے اندھی اور بےعقل ہے چنانچہ اسی باب کی ساتوین فصل مین اسکا مذکور
ہوگا انشاءاللہ تعالی یا سمجھتے ہین کرم سے جو فاعل اُسکے مخلوقات ہین اور وہ اُن کا فعل ہے یا سمجھتے ہین کال
یعنے وقت سے جو وہ بھی بےشعور اور بیجان ہے اور خدا پاک سے نادانی کی نسبت کرنی اور کسیکو
جہان کی پیدایش کا سبب سمجھنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہے معاذاللہ اگر خدا نادان ہو تو جہان
کا کام کس طرح چلے کوئی نادان خدا کو نادان نہ کہیگا یہان منصفون سے اُمید انصاف ہے کہ بغور تمام
قیاس فرماوین کہ بموجب ہمارے دین کے اللہ صاحب کی صفتین کس طور بیان ہوئی ہین اور بموجب دین
ہندوون کے کیا کچھ بیان واہی تباہی ہے ہمارے نزدیک اللہ تعالی ایسا علیم ہے کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہے
اور ہندوون نے اُسکے ساتھ نادانی کا پیوند جائز رکھا ہمارے نزدیک سب کا خالق اور نفع نقصان بخشنے والا سوا
خدا کے اور کوئی جاننا شرک ہی اور ہندوون نے خدا کو معطل ہی ٹھیرایا استغفراللہ استغفراللہ الٰہی ہماری
ہزار ہزار توبہ اور پناہ تیری اس بات سے کہ ہم تجھ عالم الغیب والشہادة سے نادانی کی نسبت کرین یا تجھ کو
معطل سمجھین اور سوا تیرے کسی اور کو جہان کا پیدا کرنے والا اور نفع نقصان بخشنے والا سمجھین اور سوا تیرے

اوسے خوف اور اُمید رکھین اے پروردگار توہی ہے سب کا مالک اور خالق اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا اور عزت
دینے والا اور ذلت دینے والا اور جزا دینے والا اور سزا دینے والا تو جو چاہے سو کرے کوئی تیرا شریک نہین ہے
تیرے بندے اور تیرے آگے عاجز ہین اگر منصف اس مقام مین اس اعتراض کا یہ جواب دین کہ یہ
عبارت بید اور شاستر کی سے معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالی سب کچھ جانتا اور بغیر کانون کے سنتا اور بے
آنکھون کے دیکھتا اور خلقت کو پیدا کرتا ہے اور مہا بھارت کے اوپرب یعنی پہلے باب مین حق تعالی کی صفت
مین یون لکھا ہے کہ برہما اور مہادیو اور بشن اور اندر سب کو اُس نے پیدا کیا ہے اور وہ ہمیشہ ہے اور ہوگا
اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہ محیط ہے اور کریم بخشندہ اور ضعیفون کو قوی کرنے والا ہے سو اُسکا جواب یہ ہے
کہ یہ بھی تو تمہارے ہی بید اور شاستر سے ثابت ہوا ہے کہ خدا کچھ نہین کرتا چنانچہ ابھی اسکا بیان گزرا ہے
اور مفصل بیان اسبات کا اس باب کی ساتوین فصل مین دیکھ لو تو یہ اختلاف تمہارے ہی دین مین ہوا پھر جن
شاسترون سے خدا کا معطل ہونا ثابت ہے اگر تم اُن کو مردود سمجھو تو البتہ یہ بات تمہاری قابل سماعت ہو
اور تم جب شاسترون کو ست یعنی حق کہتے ہو اسیواسطے یہ الزام تم پر باقی رہا اور تمہارے اکثر شاسترون کا
خلاصہ تو یہی ہے کہ خدا خالق نہین ہے اگر کوئی ایک آدھا قول اسکے برخلاف ہوا تو کیا ہوا اور دوسرے
اُنکے دین مین لکھا ہے کہ جب کوئی شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکے دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہے
تو خدا تعالی ایک شکل اختیار کرتا ہے یعنے ایک جسم مین اُترتا ہے اسواسطے اُسکو اوتار کہتے ہین سو بعضے کہتے
ہین کہ چوبیس مرتبہ خدا تعالی نے جسم اختیار کیا از انجملہ دس اوتارون کو بہت اشرف جانتے ہین اور کہتے ہین کہ
اُن مین سے چار اوتار ست جُگ کے زمانے مین ہوئے ہین پہلا مچھ اوتار کہتے ہین کہ سنگاسردیت برہما کے چارون
بیدون کو چرا کر نکل گیا اور سمندر مین غائب ہوا برہما نے لاچار ہوکر بھگوان سے عرض کیا بھگوان نے
مچھلی کی صورت اختیار کرکے سمندر کی تہ مین جاکر سنکھاسردیت کو مار کر بیدون کو اُسکے پیٹ سے نکال کر
برہما کے حوالے کیا دوسرا کچھ اوتار کہتے ہین کہ دیوتاؤن نے چودہ رتن نکالنے کے لیے چاہا کہ سمندر کو
دہی کی طرح بلودین مندراچل پہاڑ کی رسی اور باسک ناگ کی اُس مین رسی ڈال کر سمندر کو
بلونے لگے مندراچل پہاڑ جو بہت گران تھا پاتال کو جانے لگا دیوتا اُسکو سنبھال نہ سکے

دان سے عرض کیا بھگوان نے آپ کچھوے کی صورت پر ہو کر اُس پہاڑ کے نیچے اپنی پیٹھ رکھی تب
ماون نے سب لخواہ چودہ رتن سمندر سے نکالے اور وہ چودہ رتن یہ ہین ابرت یعنے آبحیات بلاہل یعنے
یعنے شراب لچھمی یعنے بشن کی جورو کام دہین گائے سپت کلمی یعنے سات مونہہ والا گھوڑا سورج
تا چندرما یعنے چاند رنبہا یا تر یعنے عورت ناچنے والی جو اندر کے آگے مجرا کرتی ہے کلب برچھ یعنے
جو سُرگ مین ہی کوستت متی یعنے جواہر دہنتر بید نام طبیب کا ہیرا پت نام فیل دہنک یعنے کمان
جو بشن کے ہاتھ مین ہے سنکھ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتے ہین **تیسرا باراہ اوتار** کہتے ہین کہ ایک دیت
ساری زمین کو مع ساکنان زمین کے بوریہ کی طرح پر لپیٹ کر پاتال کو لے گیا بھگوان خوک کی صورت
اختیار کرکے پاتال مین جاکے اُس دیت کو مار کے زمین کو اُسکے ہاتھ سے چھوڑا لایا **چوتھا نرسنگھ
اوتار** کہتے ہین کہ ہرن کسب دیت نے لوگون سے کہا کہ تم میری عبادت کرو پرہلاد اُسکا بیٹا
خدا پرست تھا ہرن کسب نے لوہے کا ستون آگ مین سُرخ کرکے ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اُس سے باندھے
بھگوان نے اُسی وقت ایسے جانور کی شکل پر کہ آدھا اگلا بدن اُسکا شیر کا اور آدھا پچھلا بدن اُس کا
انسان کا تھا ظاہر ہو کر ہرن کسب کو ہلاک کیا اور کہتے ہین کہ تین اوتار تریتا جگ مین ہوئے ہین ۔
پہلا باون اوتار کہتے ہین کہ بھگوان نے بموجب التماس دیوتاؤن کے بقدر باون اُنگلی کے جسم
اختیار کرکے راجا بل کو کہ بہت عادل اور خوش خصال تھا چھل یعنی مکر کے ساتھ سلطنت سے خارج کیا
چنانچہ اس چھل یعنی مکر کو بھگوان کے مناقب مین داخل کرتے ہین **دوسرا پرسرام اوتار** کہتے ہین کہ
راجا سہسترباہو چھتری نے جمدگن برہمن پرسرام کے باپ کو کہ اُسکا ہمزلف تھا قتل کر دیا بھگوان اُسکا بدلا لینے کو
جمدگن کے گھر پیدا ہوا تھا ایک تبر ہاتھ مین لیکر ایک خون کے بدلے سارے جہان کے چھتریون کو قتل کر ڈالا
اور چھتریون کا تخم جہان مین چھوڑا ان مقتولون کی عورتون سے برہمنون نے جماع کیا اُن سے جو اولاد باقی ہی
اب کھتری اور چھتری کہلاتے ہین **تیسرا رامچندر اوتار** کہ واسطے قتل راون دیت کے راجا دسرتھ کے
گھر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا رامچندر نے ہنومان کی مدد سے اُسکو ہلاک کیا اور
اپنی بیوی کو چھڑا لیا اور بالمیک کی رامائن مین لکھا ہے کہ شورپ نکھا اُنکی بہن نے رامچندر سے لپٹنا

کرنا چاہا راجچندر نے کہا کہ میرا بیاہ ہو لیا ہے تیرے بھائی لچھمن کا نہین ہوا تو اُسکے پاس جا حالانکہ لچھمن کا بیاہ بھی ہو چکا
تھا اور پھر لچھمن سے کہلا بھیجا کہ اس عورت کی ناک اور کان کاٹ لے لچھمن نے ایسا ہی کیا کہتے ہین کہ اسی سبب
سے راون اور راجچندر مین فساد برپا ہوا تھا اور لکھا ہے کہ راجچندر نے عوام الناس اور برہمنون کو قتل کیا
اپنی بیوی کو راون سے چھڑا کر پھر اپنے گھر مین داخل کیا وہ اس سبب سے ایسا ناپاک ٹھیرا کہ اسکو وہ جو صیلکے لوگ آخر
پرہیز کرنے لگے اور دوا اوتار دواپر جگ مین ہوئے ہین **ایک کرشن اوتار** کہتے ہین کہ بھگوان نے واسطے
قتل کنس نام متھرا کے راجا کے باسدیو کے گھر دیوکی کے پیٹ سے کہ کنس کی چچیری بہن تھی تولد ہو کر کنس کو قتل کیا
اور حکومت متھرا کی راجا اگرسین کو دی کہتے ہین کہ اُس اوتار نے عورتون سے بہت ہنسی اور کھیل کیا ہے
دوسرا بودھا اوتار اور وہ آدمی کی صورت صندل سے تراشی ہوئی اب تک جگن ناتھ
مین موجود ہے جب پُرانی ہو جاتی ہے پھر نئی بنا دیتے ہین کہتے ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اُس
مورت کا درشن کرے اُسکی تمام عمر کے گناہ عبادت بن جاتے ہین اور اس مقام مین ہندو ایک
دوسرے کے جھوٹ سے پرہیز نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ کلجگ مین سنبھل شہر
مین بشن دت برہمن کے گھر پیدا ہوگا جسکو کلنکی اوتار کہتے ہین اور جانتے ہین کہ اُسکے ہونے سے تمام
خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سے بگڑ گئی ہوگی پھر درست ہو جاویگی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا
فقط خلاصہ مذہب ہنود کا بیچ بیان شناخت حق تعالی کے پورا ہوا اب ذرا انصاف کرنا چاہیے
کہ اول تو خدا تعالی کا ظاہر ہونا کسی حیوان کے جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اول نطفہ اور
مضغہ ہو کر ماں کے پیٹ مین رہتا ہے اور خون حیض کھاتا ہے اور پھر وہان سے براہ مہوہ پیدا ہوتا ہے اور پھر بھوکھ
پیاس نیند اور قضائے حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور محتاج ہوتا ہے اور ایسی باتون سے حق تعالی کی
قدوسیت مین فرق آتا ہے اور پھر ایسی جسمون مین اُترنا کہ صورت نہایت کریہ ہے جیسے خوک وغیرہ اور پھر جسم
انسانی مین آکر ظلم اور فسق و فجور اور دغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت کے کلام کرنے
جیسے اوپر بیان ہوئے ہین اور لکڑی کے جسم مین اُترنا یہ باتین تو اللہ کی شان سے نہایت ہی بعید ہین بھلا
یہ سب باتین کہ ہندوون کے دین مین ہین عقل اور قیاس کے نزدیک سُخن ہین یا وہ باتین مستحسن ہین۔

ہین ہمارے حق تعالیٰ کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین جو لوگ کہ تھوڑی سی عقل رکھتے ہین اُسس
کو سنکر وہ بھی سمجھ جاوینگے کہ دونون دینون مین کونسا سچا ہے **دوسری فصل** فرشتون کے بیان
مین مسلمانون کے نزدیک فرشتے اللہ کے بندے ہین نور سے پیدا ہوئے نہ مرد ہین نہ عورت نہ کچھ
کھاتے ہین پیتے اللہ کا ذکر اُن کی زندگی ہے اور پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر اللہ نے
اُنکو مقرر کیا ہے اُسپر قائم ہین کبھی اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتے اور گنتی اُن کی سوائے اللہ کے کوئی
نہین جانتا اور خدا تعالیٰ نے اُن کو بہت قوت اور زور دیا ہے اور ہندوؤن کے دین سے فرشتون کا
حال کچھ نہین کھلتا ہے مگر کہتے ہین کہ ایک قسم مخلوقات کے دیوتے ہین اور وے مرد بھی ہین اور عورت
بھی جنکو دیوتے اور دیوتایان کہتے ہین اور جانتے ہین کہ دُنیا کے کام اُن کے تابع ہین **اندر دیوتا**
سرگ کا راجہ مینھ برسانے والا **جم راج** یعنے دھرم رائی نرک کا داروغہ خلقت کا انصاف بعد مرنے کے کرنیوالا
بارو دیوتا بشن کا دل **چترگپت** متصدی دفتر نویس لوگون کے اعمال لکھنے والا **برشپت**
دیوتا سب دیوتاؤن کا گرو اور سوائے اِن کے اور بہت دیوتا ہین اور سانگھ شاستر مین لکھا ہے
کہ دیوتے آٹھ قسم پر ہین **پراجاپتی اندر پتیر کا ندربٹ جچھ راچھس راہے پیساچ**
اور تین دیوتاؤن کو سب سے افضل جانتے ہین ایک برہما دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور اِن تینون کو نائب خدا
بلکہ ایک خدا کے تین خدا جانتے ہین اور مذہب پوران کہ تین دیویان سب دیویون سے افضل ہین اور اِن
تینون دیوتاؤن کی مددگار ہین ایک مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار ہے وطن اُسکا ہنگ لاج مغرب کی
طرف نزدیک کراچی بندر کے اور ظہور اُسکا کانگڑہ اور جوالا مکھی وغیرہ اڑتالیس کوس مین کلکتہ سے جگناتھ
تک **دوسری** مہالچھمی کہ بشن کی مددگار ہے وطن اُس کا بندھیاچل متصل مرزاپور کے اور ظہور
اُس کا چاندی سونے وغیرہ مال و دولت مین **تیسری** سارستی کہ برہما کی مددگار ہے وطن اُس کا
کشمیر اور ظہور سوہ کے نزدیک نہر کی صورت مین اور کہتے ہین کہ اِن تینون دیویون سے نو کروڑ دیویان
موجود ہوئی ہین اور کہتے ہین کہ دیوی دیوتے کھاتے پیتے بھی ہین چنڈی پاٹ سے
معلوم ہوتا ہے کہ چنڈی دیوی نے شراب پی ہے اور دیوتاؤن کا پاک ہونا گناہ اور فساد

اور خدا کی نافرمانی سے شرط نہین جانتے کیونکہ بقول اُنکے دیوتاؤن سے ایسے بُرے کام صادر ہوئے ہین
کہ اُن سے ہر عاقل کو عار آتی ہے چنانچہ کچھہ بیان اُسکا انشاء اللہ تعالیٰ اس باب کی چوتھی فصل مین
برہما کی تعریف مین آویگا اور مہا بھارت کی اُوپرب مین لکھا ہے کہ راجا اُپرچر شکار کے لئے گیا اور جنگل
مین اپنی بیوی کو یاد کیا تو اُسکی منی نکل پڑی راجہ نے اُس نطفہ کو ایک پتے مین لپیٹکر باز کے ہاتھ اپنی بیوی
پاس بھیجا راہ مین ایک اَور باز اس پتے کو طعمہ سمجھکر اُس باز سے آلپٹا پتے مین سوراخ ہوگیا راجہ کا نطفہ جمنا کے
نکلکر پانی مین ایک مچھلی کے مُنہ مین جا پڑا اور یہ مچھلی ایک اپسرہ یعنی بہشت کی عورت تھی کہ برہما کی دعا سے مچھلی
بنگئی تہی الغرض بعد دس مہینے کے ایک مچھوے نے اس مچھلی کو پکڑکر جب شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکی
اُسکے پیٹ سے نکلے مچھوا اُن کو راجہ اُپرچر کے پاس لیگیا راجہ نے اُس لڑکے کو اپنا بیٹا بناکر رکھا اور لڑکی مچھوے
کو دیدی اُس نے لڑکی کا نام ستونتی رکھا جب جوان ہوئی نہایت صاحب جمال اور راست گو تہی اور
اُسکے بدن سے مچھلی کی بو آتی تہی اسواسطے اُسکو مچھگندھا بھی کہتے تھے اور اُسکے باپ نے ایک چھوٹی کشتی
اُسکے حوالہ کی اور وہ مسافرون کو بدون لینے مزدوری کے دریا سے پار کیا کرتی ایک بار پراسر کھ وہان
آپہنچا اور اُس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نے کہا کہ برہمن وغیرہ جب ہم کو اس فعل بد مین دیکھینگے
کیا کہینگے پراسر نے ایسا منتر پڑھا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندھیرا ہوگیا اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا لڑکی نے کہا
مین کنواری ہون میری بکارت زائل ہوجاویگی تو فضیحت ہوگی پراسر نے کہا تیری بکارت پھر بدستور
ہوجاویگی اور تو مجھ سے کچھ اَور بھی مانگ لڑکی نے کہا میرے بدن کی بدبو دور ہوجاوے پراسر نے دعا کی
اُسکے بدن سے ایسی خوشبو آنے لگی کہ ایک جوجن یعنے چار کوس تک پہنچتی تہی پھر اُسکا نام جوجن گندھا مشہور
تھا القصہ اس مستجاب الدعوات شہوت پرست نے اُس ستونتی سے جماع کیا اور اُسکے نطفہ سے اُسی وقت
ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کے لئے چلا گیا اور اپنی مان سے کہہ گیا کہ وقت
مشکل کے مجھکو یاد کرنا اور اُس لڑکے کا نام بید بیاس ہے یعنی بید کو جدا جدا کرنے والا کہتے ہین کہ بید کو
چار حصے اُسی نے کیا ہے جب اُس لڑکی سے اُس مچھوے وغیرہ نے پوچھا کہ تیرے بدن سے خوشبو
کیسی آتی ہے اُس نے کہا مین نے ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سے پار کیا تھا اُس نے میرے

ی یہ اُسکی برکت ہی چنانچہ پھر اُس لڑکے کا نام جوجن گندھار کہا گیا اتفاقاً ایک راجہ اُس لڑکی
اور اُسکے باپ سے اُسکو چاہا اُسنے کہا ایک شرط سے تجکو دیتا ہون کہ اُس کی اولاد تیری و بعد
منظور نہ کیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہین ہے کہ میرے ایک بیٹا گنگا کے پیٹ سے
ہوتے ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد کرون لیکن راجا کے دل مین عشق کی
رہ رہ کر رہی تہی راجہ کے بیٹے نے جو گنگا کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور نام اُس کا بھیکم تھا
اس حال سے واقف ہو کر ستونتی کے باپ کے پاس آکر اس عہد سے کہ ستونتی کی اولاد صاحب ریاست
ہو ستونتی کو ملاح سے لیکر اپنی گردن پر اٹھا کر لایا باپ کے حوالے کی اُس سے دو بیٹے پیدا ہوئے
راجہ کے مرنے کے بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اُسکے بعد چھوٹا بیٹا مسند پر بیٹھا بھیکم نے بنارس کے
راجا کی دو بیٹیوں کو زبردستی سے پکڑ لاکر اُس سے بیاہ دین لیکن اُسکے اولاد نہ ہوئی جب مر گیا ستونتی
نے بھیکم سے کہا کہ تیرے بھائی کی دو جوروئین موجود ہین تو اُن سے صحبت کر تا کہ نسل باقی رہے بھیکم نے
منظور نہ کیا آخرش یہ بات ٹھیری کہ ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی
بیویون سے جماع کر تا کہ اولاد باقی رہے بیاس نے منظور کیا پہلے ایک عورت کے پاس گیا اُس نے بیاس
کی صورت دیکھی بال سرخ اور سیاہ اُلجھے ہوئے آنکھین مشتعل ڈاڑھی اور مونچھین سرخ وہ عورت
دہشت مین آگئی اور آنکھین بند کر لین بیاس نے اُس سے جماع کیا اور اپنی مان سے کہا کہ اس عورت
سے لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب نور آور عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجھکو دیکھ کر آنکھین بند کر لین
وہ لڑکا اندھا ہوگا چنانچہ اس سے راجہ دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس بموجب حکم ستونتی کے
دوسری عورت کے پاس گیا بیاس کی صورت سے اُس عورت کو ایسی دہشت ہوئی کہ رنگ زرد ہو گیا
بیاس نے اُس سے جماع کیا اور کہا کہ اس عورت کا رنگ میری دہشت سے زرد ہو گیا اس کا بیٹا پانڈ
جیسے سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے راجہ پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نے اُسی عورت کو
بیاس سے جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کی ڈراؤنی صورت کے خوف سے اپنی باندی کو اپنی
پوشاک پہنا کر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا اُس باندی نے بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نے

اسے جماع کیا اُس سے راجہ بدر پیدا ہوا ایک روز راجا پانڈ شکار کے لئے باہر گیا جنگل مین ایک بزرگ
اور اُسکی بیوی ہرن کی صورت اختیار کرکے جماع کررہے تھے راجا پانڈ نے اُسکے تیر مارا اُسنے راجا کو
مین بددعا کی کہ تو جب جماع کرے ہلاک ہو جاوے راجا پانڈ نے گھر مین آکر اپنی عورتون سے یہ قصہ
اور کہا کہ مین اب جماع نہین کرسکتا اور مین نے سُنا ہے کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنی جورو کنتی
سے کہا کہ جس طرح ہوسکے میرے لئے اولاد حاصل کریں کنتی نے کہین کہین سے تین بیٹے حاصل کئے ایک
جدہستر دہرم دیوتا سے سبحان اللہ جو دہرم یعنے خیر و صلاح بیگانی جورو سے مشغول ہو تو ادہرم یعنے
شر و فساد کیا کچھ کریگا دوسرا بہیم سین پون دیوتا سے تیسرا ارجن اندر دیوتا سے راجا پانڈ اس بات سے
خوش ہوا اور کہا جیسے تو نے اولاد حاصل کری اسیطرح مادری کے لئے بھی اولاد حاصل کر اور مادری اُسکی دوسری
جورو تھی چنانچہ اُس نے نکما رو دیوتا سے دو بیٹے مادری کے پیدا ہوے ایک نکل دوسرا سہدیو اور یہ پانچ
بھائی پانڈو کہلائے کہ اس دیوث بے عزت کی اولاد ہین سُبحان اللہ بہشت کے داخل ہونے کا یہی سبب
ہے کہ اولاد ولد الزنا حاصل کرے گویا اِن کے دین مین بہشت کی کنجی زنا ہے اور ان پانچون کے ایک جورو
تھی درو پدی نام سات سات دن ہر ایک بھائی اپنی نوبت پر اس سے کامرانی کرتا تھا اور اسی کتاب کی
اوپرب مین لکھا ہے کہ بھیکھم اپنی ماں یعنے سوتیلی ماں ستونتی سے کہنے لگا کہ ایک عابد اسکی جورو کا نام
تھا ممتا ایک روز اُس عابد کا بھائی برہسپت دیوتا اُسکی جورو سے جماع کرنیکو آیا اُس نے کہا مجھکو تیرے بھائی
سے حمل ٹھیر رہا ہے اور اُسکا لڑکا جو میرے پیٹ مین ہے بید پڑھتا ہے اور ساتھ ہی تیرا نطفہ ٹھیر جاویگا
برہسپت شہوت کے غلبہ کو ضبط نہ کرسکا اور اُس سے صحبت کرنے لگا وہ لڑکا پیٹ مین سے بولا کہ میری جگہ کو
تنگ مت کر برہسپت نے کچھ نہ مانا اور تخم ریزی کی اُس بچے نے اپنا قدم آگے بڑھا کر بچہ دان کا مونہہ بند کیا
اور برہسپت کا نطفہ ضائع کردیا برہسپت نے خفا ہو کر کہا کہ تو نے میرا عیش بے مزا کردیا مین بھگوان سے چاہتا
ہون کہ تو مادرزاد اندھا ہو چنانچہ اُسکی دعا قبول ہوئی لڑکا اندھا ہی پیدا ہوا سُبحان اللہ ایسے زنا کار
شہوت پرست کی دعائین زنا کے وقت مین کیون نہ قبول ہون القصہ وہ لڑکا عالم بید خوان ہوا ایک
عورت صاحب جمال اُسکو جورو ملی گوتم نام ایک بیٹا اور سوائے اس کے اور کئی بیٹے اُس کے پیدا ہوئے

اُس سے راضی نہ تھی ایک روز خاوند نے عورت سے سبب دلگیری کا پوچھا اُس نے تنگی گذران کی
خاوند نے کہا تو مجھکو چھتریون کے پاس لے چل کہ کچھ اُن سے مانگ کر تجھکو دون عورت خفا ہو کر بولی
مال نہین چاہتی اور آج سے مین تیرے گھر کا انتظام نہین کرینگی تو جو چاہے سو کر خاوند نے
کہا تب مین ایسا قاعدہ ٹھیراؤنگا کہ کوئی عورت سوائے ایک خاوند کے دوسرا خاوند نہ کرے اور جو
کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوے عورت یہ سن کر خفا ہوئی اور لڑکون کو کہا
اِسکو دریا مین ڈال دو لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندھ کر گنگا ندی مین بہا دیا اور وہان پہنچا جہان
راجہ بل نہا رہا تھا راجہ اُسکو اپنے گھر لے گیا اس ارادہ سے کہ اُسکی جورو مین اس نابینا سے اولاد
حاصل کرین اور اپنی ایک جورو کو اُسکے پاس جانے کا حکم دیا اُس عورت نے اندھے کی نزدیکی سے
کنارہ کیا اور اپنی جگہ دائی کو بھیجدیا اُس دائی کو اُس اندھے سے گیارہ بیٹے حاصل ہوئے اندھے
نے اُن کو وید پڑھایا پھر راجانے اپنی دوسری عورت اُس پاس بھیجی اندھے نے اُس کے بدن پر
ہاتھ رکھا اور کہا تیرے ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اُسی وقت حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا
ہوا کیون نہ ہو نیک بخت پرہیزگار کے بچن بھلا خالی جاتے ہین بھیکم نے کہا اس طرح اچھے نیک چھتری
برہمنون سے پیدا ہوتے رہے ہین اور اُسی کتاب کے آدپرب مین لکھا ہے کہ بسوامتر نے عجب بہت
عبادت کی اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہ شخص کثرت عبادت سے میری منزل یعنی بہشت
کا راج لیلے ایک عورت ابشرہ کو بہشت سے بھیجا تھا اُس عورت نے اپنے ناز و کرشمہ اور رقص و نغمہ
سے بسوامتر کو اپنی صحبت مین مائل کیا اور عبادت سے باز رکھا جاننا چاہیے کہ عبادت سے ہٹانا
شیطان کا کام ہے اور اُسی کتاب کی آدپرب مین لکھا ہے بھیشم پتامہ نے راجہ جدہشٹر سے کہا کہ راجا
پرچتا ترک دنیا ہو کر عبادت کرنے لگا اندر دیوتا نے اُس کو طرح طرح کی باتون سے فریب دیکر عبادت
سے ہٹا دیا اور اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور چندرمان دیوتا دونون اہلیا نام گوتم
رکھ کی بیوی پر عاشق ہوئے اِن دونون مین سے ایک نے مرغ کی صورت بنکر آدھی رات کو آواز بلند کی
گوتم رکھ نے جانا کہ مرغ بولتا ہے صبح ہوگئی جلدی سے اُٹھ کر نہانے کے لئے گنگا پر گیا گنگا نے کہا کہ ابھی رات

رات ہی نہانے کا وقت نہیں ہوا گوتم رکھ گھر میں آیا کیا دیکھتا ہے کہ چندرماں ہوتا دروازہ پر کھڑا ہو نگہبانی
کر رہا ہے اور اندر دیوتا اُسکی جورو کے ساتھ جماع کر رہا ہے گوتم نے خفا ہو کر مرگ چھالا یعنے ہرن کی کھال
چندرماں کے ماری اور سراپ یعنی بددعا کی کہ اُسکا داغ تمام عُمر تیرے بدن پر رہیگا اُسیوقت سیاہی کا
چندرماں کے بدن پر پڑگیا اور یہ سیاہی کہ چاند میں نظر آتی ہے اُسی کا نشان ہے اور اندر خوف سے بھا
گیا گوتم رکھ نے اندر کو سراپ دیا کہ تو نے ایک فرج کے واسطے یہ محنت اُٹھائی تیرے بدن پر ہزار فرجیں
ظاہر ہو جاوینگی چنانچہ اُسی وقت اندر کے بدن پر ہزار فرجیں ظاہر ہو گئیں اندر اُسکی شرم سے بھاگکر
تالاب کے درمیان کنول کی جڑ میں جا چھپا قصہ کوتاہ بعد مدت دراز کے بشن کی مہربانی سے وہ فرجیں
اندر کے بدن پر ہتیں آنکھ کی صورت پر بدل ہو گئیں تب اندر وہاں سے باہر نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا
ہے کہ چاند ہندوؤں کا معبود اور اندر بقول اُن کے بہشت کا راجا اِن دونوں کے بدن پر بقول اِن کے
اب تک زنا کا نشان موجود ہے یعنے چاند میں سیاہی اور اندر کی ہزار آنکھ اور بے حیا ایسے تھے کہ دونوں
مل کر ایک عورت سے زنا کرنے گئے معاذاللہ جس بہشت کا بادشاہ ایسا ہو کہ اُس کے بدن پر زنا کی شامت
سے ہزار فرج کا نشان موجود ہو تو اُس بہشت کے رہنے والوں کے عیش بے مزا ہو جاوینگے اور
دیوان نام ایک برہمن کہنے لگا کہ دھرم راجہ سے کہ بقول اِن کے سارے جہان کا عدالتی ہے اور بعد
مرنے کے ہر کسی کے اعمال کا حساب لیتا ہے کنتی راجا پانڈے کی جورو نے بیٹا حاصل کیا جس کا نام
جدہشٹر ہے اور اسی واسطے اُس کو دھرم پوت کہتے ہیں ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ صاحب عدالت
عاقبت غیر کی جورو سے زنا کرے اور اُسکے زنا کی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت کے لوگ زنا کو
کیا بُرا جانینگے اور وہ صاحب عدالت زناکاروں پر کیونکر مواخذہ کریگا ذرا سوچو تو سہی کہ بقول
ہندوؤں کے اندر بہشت کا حاکم اُس نے گوتم کی جورو سے زنا کیا دھرم راے دوزخ کا حاکم اُس نے راجا پانڈ
کی جورو سے زنا کیا جس دین میں عالم عقبی او روز دار الجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہو پھر اُس دین سے
فلاح کی اُمید کرنی بے عقلی ہے اور جو ہندو یہ کہیں کہ ہاروت اور ماروت فرشتے ایک عورت پر عاشق
ہوئے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اول اِن کے عاشق ہونے کی روایت بعضے علما کے نزدیک

ہے دوسرے جب اُنہون نے گناہ کیا تھا اُسوقت مین محض فرشتے نہ رہے تھے بلکہ بعضی صفات
اُن کو لاحق ہوگئی تہی اور گناہ کے بعد بہت نادم ہوئے اور اللہ تعالی نے گناہ
کی سزا دی اَب تک بابل کے کنوئین مین قید اور سخت عذاب مین مُبتلا ہین قیامت تک
اسی مین رہین گے برخلاف تمہارے بڑے دیوتاؤن کے کہ بقول تمہارے رنگا رنگ گناہ اُن سے
سرزد ہوے بیگانی بہو بیٹیون سے بھوگ یعنی مزے کرتے رہے اور کبھی پشیمان نہوئے دیوتا کیا اگر انکو
ملیچھ کہو تو بجا ہے

فصل تیسری

بیچ بیان کتابون آسمانی کے ہم یقین رکھتے ہین اس بات پر کہ بعضے
پیغمبرون پر حق تعالی کی طرف سے لوگون کی ہدایت کے لئے کتابین نازل ہوئین کہ وہ خاص اللہ کے کلام
ہین ان مین سے چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی زبور حضرت داؤد پر انجیل
حضرت عیسیٰ السّلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مگر جب سے قرآن شریف
اُترا اگلی کتابون پر چلنے کی حاجت نہ رہی اَب یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر کوئی اپنے چال چلن بموجب
حکم قرآن شریف کے رکھے اور ہندؤن کے نزدیک کتاب آسمانی چار وید ہین مہابھارت مین لکھا ہی کہ
بید کو چار حصے بیاس نے کر دیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ چارون بید برہما کے چارون منہ سے نکلے ہین اور
برہما کے چار مونھ ہونے کا سبب اس باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے اَب سننا چاہیئے کہ قرآن شریف
مین اتنی کچھ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین نہین آسکتے پر بطور مختصر کے یہان بیان کرتا ہون

پہلی خوبی یہ کہ مقتضاے عقل کا یہی ہے کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اُترے ایسی زبان مین ہو کہ وہ
زبان دنیا مین بولی جاتی ہو اور جو نبی اس کتاب کو لاوے اُسکی اور اُسکی قوم کی خاص وہی زبان
ہو کہ جسمین وہ کتاب اُترے تا کہ لوگون پر خدا تعالی کا الزام پورا ہو سو یہ صفت قرآن مجید مین موجود
ہے نہ یہ کہ ایسی زبان ہو کہ اَب وہ سارے عالم مین کسی کی بولی نہین ہے جیسے ہندؤن کے بید کہ اُنکو کتاب
آسمانی کہتے ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ وہ کسی بشر کے کلام نہین ہین بلکہ بڑے بڑے پنڈتون سے کوئی
ہزار مین ایک ہوگا کہ بید کے معنی سمجھتا ہوگا

دوسری خوبی عقلا یہ بات ثابت ہے کہ جو شخص کتاب آسمانی
بندون پر لیکے آوے چاہئے کہ اچھی صفتون سے موصوف اور بڑے کامون سے بچنے والا ہو سو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہمکو قرآن شریف پہنچا ہے ایسے ہی تھے چنانچہ اُس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ اِس
باب کی چوتھی فصل میں ہوگا نہ یہ کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اسکو جاعل کتاب
آسمانی جانتے ہیں اور اُس کا فاسق اور نفسانی ہونا انھیں کے دین سے ثابت ہے چنانچہ اس کا بیان
بھی اسی باب کی چوتھی فصل میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ تیسری خوبی لازم ہے کہ جو خبریں غیب کی
اور اصل اُصول دین کے کتاب آسمانی سے ثابت ہوں اُن میں اختلاف نہو ورنہ کلام الٰہی پر کذب
لازم آویگا سو قرآن شریف کی کسی خبر میں اور اصولِ دین میں باہم اختلاف نہیں ہے نہ یہ کہ اس کے
اخبار اور اُصول میں بڑا اختلاف ہو جیسے ہندوں کے چھ شاستر کہ بقول انکے بید سے نکلے ہیں اور
اخبار اور اصول دین میں اختلاف عظیم ہے کہ بیان اسکا اس باب کی پانچوین اور ساتوین فصل میں آویگا
انشاء اللہ تعالیٰ اور کچھ اختلاف کا حال اس باب کی پہلی فصل میں معلوم ہو چکا ہے **چوتھی خوبی**
مناسب ہے کہ کتاب آسمانی بر سبیل عموم سارے جہان میں پھیل جاوے سو قرآن شریف اِس کثرت سے
جہان مین پھیلا ہوا ہے کہ کوئی بستی اہل اسلام کی ایسی نہ ہوگی کہ جس میں دو چار قرآن شریف نہ نکلیں گے
نہ یہ کہ ہزار تلاش اور تردد سے کسی پرگنہ میں ملے ملے نہ ملے نہ ملے جیسے ہندوں کے بید شاید بنارس مین موجود
ہونگے اور کہیں پتا نہیں لگتا **پانچویں خوبی** جب تک خدا پاک کو اس کتاب آسمانی کا حکم عالم میں
جاری رکھنا ہو چاہیے کہ اُتنی مدت تک امداد حق سے وہ کتاب تحریف سے محفوظ رہے اور عالم سے گم نہو جاوے
سو قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو قیامت تک باقی رکھنا منظور ہے قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ حضرت کے
وقت سے اب تک صدہا اور ہزارہا اور لکھ ہا حافظ قرآن مجید کے عالم میں موجود ہیں اور اس مقام میں ایک اور
بات ہے کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کی پیغمبری کے حق ہونے پر دلیل روشن ہے اور وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ
نے فرمایا ہے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی آپ حفاظت کرنیوالے ہیں سو یہ پیشین
گوئی ظاہر ہوئی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ مشرق سے مغرب تک جتنے نسخہ قرآن مجید کے
موجود ہین سب میں وہی الفاظ موجود ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحابوں کو پہنچے تھے کسی
زیر و زبر کا بھی اختلاف نہیں ہے اور جب کہیں سے کچھ غلطی ظاہر ہوتی ہے تو فی الفور حافظ اور

اُسکو نکال دیتے ہیں یہ کہ حامل کتاب سے اُسکے پہنچنے میں شک ہو جیسے ہندوں کے وید کہ معلوم
کہ کس کے کلام ہیں کس کے ہاتھ سے پہنچے اور سارے جہان مین ایک بھی حافظ انکا ایسا نہیں
کی زبان پر یاد ہوں اور اس مقام میں اگر ہندو یہ کہیں کہ یہ خدا کے کلام قدیم ہیں اور برہما سے ہمکو
پہنچے ہیں اس کا جواب یہ ہی کہ تم لوگ تواریخ کے بہت کچے ہو تمھاری روایت کی حفاظت بالکل
نہیں ہی اور ہماری روایت کی حفاظت کے لئے ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اسکا بیان چوتھے باب میں
آویگا انشاء اللہ تعالی اس سے یہ بھی شک ہوتا ہی کہ برہما اصل میں کچھ وجود بھی رکھتا ہی یا یوں ہی
تمھارے بڑوں کی وہم اور خیال بندی ہی اور اس وید کی بابت خود تمھارے بعضے شاستر اس قول کے
برخلاف کہتے ہیں چنانچہ منو شاستر میں ہی کہ برہما نے ویدوں کو آگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا
اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کے وید خدا کا کلام اور قدیم کہاں رہا چھٹی خوبی باوجود رنگینی
عبارت اور اسلوبی قوانین علم صرف و نحو اور بیان کے جھوٹ سے خالی ہی اور طرح طرح کے مضمون
اس میں ہیں چنانچہ جتنے علم دین کے ہیں فقہ اور اصول و تصوف و اخلاق اور علم کلام وغیرہم سب
قرآن ہی سے نکلے ہیں بلکہ سوائے انکے جتنے علم دنیا میں ہیں سب کا اصل قرآن میں پایا جاتا ہی لیکن اسکے سمجھنے
کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیئے اور کچھ بیان اس بات کا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتھی فصل میں ہوگا
ساتوین خوبی لائق ہی کہ اس کلام میں بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو چنانچہ قرآن شریف
مین جابجا توحید کی خوبی اور شرک کی برائی کا بیان ہی نہ یہ کہ اس کلام کے مضمون سے اللہ کی تعطیل اور غیرون
کی تعریف بہت نکلے چنانچہ ہندؤں کے وید کہ اللہ کی توحید کا بیان اس میں کم ہی بلکہ بعضے شاستر کہ وید سے
نکلے ہیں اُن سے اللہ کا خالق ہونا ثابت نہیں بلکہ معطل ہونا ثابت ہی چنانچہ اسی باب کی ساتوین فصل سے
معلوم ہوگا اور سوائے اللہ کے دوسروں کی تعریف بہت ہی موجود ہی اور گائتری کہ اُنکے نزدیک سارے
ویدوں کا خلاصہ اور سب منتروں سے افضل ہی اسیواسطے اسکو مول منتر کہتے ہیں سو اُسمیں اللہ ذکر بھی نہیں
ہی بلکہ سورج ہی کا ذکر ہی اور اُس کا مضمون بھی خراب اور مخالف توحید کے ہی چنانچہ گائتری کی تعریف اور
اُسکے معنے کا بیان انشاء اللہ تعالی دوسرے باب کی پہلی فصل میں ہوگا واللہ اعلم بالصواب

فصل چوتھی بیچ بیان اُن شخصوں کے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی راہ بتاتے ہیں اور اُنکے وسیلہ سے
ہر کوئی اپنی بہتری کو پہنچتا ہے اور اُنکی متابعت بدون کسیکو نجات حاصل نہیں ہوتی جاننا چاہیے کہ جو
چیزین کہ زمین پر ہیں سب اللہ تعالیٰ نے واسطے فائدہ انسان کے بنائی ہیں اور انسان کو اسواسطے
بنایا ہے کہ اپنی سعادت حاصل کرے اور سعادت اُسکی کیا ہے ہمیشہ کے آرام مین رہنا اور ہمیشہ کے
دکھ سے بچنا اور یہ بات اُس وقت حاصل ہو کہ اپنے مالک اور پیدا کرنیوالے کو پہچان کر اُسکی رضامندی اور نارضامندی
کے کام جان کر اُسی کے حکم کا تابع رہے اُسکی رضامندی کے کام کرے اور نارضامندی کے کاموں سے
بچے سو ہر کسیکو چاہیے کہ ایسے شخص کو جس سے اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتیں معلوم
ہوں تلاش کر کے اپنا اُستاد و مُرشد بناوے اور زمانہ حال میں ایسا شخص نہ ملے تو اُس زمانہ سے پہلے جو کوئی
ایسا شخص گذرا ہو اُسکا کلام معتبر کتابوں اور معتبر آدمیوں کی زبانوں سے دریافت کر کے اُسکی متابعت کرے
پر ایسے شخص کی تلاش اور شناخت میں خوب فکر اور غور کرنا چاہیئے کیونکہ **فرد** اے بسا ابلیس آدم روے
ہست ٭ پس بہر دستے نباید داد دست ٭ سو ایسے شخص کی بموجب اعتقاد ہم مسلمانوں کے یوں ہے
کہ اللہ صاحب نے اپنے بندوں کی بہتری کیواسطے اور اپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتیں بتانیکے
واسطے انہیں آدمیوں سے ایسے شخص مقرر کیئے ہیں کہ وہ لوگ اللہ کے بہت مقبول ہیں اور اُنکا مرتبہ
اللہ کے نزدیک ساری مخلوقات سے بہت زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اُنکی زبانی بندوں پر
بھیجے ہیں اسواسطے اُنکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتے ہیں اور وہ لوگ ایسے نیک اور خوش خلق ہوتے ہیں کہ
اُن سے کبھی تمام عمر میں بُرا کام نہیں صادر ہوتا اور طمع اور حرص سے بالکل پاک ہوتے ہیں نہ کبھی جھوٹ بولیں
نہ کسی سے مکر و فریب کریں نہ کسی پر ظلم کریں ایک لقمہ کی چوری بھی اُن سے ہونی درست نہیں غرض اُن
سے قصداً کوئی گناہ نہیں ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بُرے کام کرنے لگیں تو اَوروں کو بُرے کاموں سے کس طرح
ہٹاویں اور لوگ اُنکی بات کا اعتبار کس طرح کریں بدکار اور مکار کی بات کا اعتبار ہر گز نہیں ہوتا پھر وہ اللہ
کے رسول لوگوں سے فرماتے ہیں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے ہم تمکو سعادت کی راہ بتاتے
ہیں تم ہماری متابعت کرو اور نہیں ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلوگے پھر جب لوگ اُنکے پیغمبر ہونے پر کوئی نشان

۲۷

نگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُنکے سچا کرنیکو اُنکے ہاتھ سے بعضے ایسے کام ظاہر کر دیتا ہے جو اللہ کی عادت کے
برخلاف ہوتے ہیں جیسے کہ پتھر لکڑی کا گویا کر دینا اور دو تین سیر اناج سے سینکڑوں آدمیوں کا پیٹ
بھر دینا اور بعضی خبریں غیب کی بتا دینی اور انگلیوں سے پانی کا نالا چلا دینا علیٰ ہذا القیاس اور باتیں ظاہر ہوتی
ہیں ایسا کام جو پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے تو اسکو معجزہ کہتے ہیں سو پیغمبر جہان میں بیشمار ہوئے گنتی
معلوم نہیں ہے جانتا ہے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کہ سب آدمی انھیں کی اولاد ہیں اور سب سے پیچھے حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن روح پاک آپکی سب سے پہلے پیدا ہوئی مکہ معظمہ میں حضرت پیدا ہوئے
جب آپکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل فرشتہ اُن پر بھیجا اُس روز سے پیغمبری
ہوئی قرآن شریف اترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ میں رہے وہاں سے معراج ہوئی حضرت جبریل براق
واسطے سواری حضرت کے لیکر آئے حضرت کو سوار کرکے مسجد اقصیٰ میں لیگئے اور وہاں سے ساتوں آسمانوں
پر تشریف لیگئے عرش و کرسی سب کچھ دیکھا بہشت و دوزخ کی بھی سیر کی اُس رات میں بڑی بڑی نعمتیں
خدا سے پائیں پھر جب حضرت ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مدینہ کو تشریف لیگئے دس برس
وہاں رہے وہاں ہی انتقال ہوا قبر شریف وہاں ہی ہے چار کرسی آپ کی یہ ہیں حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا عبد اللہ بیٹا عبد المطلب کا عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد المناف کا
تریسٹھ برس کی آپ کی عمر ہوئی اللہ تعالیٰ نے پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت ہی کا دین
اللہ تعالیٰ کی جناب میں مقبول ہے پچھلے دین سب منسوخ ہو گئے ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کہ اب آسمان پر ہیں دنیا میں تشریف لاوینگے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہونگے
اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے بہت معجزے ظاہر ہوئے چند معجزات کا ذکر یہاں کیا جاتا
ہے کتاب استفسار میں لکھا ہے کہ حضرت ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ محدث نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایکبار رات کو مکہ کے بت پرست سردار جیسے ابوجہل ابن ہشام عاص
بن وائل اور اسود بن مطلب وغیرہ جمع ہوکر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہے
تو چاند کو دو ٹکڑے کرسکے ہمیں دکھا دے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے اور پھر

لگئے اور حضرت امام احمد حنبلؒ اپنی کتاب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر صاحب
کے سامنے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہی مکے کے بُت پرستوں نے دیکھا اور کہنے لگے کہ اگر اِنہوں نے
جادو کیا ہے تو ہمارے ہی اوپر کیا ہوگا نہ کہ سارے جہان پر پس باہر سے جو مسافر لوگ آویں اُن سے پوچھنا
چاہیئے پھر جب مسافر لوگ آئے اُنھوں نے اِس واقعے کے دیکھنے کی گواہی دی اور اِس معجزہ کی
اور بھی محدثوں نے مثل امام بخاری و مسلم وغیرہ نے بہت سے صحابیوں سے بیان کی ہے اور اِس معجزہ
کی خبر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی دی ہے اُن بے دینوں کے واسطے جن کے نزدیک قیامت کا قائم
ہونا اور آسمان کا پھٹ جانا محال تھا جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ
يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت نزدیک پہنچی اور اگر تمکو شک ہو کہ آسمان
کیونکر پھٹ جاویگا۔ دیکھو چاند پھٹ گیا اور بے دینوں کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹال
جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جادو ہے قدیم اور حضرت امام مسلم نے حضرت ابن عباس و حضرت سلمہ
صحابیوں سے روایت کی ہے کہ حنین کی لڑائی میں جب بُت پرست موذیوں کا اژدحام اور ہجوم
ہوا اور مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور ہزاروں ہی تھے تو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک مٹھی خاک کی اُٹھا کر اُنکے لشکر کی طرف پھینکی تو کوئی اُن میں ایسا باقی نہ رہا کہ جسکی آنکھوں میں خاک
نہ بھر گئی ہو اور اُنھوں نے ہزیمت فاحش اُٹھائی اور شکست کھائی اور مشکوٰۃ شریف اور روضۃ الاحباب
و معارج النبوۃ وغیرہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ عرب کے بہت سے کافر جمع ہو کر حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کرنے کو مدینہ منورہ پر چڑھ کر آئے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ فارسی اصحابی کے مشورے سے حکم فرمایا کہ اپنی اور اُنکی فوج کے
بیچ ایک خندق کھودی جاوے پس حضرت کے اصحاب خندق کھودنے لگے اور حضرت باوجود اِس
عظمت اور شان کے آپ بھی یاروں کے ساتھ خندق کے کھودنے میں شریک تھے ناگہاں ایک جگہ
خندق میں ایسا سخت پتھر ظاہر ہوا کہ لوگ اُسکے توڑنے سے عاجز ہوئے یہ حال حضرت کی خدمت میں
عرض کیا گیا حضرت نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُسپر ایسا بیلدار مارا وہ پتھر چور ہو کر ریت بن گیا اور حضرت کے پیٹ پر

کہ اسکے پتھر بندھا ہوا تھا کسواسطے کہ اُس ہنگامہ میں بہادروں کو تین دن سے روٹی کھانیکا اتفاق نہیں ہوا
تھا۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کی بھوک کا حال دریافت کر کے اپنے گھر آکر ایک
اور میری بیوی نے بقدر چار سیر کے جو کہ اُتنے ہی موجود تھے پیسے اور میں نے حضرت کی خدمت
آہستہ آپ سے عرض کیا کہ اتنا کچھ سامان ضیافت کا میرے گھر ہے آپ اور کئی اصحاب آپکے ساتھ
تشریف لیچلیں حضرت نے باآواز بلند فرمایا کہ ای خندق والو جابرؓ نے تمہاری مہمانی کی ہے جلد آؤ
مجھے فرمایا کہ جب تک میں تمہارے گھر نہ آؤں ہنڈیا چولھے سے نیچے نہ اُتاریو اور روٹی مت پکائیو پھر
حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور گندھے ہوئے آٹے میں اور گوشت کی ہنڈیا میں اپنے منہ مبارک کا
لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیاں پکانیکا حکم دیا اور حضرت اپنے ہاتھ مبارک سے روٹی تنور سے
نکالکر گوشت اور شوربے میں ملا کر لوگوں کو کھلاتے تھے یہانتک کہ ہزار بھوکوں نے پیٹ بھر کے کھایا
اور حضرت کے ارشاد سے ہم نے بھی کھایا اور ہمسایوں کو بھی تقسیم کیا اور کتاب مشکوٰۃ شریف میں حضرت
جابر صحابیؓ سے روایت ہے کہ جنگ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے اور حضرت کے پاس ایک برتن پانی کا
تھا حضرت نے اُس سے وضو کیا اصحاب حضرت کیطرف جھکے اور عرض کیا کہ ہم پاس پانی نہیں جس سے وضو
کریں اور پئیں مگر یہی پانی کہ آپکی خدمت میں موجود ہے پھر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اُس
برتن میں ڈالا پھر حضرت کی اُنگلیوں میں سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں وہ پانی ہم نے پیا اور اُس سے وضو کیا کسی نے
حضرت جابر سے پوچھا کہ تم اُس دن کتنے تھے حضرت جابرؓ نے کہا کہ اگر لاکھ ہوتے تو سیر ہو جاتے لیکن اُسدن ہم
پندرہ سو آدمی تھے اور روضۃ الاحباب اور مدارج اور معارج النبوۃ وغیرہ میں لکھا ہے کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سے
ایک گوہ پکڑ کے لایا راہ میں بہت لوگوں کا مجمع دیکھا اور پوچھا کہ یہ لوگ کون اور کیوں جمع ہوئے ہیں لوگوں نے
بتلایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا دعوی پیغمبری کا کرتا ہے لوگ اُسپر جمع ہوئے ہیں اعرابی نے
اُس جماعت میں داخل ہو کر حضرت سے کہا کہ قسم لات اور عزّیٰ کی کہ تجھ سے زیادہ جھوٹا اور میرا دشمن کوئی نہیں حضرت
عمرؓ نے چاہا کہ اُسکو گوشمالی کریں حضرت نے فرمایا کہ ای عمر درجہ حلم کا درجہ نبوت سے نزدیک ہے پھر حضرت نے فرمایا
کہ ای اعرابی قسم ہے خدا کی کہ میں زمین و آسمان میں امانتدار ہوں اور آدمیوں اور فرشتوں کے نزدیک سرانگ ...

یعنی ان ... بالجد مرسلا کے لوگوں سے اُسکا نام یثرب بتایا وہ اسی نام سے مشہور ہوا

خدا سے ڈرو اور بتوں کی پرستش چھوڑ اور اللہ صاحب کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان اعرابی نے
کہا قسم ہے لات و عزیٰ کی کہ میں ہرگز ایمان نہیں لاتا جبتک کہ یہ گوہ تجھپر ایمان نہ لاوے اور گوہ کو حضرت
کے آگے چھوڑ دیا گوہ بھاگنے لگی حضرت نے فرمایا اے گوہ آگے آ۔ گوہ ہٹ آئی پھر حضرت نے فرمایا
گوہ نے خوش آوازی سے کہا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ حضرت نے فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہے بولی اللہ
کی بندگی کرتی ہوں جسکا عرش ہے آسمان میں اور اُسی کی حکومت ہے زمین میں اور بہشت میں اسکی
رحمت ہے اور دوزخ میں اُسکا عذاب ہے حضرت نے فرمایا میں کون ہوں بولی تو رسول ہے پروردگار عالمیان
کا اور خاتم ہے پیغمبروں کا جو کوئی تمکو سچا جانے نجات پاوے اور جو کوئی تم کو جھٹلاوے دوزخ میں
بتلا ہوا اعرابی گوہ کی زبانی یہ باتیں سنکر حیران ہوا اور کہا میں کوئی اور دلیل و معجزہ نہیں مانگتا یعنی مجھے
اتنی ہی بات سے آپکے سچے ہونیکا یقین ہوگیا پھر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ
لَهٗ وَاَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہا اور قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں آیا تھا اُس
وقت آپ سے زیادہ کوئی میرا دشمن نہ تھا اب میں تمکو اپنے تن اور آنکھ اور ماں باپ اور اولاد سے زیادہ
دوست رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا الحمد للہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت امام بخاری نے حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام ایک ستون مسجد سے کہ کھجور کی لکڑی
کا تھا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب حضرت کے لئے ممبر تیار کیا گیا حضرت ممبر پر تشریف لائے وہ
ستون ایسا چلانے لگا گویا ابھی پھٹ جاتا ہے جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ممبر سے اُترے
اور اُس ستون کو اپنے بدن مبارک سے لگایا تب وہ ستون اس طرح رونے لگا جیسے چھوٹا لڑکا
روتا ہو اور کوئی اُسکو رونے سے چپ کراوے اور وہ روتا رہے آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت
سید الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ستون اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا اُسکے غم سے رونے لگا تھا
اور روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عقیل حضرت علی کے بھائی نے بیان کیا
کہ میں ایک سفر میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا دو فرسنگ میں میں نے حضرت کے
کئی معجزے دیکھے ایک یہ کہ میں پیاسا تھا حضرت سے پیاس کا حال ذکر کیا آپنے فرمایا کہ جا اور اُس

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے مجکو پانی دے میں نے بموجب فرمودہ حضرت کے عمل
بات کرنے لگا اور کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر کہ مجکو جب سے یہ
معلوم ہوئی ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ ڈرو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں میں اتنا
روں کہ میں پانی باقی نہیں ہا دوسرا یہ کہ اُسدن حضرت نے چاہا کہ قضائے حاجت کریں کوئی
تھی وہاں سے دور کئی درخت تھے حضرت نے اُن درختوں کو فرمایا کہ تم مجکو چھپالو درخت گنبد کی
مانند جمع ہوئے حضرت اُس پردہ میں قضائے حاجت کو گئے تیسرا یہ کہ ہم ایک مقام پر پہنچے ناگاہ
ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے آگے دوزانو ہو کر کہنے لگا الامان الامان اور اُس کے پیچھے سے
ایک اعرابی تلوار کھینچے ہوئے آیا حضرت نے فرمایا اے اعرابی تو اس بیچارے سے کیا چاہتا ہے کہا اے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو میں نے اس لیے خریدا ہے کہ میرا کام کرے اور مجکو اس سے
نفع ہو اب یہ میری نافرمانی کرتا ہے میں نے یہ قصد کیا کہ اسکو ذبح کر کے اسکے گوشت سے نفع پکڑوں
حضرت نے اونٹ سے فرمایا تو کیوں باغی ہوا ہے اونٹ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں کچھ اسواسطے اسکی نافرمانی نہیں کرتا جو اسکا کام نکروں بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشا
کی نماز نہ ادا کرے اسکو اللہ کا عذاب پہنچے اور یہ اعرابی معہ اپنی قوم کے عشا کی نماز نہیں پڑھتے ہیں اسواسطے
بھاگتا ہوں کہ مبادا انکی شامت سے مجھے بھی عذاب پہنچے حضرت نے فرمایا کہ ای اعرابی ایسا ہی ہے جو
یہ کہتا ہے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے پر میں نے عہد کیا کہ پھر رات کی نماز میں سستی نہ کرونگا اور اپنی قوم کو بھی
تاکید کرونگا اس سے پیچھے اونٹ اُس کا فرماں بردار ہوا اور معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے
کہ ایک دفعہ حضرت نے کئی سنگریزہ زمین سے اپنے ہاتھ میں لئے سنگریزے اللہ کی پاکی بیان کرنے لگے
اسطرح کی آواز سے جیسے زنبور عسل کی آواز ہوتی ہے جب حضرت نے سنگریزوں کو زمین رکھ دیا چپ ہو گئے
پھر انکو اُٹھا کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیا اسی طرح سے تسبیح کرنے لگے پھر جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھدیا اسیطرح تسبیح کرتے
تھے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں حاضر تھے

اُن کے ہاتھ مین بھی سنگریزون نے تسبیح کی اسطرح پر کہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ابو ذر رضی اللّٰہ عنہ سے بموجب حکم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنگریزوں کو اپنے ہاتھ مین اُٹھایا سنگریزوں نے تسبیح نہ کی ابو ذر رضی اللّٰہ
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کیا ہوا کہ سنگریزے اُنکے ہاتھون مین تسبیح ہوتے تھے.
ہاتھ مین خاموش ہین حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تو چاہتا ہی خلفاء راشدین کی برابر
یہ نہیں ہوسکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہی کہ حضرت بُریدہ بن حصیب نے بیان کیا کہ ایک اعرابی
نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللّٰہ مَیں آپکی خدمت میں مسلمان ہوکر آیا ہوں
پر مجکو ایک معجزہ دکھلایئے تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا معجزہ چاہتا
ہے عرض کیا کہ اس درخت کو بلایئے آپنے فرمایا کہ جا اور میری زبانی درخت کو پیغام پہنچا تو گیا اعرابی
درخت پاس گیا اور کہا کہ اللّٰہ کا رسول علیہ السّلام تجکو بلاتا ہے درخت اپنے رگ و ریشہ کو زمین سے
کھینچکر حضرت کی طرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر کہا السّلام علیک یا رسول اللہ
اعرابی نے کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ کفایت کرتا ہی پھر بموجب حکم حضرت کے وہ درخت اپنی اُسی
جگہ جا رہا اور اُسی کتاب میں لکھا ہی کہ طائف کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم اونٹ پر
سوار ہوئے چلے جاتے تھے ایک بیری کے درخت پر پہنچے جس میں کانٹے بہت تھے اور اُس
وقت حضرت کی آنکھیں خواب آلودہ تھین جب درخت کے قریب ہوئے وہ درخت بیچ سے پھٹکر
آدھا ایک طرف اور آدھا دوسری طرف ہوگیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سے اُس مین کو گزر گیا کہتے ہین
کہ وہ درخت آج تک اسیطرح دوپارہ ہوا کھڑا ہے اور اُسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کی بیری کہتے ہیں اور
حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا کہ مَیں بہت بھوکا تھا حضرت نے میرا حال دیکھکر مجھے اپنے گھر بلا کر ایک دودھ
کے پیالہ سے تمام اہل صفا کو شکم سیر کیا پھر مجھے پیٹ بھر کے پلایا پھر حضرت نے آپ پیا اور حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ یا رسول
اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا صبح و شام دیوانہ بنجاتا ہی حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک اُسکے سینہ پر لگایا اور دعا کری تو
اُس بچہ کو قے آئی اور مانند سگ بچہ سیاہ کے اُسکے اندر سے نکلا اور چلا گیا اور لڑکا تندرست ہوگیا اور سوائے

ے اور معجزات کا حال جسکو دریافت کرنا ہو کتب سیر او حدیث کو مطالع کرے اور سب سے بڑا معجزہ حضرت کی
ہی کا گواہ قرآن مجید کلام آلہی ہے کہ باوجودیکہ عرب مین شاعر بڑے کامل فصیح تھے اور وہ لوگ
زبان آوری میں اپنے مقابلہ میں سارے جہان کو عجم یعنی گونگا کہتے ہیں اور ان میں بہت لوگ
بغض اور عداوت اور کبر کے تمنا رکھتے تھے کہ کسیطرح حضرت کو جھوٹ کا الزام دین اور انھوں نے مارے
تھے کے حضرت کی دشمنی میں اپنے مال اور جانین تلف کین جب حضرت نے قرآن شریف کے مقابلہ مین
ایک سورۃ انکی تصنیف مانگی اور یہ بھی فرمایا کہ تم سے ہرگز نہ بن آویگی سو ان سے نہ بن آئی اور انکی سب
فصاحت اور شاعری اس جگہ گم ہوئی اور ایک سورہ کے کہنے سے عاجز ہو گئے چنانچہ فرمایا ہے حق سبحانہ
و تعالی نے سورہ بقر کے تیسرے رکوع مین وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ
مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنی اے لوگو اگر ہو تم شک میں
اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورۃ اس قسم کی اور بلاؤ جن کو حاضر
کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور اسکے آگے یوں فرمایا فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ یعنی پھر اگر نہ کرو اور ہرگز نہ کروگے تو بچو آگ سے
جسکا ایندھن ہین آدمی اور پتھر تیار ہے منکروں کے واسطے اور سورہ یونس کے چوتھے رکوع
میں یوں فرمایا أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ
اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنے کیا لوگ کہتے ہیں یہ بنا لا تو کہہ لے آؤ ایک سورۃ ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو
اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور سورہ ہود کے دوسرے رکوع میں یوں فرمایا أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ
فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ الخ یعنی کیا کہتے ہیں باندھ لایا ہے اس کو تو کہہ تم لے آؤ
ایک دس سورتیں ایسی باندھ کر اور پکارو جس کو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے پھر اگر نہ کرین
تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہ اترا ہے اللہ کی خبر سے اور سورہ بنی اسرائیل کے دسوین رکوع میں
یوں فرمایا قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ

[illegible] کلام سے [illegible] چاہیں ایسا [illegible] کہ کوئی [illegible] میری بکری [illegible] ۱۲

بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا یعنے کہہ اگر جمع ہوں آدمی اور جن اسپر کہ لاویں ایسا
قرآن نہ لاوینگے ایسا اور بڑی مدد کریں ایک کی ایک دیکھو یہ آیتیں قرآن مجید کی حضرت کی تصدیق
نبوت اور قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے پر کیسی دلیل قاطع ہیں یعنی معاذ اللہ اگر فرضاً پیغمبر خدا
علیہ وسلم پیغمبری کے دعوی میں جھوٹے ہوتے تو صدہا شاعر فصیح کے سامنے کبھی یوں نہ کہتے کہ
قرآن کی مانند دس سورتیں یا ایک سورۃ تم سے اور تمہارے شاہدین اور مددگاروں سے تمام جن
اور آدمیوں سے نہ بن سکینگی کیونکہ جھوٹا مدعی جانتا ہے کہ جیسا میں آدمی ہوں ایسے ہی اور لوگ ہیں
اگر یہ کہونگا کہ اس کلام کی مانند تم سے ہرگز نہ بن آویگا تو شاید کوئی شخص اسکے مقابلہ میں ایسے ہی
کلام کہہ لاوے تو میں شرمندہ ہوجاؤں غرض بہر صورت جھوٹے آدمی سے ایسا دعوی ہرگز نہیں ہو سکتا
چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق تھے اور یہ کلام بیشک اللہ کا کلام تھا اسواسطے چار مقام میں
قرآن شریف سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا کلام کوئی نہیں کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا اور جاننا چاہیے
کہ حضرت کے وقت سے ابتک ہر زمانے میں دین اسلام کے بہت دشمن ہوتے رہے اور اس زمانہ میں
پادری لوگ دن رات اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کسی وجہ سے دین مسلمانی کو باطل ٹھیراویں اور اس کام کیواسطے
طرح طرح کے علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکھتے ہیں کسی وقت میں قرآن شریف کے مانند کسی نے دو تین
سطر کی عبارت بھی نہیں لکھی اور نیز ظاہر ہے کہ بیان خال و خط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم اور
ہجر و وصل اور شراب و کباب اور بزم و رزم اور باغ و صحرا وغیرہ مضامین جسمیں فصاحت و بلاغت اور صنایع
و بدائع اور معانی و بیان کی گنجایش بہت ہوا کرتی ہے سو قرآن شریف میں نہیں ہے اور جھوٹھ مبالغہ
شاعرانہ سے بالکل خالی رکھی ہے بلکہ مبدا اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات اور معاملات
اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ سراپا دانائی کی باتوں کے بیان میں ہے جیسے فرمایا حق
تعالی نے ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا
یعنی اور پھیر پھیر سمجھایا ہم نے لوگوں کو اس قرآن میں ہر کہاوت سو نہیں مانتے بہتیرے ناشکری کی اور باوجود اسکی
خوبی اور رنگینی عبارت کے اور رعایت قواعد علم بیان اور معنی بھی اسمیں ہے پر آدمی منصف غور کرنیوالا چاہیے تاکہ

۳۵

…ل میں فکر کرکے اور قرآن شریف کے مضامین اور عبارات کو سمجھ کے قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے
…ضرت کے نبی برحق ہونیکو عقل سے سمجھے کہ عقل سلیم کے نزدیک اسباب میں ایک فقرہ بھر بھی شبہ اور شک
…وگیا کوئی اس سے بھی نہ ہدایت پاوے تو کمبخت ازلی ہی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
…ل بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تھے کہ آنکے پیغمبر ہونے پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین
…شریف مین لکھا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے دس
…ن صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنے عرصہ میں کبھی مجکو اُف نہیں فرمایا اور نہ کبھی فرمایا کہ تو نے
…م کیوں نہیں کیا اور نہ فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا ایضاً اور اُنھیں سے روایت ہی کہ مَیں آٹھ برس
یعنی یہ مشکوٰۃ شریف ہی
کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا دس برس مَیں نے حضرت کی خدمت کی کبھی
کسی چیز کے ضائع ہونے پر حضرت نے مجھے ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپکے گھر والوں سے مجھے ملامت کرتا
تو حضرت فرماتے چھوڑو اُسکو ملامت نکرو جو کچھ تقدیر میں ہی وہی ہوتا ہی ایضاً اور اُنھیں سے روایت ہے
یعنی یہ مشکوٰۃ شریف میں ہی
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوش اخلاق تھے کہ اگر مدینہ کے لوگوں کی ایک باندی بھی آپکا
ہاتھ پکڑ لیتی تو جہاں وہ چاہتی حضرت اُسکے ساتھ چلے جاتے ایضاً اور اُنھیں سے ہی کہ ایک شخص نے
مشکوٰۃ میں ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں مانگیں اسقدر کہ درمیان دو پہاڑوں کے تھیں حضرت نے وہ سب بکریاں
اُسکو بخشدین پھر وہ شخص اپنی قوم میں گیا اور جاکر کہا کہ اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ قسم ہے اللہ کی کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت کچھ دیتا ہے کہ فقیر ہو جانے سے نہیں ڈرتا ایضاً اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سوالی کو صاف جواب نہیں دیا ٥ نرفت لا بزبان
مبارکش ہرگز ❊ مگر باشہدان لا الہ الا اللہ ایضاً اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ
ایک دفعہ مَیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور حضرت پر موٹے کنارے والی چادر تھی
اتنے میں ایک گنوار آپہنچا اُس نے حضرت کی چادر مبارک کو پکڑ کر حضرت کو اسقدر سختی سے کھینچا کہ حضرت اُسکے
سینہ تک آگئے یہانتک کہ مَیں نے دیکھا کہ اُس چادر کا کنارہ حضرت کی گردن مبارک میں چُبھ گیا اور اُس کا
نشان پڑ گیا تھا پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مال کہ تیرے پاس ہی تیرا نہیں ہے اور تیرے

٥ [margin note, partly illegible] … یعنی … حق تعالیٰ … زبان اقدس سے … ہوتا تھا

باپ نہیں اللہ کا ہے اُس میں سے مجکو دلوا پھر حضرت نے اُنکی طرف دیکھا اور ہنسے اور اُسکا سوال بھی پورا
کردیا ایضاً اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں پر
بد دعا کرو آپنے فرمایا کہ مجکو اللہ نے بُرا کہنے کے واسطے پیغمبر نہیں بنایا بلکہ مجکو لوگوں کیواسطے رحمت بنا
ہے ایضاً اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو گالی نہ دیتے اور
بازاروں میں نہ چلاتے اور اگر کوئی حضرت سے بدی کرتا اُس سے بدلہ نہ لیتے معاف کردیتے ایضاً
اور حضرت انس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسے متوکل تھے کہ اپنے نفس کے واسطے کچھ
ذخیرہ نہ رکھتے تھے ایضاً اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہوں سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں میرے پاس اتنا دراز فرشتہ
اُکمر اُسکی کعبہ کے برابر تھی آیا اور اُس نے کہا کہ تمہارا رب تم کو سلام فرماتا ہے اور فرمایا ہے
چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو پیغمبر بادشاہ ہو میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا
یعنی بطور مشورہ پوچھنے کے پس جبرئیل نے میری طرف اشارہ کیا کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی
اور فقیری اختیار کرو پس کہا میں نے کہ ہونگا میں پیغمبر بندہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس حال
سے پیچھے پھر کبھی حضرت نے تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا اور فرماتے کہ میں کھانا کھاتا ہوں جیسے
کہ بندے کھایا کرتے ہیں اور بیٹھتا ہوں جیسے کہ بندے بیٹھا کرتے ہیں ایضاً اور حضرت مرتضی علی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم کے کچھ دینار حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھے
سو اُس نے حضرت پر تقاضا کیا آپ نے فرمایا کہ اے یہودی اس وقت میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ
تجکو دوں یہودی نے کہا اے محمد جب تک تو میرا قرض ادا نہ کریگا میں تجھ سے جدا نہیں ہونے کا آپنے
فرمایا میں تیرے پاس بیٹھا رہونگا سو حضرت اُسکے پاس بیٹھے رہے پھر نماز پڑھی حضرت نے ظہر
اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اتنی مدت تک اُسی یہودی کے ساتھ رہے اور حضرت کے یار
اُس یہودی کو جھڑکتے تھے حضرت کو اصحاب کی یہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھلا ایک یہودی آپکو روکے رکھے اور نکلنے نہ دے پھر حضرت نے فرمایا کہ مجکو میرے پروردگار نے منع

دیا ہی اس سے کہ ظلم کروں کسی پر پھر جب صبح ہوئی اُس یہودی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک
رسول اللہ یعنے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تحقیق نہیں بندگی کسی کی سواے اللہ کے اور گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ بیشک تم اللہ کے بھیجے ہوئے ہو اور کہا کہ میرا آدھا مال تصدق ہی راہ خدا میں
اور میں نے جو آپ سے یہ گستاخی کی ہی صرف اسواسطے کی ہی کہ دریافت کروں آپکی تعریف جو توریت
میں ہی اور وہ تعریف یہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا پیدایش اسکی مکہ میں اور اسکی ہجرت گاہ
مدینہ منورہ اور ملک یعنی عظمت اور شوکت اسکی شام کے ملک میں نہیں ہی محمد بدزبان اور نہ سخت دل اور
نہ چلانے والا بازاروں میں اور نہ وضع اختیار کرنے والا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا پھر کہا اشہد
ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ یعنے بلاشبہہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہہ تم اللہ کے رسول ہو
اور یہ میرا مال ہی بموجب حکم اللہ کے جہاں اس کا خرچ کرنا مناسب ہو وہاں خرچ کرو ایضاً اور
عبداللہ بن مسعود صحابی روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر سوئے ہوے تھے
جب اُٹھے تو آپکے بدن مبارک پر بوریا چبھ کر نشان پڑ گیا تھا ابن مسعود نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا خوب ہوتا
اگر آپ ہمکو فرماتے کہ ہم آپکے لیئے نرم فرش بچھا دیں اور اچھے کپڑے بنا دیں حضرت نے فرمایا مجھے دنیا
سے کیا کام ہی مجھے دنیا سے اتنی غرض ہی جیسے کسی سوار نے ایک درخت کے نیچے کچھ آرام پکڑا اور
سوار ہی کھڑا رہا پس چلدیا اور درخت کو چھوڑ گیا ایضاً اور حضرت ابو امامہ صحابی سے روایت ہے کہ
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو میرے پروردگار نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے لئے بطحا
مکہ کو سونا کر دوں پس میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں یہ نہیں چاہتا ہوں میں اتنی خواہش رکھتا ہوں
کہ ایک روز شکم سیر ہوں اور ایک روز بھوکا ہوں پھر جب بھوکا ہوں تیرے آگے عاجزی کروں اور تجکو یاد کروں
اور جب شکم سیر ہوں تیرا شکر ادا کروں اس مقام میں حضرت کے اخلاق میں سے بہت ہی تھوڑا بیان ہوا ہی جسکو زیادہ
دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ و شمائل ترمذی وغیرہ کتب تواریخ اور حدیث سے دریافت کرے کہ حضرت کے
کیا نیک اخلاق تھے جیسے کہا ہی شاعر نے فرد مجمع اوصاف تیری ذات ہی ہر آپ کی ہر بات کی کیا بات ہے
اور اسیواسطے فرمایا ہی حق تعالی نے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑے خلق پر پیدا ہوا ہے

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت کا خلق قرآن ہے یعنی جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ بالطبع
حضرت کے اخلاق ہیں سبحان اللہ فرد وصف خلقِ کسے کہ قرآن ست ❊ خلق را وصف او چہ امکان ست
اور پیغمبروں سے نیچے دین کی راہ بتلانیوالے پیغمبروں کے نائب ہوتے ہیں اگرچہ انکا گناہوں سے بالکل
پاک ہونا شرط نہیں لیکن پھر بھی اُنکے افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتے ہیں اور اگر اُن سے کوئی
بڑا گناہ صادر ہوے تو اللہ تعالی جلد توبہ نصیب کرتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اُسوقت سے آجتک
جہان میں موجود رہے ہیں اُن میں سب سے اول افضل[۱۵] اور اشرف وہ لوگ ہیں کہ حضرت کے اہل بیت
اور صحابہ ہیں جنھوں نے با ایمان حضرت کو دیکھا اور اُن سے اُترکر تابعین ہیں کہ جنھوں نے با ایمان
صحابہ کو دیکھا اور اُن سے اُترکر تبع تابعین ہیں جنھوں نے با ایمان تابعین کو دیکھا اور اُن سے اُترکر اور علماء
اولیاء اور صلحاء ہیں کہ جنکی گنتی ہزاروں اور لاکھوں سے کم نہیں اور اُن نائبوں کے اخلاق اور افعال ایسے اچھے
ہیں کہ جنکے بیان سے دل و جان کو لذت حاصل ہوتی ہے اور اُن میں بہتوں کے ہاتھ سے خرق عادت
بھی ظاہر ہوئے ہیں چنانچہ اس مقام میں یکے از ہزار و اندکے از بسیار بعضے اخلاق اور خرقِ عادات بعضے
بزرگوں کے بیان ہوتے ہیں روضۃ الاحباب اور دوسری کتب تواریخ اور احادیث میں لکھا ہے کہ پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ لشکر کا سامان کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدھا مال حضرت کی خدمت
میں لے آئے حضرت نے پوچھا گھر والوں کیواسطے کیا چھوڑ آیا اُنھوں نے عرض کیا کہ آدھا مال اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اُٹھا لائے حضرت نے پوچھا کہ گھر والوں کے واسطے کیا چھوڑ
آیا ہے اُنھوں نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اور کیمیائے سعادت میں لکھا ہے کہ ایک روز ایک غلام
نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودھ لاکر پلایا پیچھے سے معلوم ہوا کہ وجہ حلال سے نہ تھا حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے حلق میں اُنگلی ڈالکر قے کری تمام دودھ نکال دیا اور کہا کہ
بار خدایا جو کچھ میری رگوں میں باقی رہ گیا ہو اُس سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور صواعق محرقہ وغیرہ
کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت کے دنوں میں ایک شخص
کہ نام اُس کا سلہ تھا ایک لشکر کا سردار بنا کر کسی طرف کو روانہ کیا تھا اور وہ بزرگ ایک روز نا چنی

[۱۵] اتفاق ہے اہل سنت کا اسپر کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب اصحاب سے افضل ہیں ۱۲

نے کے ساتھ عجم کے ملک میں کافروں کے غلبہ سے بھاگ چلا تھا اور اُس وقت میں حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ مین ممبر پر خطبہ فرما رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حال کشف
سے معلوم ہوا خطبہ ہی کے درمیان فرمانے لگے کہ یا ساریۃ الجبل یعنی ای ساریہ پہاڑ کی طرف ہو کر
اپنے آپ کو قائم رکھ ساریہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز وہاں سے سُنی اور خبردار ہو گیا اور پہاڑ
سے اپنی پیٹ پر لیکر مضبوط ہوا اور کافروں کو بھگا دیا اور اسی کتاب میں نقل کیا ہے کہ مصر میں دستور
تھا کہ ایک کنواری لڑکی کو واسطے نذر بھینٹ دریائے نیل کے بناؤ سنگار کر کے دریائے نیل میں ڈال
دیا کرتے تھے تو دریا جاری ہوا کرتا تھا جب وہاں حکومت اسلام کی ہوئی حضرت عمرو[له] بن عاص رضی
اللہ عنہ نے کہ حاکم اُس شہر کے تھے اس رسم بد کو موقوف کروا دیا دریا بالکل خشک ہو رہا وہاں کے
رہنے والوں نے جلاوطن ہونے کا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نے یہ سب حال حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسکے جواب میں حضرت
عمرو بن عاص کو خط لکھا کہ تم نے اس رسم کو موقوف کیا اچھا کیا اور ایک رقعہ چھوٹا سا لکھکر اُس خط
میں ملفوف کر کے لکھا کہ اس رقعہ کو دریائے نیل میں ڈالدینا اور مضمون اُس رقعہ کا یہ تھا کہ رقعہ اللہ
کے بندے امیر المؤمنین عمرؓ کا دریائے نیل کی طرف اما بعد اگر تو اپنے آپ سے جاری تھا تو اب جاری
نہیں ہونیکا اور اگر تجکو اللہ جاری کرتا تھا تو میں مانگتا ہوں اللہ واحد قہار سے کہ تجکو جاری کرے عمرو بن
عاص نے اُس رقعہ کو دریا میں ڈالا اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل کو جاری کر دیا تب سے وہ رسم بد
اُس شہر سے موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر
پر کھڑے ہو کے اسقدر روئے کہ ڈاڑھی مبارک تر ہو گئی رفیقوں نے پوچھا کہ آپ کبھی بہشت دوزخ کے
ڈر سے اتنا نہیں روئے جتنا آج روئے ہیں اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ مَیں نے حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہے جسکو اسمیں آرام رہا باقی منزلین اُسپر آسان
ہوئیں اور جسکو اسمیں تکلیف رہی باقی منزلین تکلیف سے گزرین تو پہلی منزل میں سب منزلوں کا غم ہوتا ہے اور
اور لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاشت کیوقت اکثر اوقات مسجد نبوی میں زمین پر سوتے تھے جب اٹھتے

[له] واو زائد بعد لفظ عمرو بالفتح برائے آں نویسند تا فرق کنند درمیان لفظ عمر بالضم ۱۲

سنگریزوں کے نشان آپکے بدن پر پڑ جاتے اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان میں لکھتے ہیں
کہ ایکدفعہ ایک گلی میں نادانستہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پانوں ایک کنگال کے پانوں پر آگیا اُس نے خفا
ہوکر کہا کہ تو اندھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اندھا تو نہیں مگر بھول گیا ہوں تو مجکو معاف
کر دے اور اُسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا آپنے اسکا
جواب فرمایا اُس مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ مسئلہ یوں نہیں ہے جس طرح آپ فرماتے ہیں آپنے
فرمایا جو تجھے اچھا معلوم ہے کہدے اُس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں بھول گیا تھا یہ سچ کہتا ہے اور صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت ضرار
بن حمزہ سے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصف مجھ سے بیان کرو حضرت ضرار نے اول اس بات سے
عذر کیا جب حضرت معاویہ نے قسم دی تو یوں بیان کرنے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے بزرگ
اور متقی تھے بڑی قوت والے تھے قول اُنکا فیصل تھا حاکم اور عادل تھے علم اُنکے اطراف سے رواں تھا
بات اُنکی حکمت کی بھری تھی دنیا اور اُسکی زینتوں سے بیزار تھے اُنکی آنکھوں سے بہت آنسو جاری رہتے
تھے تدبر اور تفکر کیا کرتے تھے روکھی سوکھی روٹی اور موٹے کپڑے پر قناعت کرتے تھے اپنے آپکو
ایک ادنی آدمی سمجھتے تھے جو کچھ ہم پوچھتے اُسکا جواب دیتے اگر ہم اُنکو بلاتے تو اجابت کرتے اہل دین کی
تعظیم کرتے مسکینوں سے قرب رکھتے قول باطل کے تابع نہ ہوتے کوئی ناتوان اُنکے عدل سے ناامید نہوتا
اور میں نے اُنکو اندھیری رات میں تنہا دیکھا ہے کہ اپنا ہاتھ ڈاڑھی میں ملتے تھے اور غم سے روتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اے دنیا میں تجھپر نہ پھولونگا تیرا فریب کھاؤنگا یہ فریب اَوروں کو دے تو مجھسے شوق رکھتی ہے
میں تجھسے بیزار ہوں کہاں ہوسکتا ہے کہ میں تجھسے محبت رکھوں میری محبت ہونی تجھسے بعید ہے میں نے
تجکو تین طلاقیں بائن دیں کہ پھر رجوع نہ کرونگا عمر تیری چھوٹی ہے اور خوف تیرا بہت ہے ہائے ہائے
توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف یہ باتیں سنکر حضرت معاویہ رو پڑے اور کہنے لگے خدا تعالیٰ ابوالحسن[1]
پر رحمت کرے کہ واللہ[2] ایسے ہی تھے اور جو تم نے کہا سچ ہے اور اُسی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت امام حسن نے
فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے اِس سے کہ اپنے پروردگار سے ملوں ایسے حال میں کہ اپنے پروردگار کے گھر کی طرف

[1] ابوالحسن کنیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے یعنی حسن کا باپ

[2] قسم ہے خدا کی

پا پیادہ نہ گیا ہوں اسواسطے حضرت ممدوح نے پچیس حج پا پیادہ ہو کر کیئے حالانکہ سواریاں آپکے ساتھ
تھیں، اور اُسی کتاب میں ابو نعیم سے روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ نے دو بار اپنا سارا مال الٰہی
نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا آدھا مال اللہ کے نام پر بانٹ دیا مثلاً اگر دو جوتیاں یا دو موزے ہوتے
ایک نام پر دیدیتے اور اُسی کتاب میں لکھا ہی کہ ایک بڑھیا نے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ
بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ضیافت کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ہزار دینار سونے
اور ہزار بکرے اُس بڑھیا کو بخشے اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیا اور
حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریاں اُسکو بخشیں اور تواریخ کی
کتابوں سے ظاہر ہے کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بن گیا اُس نے چاہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
مجھ سے بیعت کریں اور میری متابعت اختیار کریں فرزند رسول علیہ السلام نے جانا کہ اس فاسق نالایق
سے بیعت کرنی برخلاف طریقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی پس اسکی بیعت سے انکار کیا اور اسی
سبب سے اپنی جان عزیز اللہ کی راہ میں قربان کی اور شدت پیاس کی اور طرح طرح کی سختیاں اُٹھا کر
مع اکثر صاحبزادوں کے شہید ہوئے پر اُس نابکار کی متابعت اختیار نکی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو
اور حضرت ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب قلائد العقیان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان میں لکھتے ہیں
کہ حضرت مسعر نے کہا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جب کبھی اپنے بال بچوں کے لئے کچھ کھانا یا کپڑا
خریدتے تو پہلے اُس سے اُسیقدر علماء کو بھی دیتے اور اُسی کتاب میں لکھا ہی کہ حسن ابن زیاد نے کہا
کہ قسم ہے خدا کی کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کبھی امیروں اور بادشاہوں کا ہدیہ قبول نہیں کیا اور ایک
دفعہ حضرت امام نے کچھ کپڑا واسطے بیچنے کے اپنی تجارت کے شریک پاس بھیجا اُس میں ایک تھان عیب دار
تھا آپنے کہلا بھیجا کہ خریدار سے اس تھان کا عیب ظاہر کر کے بیچو تقدیر الٰہی سے وہ شخص اُس تھان کا عیب بیان کرنا
بھول گیا اور سب اسباب بیچ ڈالا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی اُسکی قیمت کو اپنے خرچ میں لانا گوارا نہ رکھا
قیمت اور نفع اُسکا سب بقدر تیس ہزار درہم کے تھا محتاجوں کو دیدیا اور اُسی کتاب میں لکھا ہی کہ حضرت امام ابو حنیفہ
نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور اکثر راتوں میں ایسا اتفاق ہوتا کہ ایک

رکعت نماز میں سارا قرآن شریف ختم کرتے اور اُس میں اسقدر رقت ہوتی کہ اُن کے رونے کی آواز
ہمسایہ سُن کر اُنکے حال پر ترس کھاتے اور یہ بھی روایت ہے کہ جس جگہ میں امام مرحوم کی وفات
اُس جگہ میں سات ہزار قرآن شریف ختم کئے تھے اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحا
میں لکھتے ہیں کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بیٹی ا
کی فرماتی ہیں کہ جب سے میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا ہے اُس نے رمضان شریف کے دنوں کبھی دو
نہیں پیا کہتے ہیں کہ ایکدفعہ رمضان کا چاند بادل کے سبب سے دکھائی نہیں دیا تھا لوگوں نے حضرت
محبوب سبحانی کی ماں سے رمضان کے چاند کا حال پوچھا اُنھوں نے فرمایا کہ آج عبدالقادر نے دودھ نہیں
پیا پھر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہے اور اسی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر نے
فرمایا کہ لڑکپن میں عرفہ کے دن مَیں گائے چرانے جنگل میں گیا اُس گائے نے میری طرف منہ کر کے
کہا او عبدالقادر خدا تعالیٰ نے تجھے اس کام کیواسطے نہیں بنایا اور اس کام کا حکم نہیں دیا مَیں یہ سنکر ڈرا
اور پلٹ کر اپنے گھر کے کوٹھے پر چڑھ گیا دیکھتا ہوں کہ حاجی عرفات میں مجکو نظر آتے ہیں مَیں نے اپنی
والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے چھوڑ اور اجازت دے کہ بغداد میں جا کر علم
پڑھوں اور نیکوں کی زیارت کروں ماں نے اس کا سبب پوچھا مَیں نے احوال ظاہر کیا ماں روئی اور
چالیس دینار میرے خرچ کے لئے میرے جامے میں سی دیئے اور مجکو رخصت کیا اور مجھ سے عہد لیا کہ جھوٹ
کبھی مت بولیو مَیں قافلہ سے ملکر بغداد کو چلا راہ میں ساٹھ سواروں کا ڈاکہ قافلہ پر پڑا ایک سوار نے مجھ سے پوچھا
اے فقیر تجھ پاس کیا ہے مَیں نے کہا چالیس دینار بولا کہاں ہیں کہا میرے جامے میں بغل کے نیچے سلے ہوئے
ہیں وہ سمجھا کہ مجھ سے مسخری کرتا ہے چلا گیا دوسرے نے اسی طرح پوچھا مَیں نے سچ سچ کہدیا اُن دونو سواروں
نے میرا حال اپنے امیر سے ظاہر کیا امیر نے مجکو بلا کر اسی طرح پوچھا مَیں نے وہی جواب دیا پھر میرا جامہ پھاڑ کر
دیکھا جو مَیں نے کہا تھا وہی پایا مجھ سے اس سچ بولنے کا سبب پوچھا مَیں نے کہا میری ماں نے مجھسے سچ
بولنے کا عہد لیا ہے مَیں اپنے عہد میں خیانت نہیں کرتا یہ سنکر قزاقوں کا سردار رونے لگا اور کہا کہ مَیں کئی برس
سے اپنے پروردگار کے عہد میں خیانت کر رہا ہوں اور اُس سردار نے میرے ہاتھ پر رہزنی او قزاقی سے توبہ کی

سکے سب تمہوا اونٹ بھی میرے ہاتھ پر توبہ کی اور کیمیائے سعادت میں لکھا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ
تھے کہ گلیوں میں سے کھجور کی گٹھلیاں اُٹھا کر اپنی غذا کرتے اور چھوٹی چھوٹی دھجیاں گری پڑی
سے اپنے کپڑے بنا لیتے اور کتاب محبوب الابرار میں لکھا ہے کہ حضرت بابا فرید شکر گنج قدس اللہ
سرہٗ نے چالیس رات تلک ایک کنوے میں اُلٹے ہو کر لٹکے عشاء کی نماز پڑھ کر لٹکتے فجر کی نماز سے پہلے
نکلتے اور میں نے کسی سے سُنا ہے کہ سبب اسکا یہ تھا کہ ایک رات آپ تہجد کے وقت سوتے رہ گئے
اور فجر کی نماز و تر قضا ہو گئی آپنے نفس کو سستی کی یہ سزا دی اور اُسی کتاب میں لکھا ہی کہ حضرت
بابا فرید کری کے درختوں کے نیچے عبادت کیا کرتے اور غذا آپ کی کری کا پھل تھا جسکو ڈیلا کہتے ہیں اور
یہ بھی پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے اور اُسی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جب
جذبہ کی حالت میں آگئے تو اُس بیہوشی میں آپکی مونچھیں اندازہ شرعی سے زیادہ ہو گئی تھیں حضرت
قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن آپکی ڈاڑھی پکڑ کر مونچھیں کتر ڈالیں حضرت بو علی
صاحب اپنی ڈاڑھی کو چوما کرتے اور فرماتے کہ یہ میری ڈاڑھی شرع شریف کی راہ میں پکڑی گئی ہی اور سُنا
گیا ہی کہ ایک شخص جیپور کے راجا کا رے پالک بھاگ کر دلی میں مولانا شاہ عبد العزیز کی خدمت میں پہنچا
اور کہنے لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کے بیچ میں ایک حجلہ مجھکو نظر آتا ہی مولانا نے فرمایا کہ اسکی تعبیر یہ ہے
کہ یہ تخت بہشت کا ہی تو مسلمان ہو تو یہ تخت تجھکو نصیب ہووے وہ شخص اُسی وقت مشرف باسلام
ہوا اور سنا ہے کہ حضرت مولانا محمد اسمعیل شہید دہلوی کہ جناب حضرت سید احمد کی رفاقت میں
کافروں سے جہاد کر رہے تھے باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم سید صاحب کے تھے بعضے وقت اپنے گھوڑے
کے لئے آپ جنگل سے گھانس لایا کرتے تھے اور کبھی لشکر کے اونٹوں کے شلیتے اپنے ہاتھ سے بندھواتے
اور کبھی لنگر کی بھٹیوں میں اپنے ہاتھ سے لکڑیاں چیر کر ڈالتے مولانا ممدوح بہت ہی بے تکلف
رہتے اور ایسا ہی حال جناب سید احمد صاحب کا تھا اور ایک روز مولانا قطب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی نے
فرمایا کہ ایک دفعہ جناب مولنا عبد الحی صاحب مرحوم کشتی میں سوار تھے اور انکی بیوی اُس کشتی کے بیچ گاڑی
میں بیٹھی ہوئی تھیں جب نماز کا وقت آیا مولنا ممدوح نے نماز پڑھی اور بیوی سے کہا تم بھی نماز پڑھو بیوی صاحبہ نے

کہا میں نے بھی گاڑی میں جس طرح مجھ سے ہوسکی نماز پڑھ لی ہے مولوی صاحب نے فرمایا یوں نہیں ہے بلکہ گاڑی
سے اتر کر کھڑے ہوکر پڑھو تب بیوی صاحب نے اپنا سر مونہ ڈھانپ کر گاڑی سے اتر کر کشتی میں کھڑے ہوکر
نماز پڑھی مولوی صاحب نے لوگوں کی تعلیم کے لئے با آواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکھو عبدالحی کی بیوی نماز پڑھ رہی ہے
یعنی تمہاری بیویوں کو بھی ایسا ہی چاہیئے کہ سفر میں اس طور پر نماز ادا کیا کریں نہ یہ کہ بے موقع شرم وغیرہ
کرکے اللہ کے فرض میں قصور کریں اور ہندوؤں کے دین کے پیشوا بھی بہت ہوئے
ہیں پر اُن کے افعال اور اخلاق عجب طرح کے ہیں کہ جن سے عقل حیران ہے بڑا پیشوا اُنکے دین کا برہما
ہے اور اُسکو رسولِ خدا بلکہ خدا جانتے ہیں اور بقول اُنکے چاروں بید برہما کے چاروں مونھ سے نکلے ہیں
اور بید کو کلام الٰہی جانتے ہیں باقی تمام شاستروں کو اُنھیں بیدوں سے نکلے جانتے ہیں چنانچہ برہما اُنکے
سب پیشواؤں کا پیشوا ہے مہابھارت کے آدپرب میں لکھا ہے کہ برہما سارے دیوتاؤں کا استاد ہے
اور مہادیو بھی اُس سے پیدا ہوا اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ مہادیو برہما کی دونوں ابرو سے پیدا ہوا چنانچہ
اُسکی نسبت اُنکی کئی تواریخوں میں لکھا ہے کہ پہلے برہما نے سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو یعنی شہوت
جماع کو بھی بنایا کام دیو نے برہما سے یہ بر یعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکے دل میں جا گھسے اُسکی عقل رہی جاے
برہما نے اُسے یہی بر دیدیا کام دیو برہما ہی کے دل میں جا گھسا برہما کی عقل رخصت اور شہوت غالب
ہوئی اپنی بیٹی سے قصد جماع کا کیا سارستی بسبب شرم و حیا کے ایک طرف کو پھر گئی اُس طرف برہما
کی صورت میں ایک اور مونھ ظاہر ہوگیا سارستی کو اُس مونہ سے گھورنے لگا سارستی پیچھے کو ہوگئی اُس
طرف بھی ایک اور مونہ برہما کے ظاہر ہوگیا اور نظر بد کرنے لگا سارستی دوسری طرف کو ہوگئی یہی حال اُس طرف ہوا
چنانچہ برہما کے چار مونہ اُسیوقت سے ہیں اسیواسطے برہما کو چترمکھ کہتے ہیں آخر سارستی نے دیکھا کہ برہما
پیچھا نہیں چھوڑتا وہاں سے بھاگ چلی برہما اُسکے پیچھے دوڑا سارستی زمین میں غائب ہوکر بھاگنے لگی جب
باہر نکل کر دوڑی برہما بھی اُسکے پیچھے بھاگا گیا غرض اسیطرح سارستی کبھی ظاہر کبھی غائب ہوکر اُسکے
ہاتھ سے بھاگی پر اُس جوانمرد نے پیچھا نہ چھوڑا مصرعہ آفرین باد برین ہمت مردانہ او جب دیوتاؤں
میں اس بات کے چرچے ہونے مہادیو نے اِس گناہ کے بدلے برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا

اور بعضے کہتے ہیں کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتے پوجے جاتے ہیں نہ
برہما اور بعضے کہتے ہیں کہ ایکدفعہ برہمانے پاربتی مہادیو کی بیوی سے آشنائی لگائی تھی سو اسواسطے مہادیو نے
سر کاٹ دیا اور کہتے ہیں کہ اُس سارستی نے ندی کی صورت پر ظہور کیا ہی کہ کھیتری کی زمین میں
سمانیسر کے نیچے کہیں ظاہر اور کہیں زمین میں غائب چلتی ہی سو ابتک اُس بات کا یہ نشان موجود ہی اور متیہ پوران
میں لکھا ہی کہ برہمانے اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر دیوتاؤں کی سو برس تک کھا پھر اُسکو اپنے بیٹے سویم بہوہ
سے بیاہ دیا اور بامن پوران میں لکھا ہے کہ برہمانے مہادیو کے ذکر کی درازی کی انتہا نہ پائی اور جھوٹوں
کہہ دیا کہ میں نے مہادیو کے لنگ کی مقدار دریافت کرلی ہی اس جھوٹ کی شامت سے اُسکی پوجا جہان
سے موقوف ہوئی اور اُسکی بعض تواریخ سے برہما کا شراب پینا بھی معلوم ہوتا ہی اور عقلمند ایسا تھا کہ ایکبار
شب کے آلت کو ناپنے لگا چنانچہ پہلی فصل میں مذکور ہوا اور جب اُس کا انتہا نہ پایا تو برہمانے جان لیا
کہ یہی میرا مالک اور خالق ہی اور اُسی کی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کی پہچان ایسی ہی
چاہیے اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہیئے جیسا کہ برہما ہی جسکو زیادہ احوال برہما کا دریافت
کرنا ہو مہابھارت اور لنگ پوران اور بایو پران وغیرہ تاریخوں میں دیکھے غرض ہندوؤں کے دین سے بخوبی
ثابت ہی کہ برہما فسق و فجور سے پاک نہ تھا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ اپنی بیٹی سے جماع کیا پھر ایسی
نفسانی اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنے سے کیا حاصل ہی فاسق اور جھوٹا اِس لائق نہیں ہوتا کہ
اللہ تعالیٰ کا رسول ہو اور جھوٹے اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلوں کا کام ہی بلکہ جاہل بھی نہیں کرتے
اس مقام پر بعضے ہندو جواب دیا کرتے ہیں کہ برہما سامرتھی تھے یعنی مقدور والا تھا اور سامرتھی کو گناہ ضرر
نہیں کرتا سو اُس کا جواب یہ ہی کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہو کر بے عقل ہو جاوے وہ سامرتھی کہاں رہا اور اگر
برہما کو گناہ نے ضرر نکیا تھا تو مہادیو نے اُس کا سر کیوں کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سے اُسکی پوجا
جہان سے کیوں اُٹھ گئی اور بالفرض اگر سامرتھی کو گناہ ضرر نہ کرے جب بھی ضرور ہی کہ اللہ کا رسول گناہ
سے پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت لوگوں کو فائدہ نہیں کرتی یعنی جو شخص آپ برے کام کرے اور دوسروں کو اُن سے
منع کرے لوگ اُس سے مسخری کرینگے اور کہینگے کہ اگر یہ کام بُرے ہیں تو آپ کیوں کرتا ہے اور اُسکی یہ مثال ہے

جیسے کوئی شخص حلوا کھا رہا ہی اور لوگوں سے کہتا ہی کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے تم مت کھاؤ لوگ اُسکے کہنے
کا یقین نہ کرینگے اور کہیں گے کہ اگر زہر ملا ہوا ہوتا تو آپ کیوں کھاتا اور بعضے ہندو یہ جواب دیا کرتے
ہیں کہ برہما سے یہ حرکت اسواسطے ہوئی کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ پرمیشر کی بھاوی یعنی خدا کی خواہش ایسی
غالب ہے کہ برہما سے بھی نہ ٹلی یعنی خدا کے ارادے میں یوں ہی تھا کہ برہما سے یہ حرکت ہوئی اسکا جواب یہ
کہ ارادہ الٰہی کا ظاہر ہونا کچھ اسی بات پر موقوف نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ایسے گناہ سے بدنام ہو جسمیں تمام
ہدایت کا کارخانہ بگڑے بلکہ جو اور کسی کا حادثہ اور مصیبت برہما پر پڑ جاتا ارادہ الٰہی کا غالب ہونا اس سے
بھی خوب ظاہر ہو جاتا اور اللہ کے ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والوں کے نزدیک ہر طرح ثابت ہی
اور یہ بات عقل سلیم کے نزدیک ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور ایک پنڈت نے
ایک روز اس بات کا یہ جواب دیا کہ ظاہر میں لوگوں کی نظر میں معلوم ہوتا ہی کہ برہما نے یہ حرکت کی ورنہ
حقیقت میں یہ کام برہما سے سرزد نہیں ہوا سو اس کا جواب ہی کہ ہر فاسق اور زناکار کہہ سکتا ہی کہ میں نے
یہ گناہ نہیں کیا تمھاری نظر میں غلطی پڑی ہی اور بالفرض اگر حقیقت میں برہما نے یہ گناہ نکیا تو مہادیو نے
اُسکا سر کیوں کاٹا اور اگر یہ کہو کہ مہادیو نے بھی سر نہیں کاٹا یہ بھی نظروں کی غلطی ہی تو اس سے معلوم ہوا
کہ یہ تمھاری پوتھیوں کی غلطی ہے جس میں سراسر غلط اور جھوٹ بھرا ہوا ہے تو اس سے تمھارا دین ہی
غلط ٹھیرا اور جو دین غلط ہو اُس سے نجات کی اُمید رکھنی محض غلط ہے **حکایت** جن دنوں میں اپنا
اسلام مخفی رکھتا تھا ایک روز میں نے دیوان چند برہمن سے پوچھا کہ مصر جیو بھلا اگر کوئی شخص راجا سے
ملاقات حاصل کیا چاہے تو آیا کسی امیر وزیر معتبر کے ذریعے سے یا فلانے فلانے بدکاروں کے
وسیلے سے ملے کہنے لگا کہ بھلا مہاراج ایسے لچّوں کو راجا کے دربار میں کون پوچھتا ہی میں نے کہا کہ جب ان
راجوں کے دربار میں لچّوں کے وسیلے سے نہیں پہنچ سکتے ہیں تو اُس شہنشاہ یعنی اللہ کے دربار میں تو لچوں کے
وسیلے سے ہرگز رسائی نہوگی بولا کہ ہاں سچ ہی پھر میں نے کہا کہ تم ایسے شخص کے پیچھے کیوں لگے کہ
بقول تمھارے ایسا لچا ہی کہ اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا یعنے وہ برہما ہے پس اُس نے اس بات کا یہی
جواب دیا کہ مہاراج ہم تم کو ایک بات کہتے ہیں ہمارا کہنا مانو جو کچھ تمھارے من میں ہی دل ہی میں

س طرح ظاہر مت کہا کرو انتہی اور برہما سے اُتر کر اور لوگ اُنکے دین کی راہ بتلانے والے ہیں چنانچہ
حال بھی ایسا ہی ہے کسی نے اپنی بیٹی سے زنا کیا کسی نے بیگانی عورتوں سے بُرا کام کیا کسی نے
زی اور فریب کیا اور کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ اور کوئی ان سب بُری صفتوں سے موصوف ہوا
پچھ بھاگوت وغیرہ اُنکی پوتھیوں میں کشن کا یہ حال لکھا ہے کہ رات دن برج کی عورتوں کے ساتھ
مشغول رہتا تھا مسخری کرتا بنسری بجا کر اُنکو سُناتا ایکدفعہ کئی عورتیں نہاتی تھیں اُن کے کپڑے
اُٹھا کر کدم کے درخت پر چڑھ گیا۔ تا اُنکا بدن ننگا دیکھے اور اُس نے رادھا نام بیگانہ عورت کہ جس کا
خاوند جیتا تھا آشنائی لگا کر اسکو اپنی بیوی بنایا غرض اُسکے فسق و فجور کی باتیں ہندو لوگ اپنی تصنیفات
دوہرہ سورٹھہ خیال ٹپا چھند چھپا۔ دھرپت کبت میں گاتے بجاتے ہیں بلکہ بعضے وقت کشن اور اُس
کی بیویوں کے سانگ بنا کر اُنکو اپنے سامنے نچاتے ہیں اُسکا نام راس لیلا ہے اور کہتے ہیں کہ پراسر کھ
سفر کو چلا بیوی سے عہد کر گیا کہ جب تجھے حیض آکر فراغت ہوگی اپنا نطفہ تیرے پاس بھیجوں گا پھر
اُس نے اپنی منی نکال کر ایک درخت کے پتے میں لپیٹ کر ایک شکرے کے ہاتھ اپنی بیوی کے پاس
بھیجی راہ میں ایک دریا پر اس شکرے سے ایک اور شکرا لڑنے لگا اس کشاکش میں وہ نطفہ پراسر کا
دریا میں گر پڑا اُسکو ایک مچھلی نگلکر حاملہ ہوگئی اُس سے ایک لڑکی پیدا ہوگئی جس کا نام مچھودری ہے
وہ لڑکی ایک ملاح نے اپنی بیٹی کر کے رکھی اتفاقاً اُسی دریا پر ایکدفعہ پراسر رکھ آیا مچھودری اُسکو دریا
سے پار کرنے لگی پراسر اُسپر عاشق ہوا بُرے کام کا قصد کیا مچھودری نے کہا تیرے بدن سے مچھلی کی
بدبو آتی ہے پراسر کی دعا سے وہ بدبو خوشبو بن گئی مچھودری نے کہا میرے باپ ماں دیکھتے ہیں
اور سورج دیکھتا ہے چونکہ پراسر صاحب کو شہوت غالب ہوئی تھی دعا کی اور اندھیرا ہوگیا کہ کسی کو
کچھ نہ سوجھے اُسوقت شوق سے مچھودری کے ساتھ کہ حقیقت میں اُنھیں کی صاحبزادی تھی جماع کیا اور
مہابھارت میں یوں لکھا ہے کہ یہ لڑکی راجا اپرچر کے نطفہ سے پیدا ہوئی تھی جس سے پراسر نے زنا کیا چنانچہ
یہ قصہ دوسری فصل میں مذکور ہے الغرض اُس زنا سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بیاس ہے چنانچہ بہت سی
کتابیں تواریخ وغیرہ کی خصوصاً بیدانت شاستر کہ جسکو سارے شاستروں سے افضل جانتے ہیں اُسکی تصنیف

اور ویدوں کو کہتے ہیں کہ اُسی نے چار حصّہ کیا ہے اس واسطے اُسکو بید بیاس کہتے ہیں سو بیاس بھی
انکا بڑا پیشوا ہے سو اُس نے راجہ پانڈ کی جوروں سے زنا کیا چنانچہ دوسری فصل میں بیان ہو چکا
ہے اور روایت ہے کہ بسوامتر نے ہزار ہا برس عبادت کری ایک روز آبسی پر عاشق ہو کر اُس سے
ہو کر اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سے مجذوم ہوا آخرش کُتا بن کر اُس کے پیچھے
ہو کر سرگ میں گیا غرض ہندوں کے دین کے رہنماؤں کا حال اُنکے شاستروں سے ایسا ہی نکلتا ہے
جسکو زیادہ دیکھنا ہو مہابھارت اور پدم پُوران وغیرہ کی تفسیر کرے اس مقام میں زیادہ بیان ایسی فحش
باتوں کا کیا کروں اب ہندوؤں کو مناسب بلکہ فرض ہے کہ ان لوگوں کی پیروی کو چھوڑیں کہ ایسے لوگ لائق
پیغمبری اور رہنمائی کے نہیں ہوتے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کے پیغمبر ہیں انکے اور اُنکے یاروں
کے اخلاق اور افعال کیطرف غور کریں اور اپنے بزرگوں کے اخلاق اور افعال کو مطالعہ کریں اور انصاف فرماویں
کہ کس کی متابعت سے اللہ کے ملنے کی اُمید ہوتی ہے اور ہم یہ بات ہندوؤں کی خیرخواہی کیلئے کہتے ہیں
حق تعالیٰ انکو ہدایت کرے **فصل پانچویں قیامت کے بیانمیں** ہم یقین رکھتے ہیں اسپر
کہ ایکدن اس جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاوے گا جو کچھ نظر آتا ہے سب فنا ہوگا کچھ نہ رہیگا پھر حق تعالیٰ
ہر کسی کو زندہ کریگا اور ہر کسیکو اچھے بُرے کاموں کا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالموں سے مظلوموں
کا حق دلایا جاویگا بعد ہونے انصاف کے اچھے لوگ جنھوں نے پیغمبروں کا حکم قبول کیا ہے اور گناہوں سے بچتے
رہے یا گناہ سے توبہ کری ہے اور اُنکے ساتھ مرے ہیں بہشت میں داخل ہوں گے پھر کبھی نہ نکالے جائیں گے
اور نہ مرینگے اور بُرے لوگ جنھوں نے پیغمبروں کا حکم قبول نہیں کیا ہمیشہ دوزخ میں رہینگے کبھی نہ نکالے جائیں گے
نہ مرینگے نہ عذاب کم ہوگا اور جنھوں نے پیغمبروں کا حکم قبول کیا لیکن نفس کی شامت سے گناہ کرکے بدون
توبہ مرگئے کچھ مدت موافق گناہ کے دوزخ میں سزا پاکر پھر بہشت میں داخل ہونگے بعضوں کو اللہ سزا نہ
دیگا بخشدیگا لیکن جو کسی نے بندوں کے حقوق تلف کیئے ہیں جیسے چوری قزاقی مارپیٹ گالی غیبت
بےعزتی رشوت خوری وغیرہ ایسے گناہ بدون راضی ہونے صاحب حق کے بخشے نجاوینگے اور اُسدن
بموجب حکم الٰہی کے اچھے لوگ گنہگار مُسلمانوں کی سفارش کرینگے حق تعالیٰ قبول کریگا اور سوا کفر کے جس گناہ کو

گا بخشدیگا اور بہشت میں بہت آرام کی چیزیں ہیں اچھی اچھی نعمتیں کھانے پینے کے عمدہ
مکان یار و آشنا خویش و قرابتی میاں بیوی جو کہ اہل ایمان ہیں سب کی آپس میں ملاقات
رہی اُسی آرام میں اور دوزخ میں سراسر تکلیف اور عذاب ہے آگ۔ سانپ۔ بچھو۔ گرم پانی
تانبا۔ کانٹے۔ بدبو طوق۔ زنجیر۔ مار پیٹ فرشتوں کی جھڑکی وغیرہ اللہ پناہ دے اور مفصل احوال
قیامت اور بہشت اور دوزخ اور عذاب ثواب قبر کا بڑی کتابوں میں مندرج ہے انتہیٰ اور **ہندوؤں**
کے دین میں یوں ہے کہ جسوقت کوئی گنہگار مرتا ہے تو جمراج جسکو دھرم راے بھی کہا کرتے
ہیں اُسکے سپاہی گنہگار کی روح کو جمراج کے پاس لیجاتے ہیں جمراج اُسکے عملوں کا حساب لیتا ہے
پھر وہ جس سزا کے لائق ہوتا ہے اُسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہے اُس جسم میں اپنے اعمال کی سزا پا کر اُس
جسم سے نکلکر پھر کسی اور جسم میں داخل ہوتا ہے اسی طرح سے ہزارہا جنم لیتا ہے اور حسب اعمال کے
ہر طرح کے حیوان کے جنم لیتا ہے یہاں تک کہ مکھی اور بھڑ اور سوؤر اور کتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبھی درخت
بھی ہوجاتا ہے اور بعضے ہندو کہتے ہیں کہ پتھر بھی ہوجاتا ہے اور بہت سے جنم لے کر اور اپنے عملوں
کی سزا پا کر جب گناہوں سے صاف ہوجاتا ہے تب اُسکی مکھش یعنے نجات ہوتی ہے اور موکھش
یہی ہے کہ نیست و نابود ہوکر خدا کی ذات میں ملجاتا ہے اور کبھی گناہوں کی شامت سے نرگ یعنی
دوزخ میں جاکر وہاں سے نکلکر کبھی پھر جنم لیتا ہے اور کرم بپاک میں لکھا ہے کہ جو کوئی ملیچھ اپنی عمر بھر
اچھے کام کرے تو وہ بعد مرنے کے شودر ہوتا ہے اور جو کوئی شودر اپنے طریق پر ثابت رہا ہو اور اچھے
کام کرے تو مر کر بیش ہوتا ہے اور جو بیش اچھے عمل کرے اور اپنے طریق پر قائم رہے تو وہ بعد مرنے
کے کھتری ہوتا ہے اور کھتری اچھے عمل کرے تو بعد مرنے کے برہمن کا جنم لیتا ہے اور برہمن اچھے
عمل کرے تو اسکی موکھش یعنے نجات ہوتی ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جب کوئی اچھا آدمی مرتا ہے
تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تھا بعد مرنے کے اُسی دیوتا کے مقام میں جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ جب
کوئی شخص سرگ میں داخل ہوتا ہے تو بعد مدت مقررہ کے وہاں سے نکل کر پھر جنم لیتا ہے اور
بقول اُن کے جو کوئی بہشت میں گناہ کرے اُسکی یہی سزا ملتی ہے۔ چنانچہ مہابھارت کے آدپرب

میں لکھا ہے کہ راجہ جہات نے بہشت میں کہا کہ میں اپنے برابر کسیکو نہیں جانتا اندر نے اِس گناہ کے
بدلے اُسکو بہشت سے دنیا میں پھینکدیا پھر اُس گناہ سے پاک ہوکے بہشت میں گیا اور اُسی میں لکھا
ہے کہ ایک راجہ نیک کردار بہشت میں داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کے پاس گئی وہ راجہ بھی وہاں حاضر
نے گنگا کا دامن اٹھا دیا راجہ کی نظر گنگا کی رانوں پر پڑی عاشق ہوگیا اُس گناہ کی شامت سے
سے نکالا گیا اور یہ بھی اُنکا اعتقاد ہے کہ کبھی اولاد کے گناہ کے بدلے میں باپ دادا بھی دوزخ کے
میں پھنستے ہیں چنانچہ مہابھارت کے آدپرب میں لکھا ہے کہ ایک بڑا زاہد برہمچاری جو اُس نے اپنا بیاہ نہیں
کیا تھا ایسے مقام پر پہنچا جہاں اُسکے بزرگ کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے اُس نے اُن سے پوچھا تم کون
ہو بولے کہ ہم بڑے عابد اور جگ کرنیوالے تھے ہم بعد مرنے کے دوزخ میں ڈالے گئے اِس گناہ سے کہ
ہمارا بیٹا بیاہ نہیں کرواتا چنانچہ اِس برہمچاری نے باسک ناگ کی بہن سے بیاہ کیا اور جہان کے آخر ہونے
میں ہندوؤں کے شاستروں کے قول مختلف ہیں نیائے شاستر تو کہتا ہے کہ جہان کا ابتدا کچھ
نہیں انتہا ہوگا اور فنا ہونا جہان کا دو وجہ پر ہے ایک یہ کہ برہما کی مکت ہوجاتی ہے سوائے دھرم ادھرم
بھاونا سنسکار کے سب کچھ فنا ہوجاتا ہے جتنی مدت جہان موجود رہا تھا اتنی ہی مدت فنا رہتا ہے اور اُسی
مخلوقات میں سے کوئی شخص برہما بنجاتا ہے اور از سر نو اُسی طور بعینہ اُسی مخلوقات کو کہ فنا ہوگئی تھی بناتا ہے اور
اس طرح پر جہان کے فنا ہونیکا نام ہے کھنڈ پرلی ہے اور یہ کھنڈ پرلی بہت بار ہوتی ہے اور دوسری قسم یہ
کہ تمام مخلوقات کو مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دھرم اور ادھرم اور بھاونا سنسکار
بھی فنا ہوجاوینگے کچھ باقی نہ رہیگا اور چاروں عنصروں میں سے پہلے زمین پھر آگ پھر ہوا پھر پانی فنا
اِس طور کی فنا کا نام ہے مہا پرلی اور یہ ایک ہی بار ہوگی اور بیدانت شاستر کہتا ہے کہ دنیا کا فنا ہونا
تین قسم پر ہے ایک یہ کہ جب برہما کی عمر سے ایکدن گزرتا ہے اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہیں رات بھر فنا
رہتی ہیں جب دوسرا دن ہوا پھر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا بار بار ہوتی ہے اور اُس کا نام ہے نتی پرلی
دوسری قسم یہ ہے کہ تمام مخلوقات اگیان یعنے بے عقلی میں آجاتے ہیں سوائے اگیان کے اور سب کچھ
فنا ہوجاتا ہے اور اس قسم کی فنا ایک بار ہوگی اور اُسکا نام ہے پراکرت تیسری قسم یہ ہے کہ اگیان بھی فنا ہوجاتا ہے

عقل و دانش روشن ہوتا ہے اور اس قسم کی فنا کا نام ہے آتنتک اور یہ بھی
ترتیب فنا ہوتے ہیں کہ زمین پانی میں فنا ہو جاتی ہی اور پانی آگ میں اور
ہیں آگ فنا ہو جاتی ہی اور سانکھ شاستر یوں کہتا ہے کہ جب جہان کے فنا ہونے کا وقت آتا ہی
تت یعنی عناصر پانچوں ترماتر میں غائب ہو جاتے ہیں آکاس شبد میں پون سپرس میں اگنی
جل رس میں پرتھی گندھ میں اور یہ پانچوں تن ماتر آہنکار میں غائب ہو جاتے ہیں اور آہنکار
میں اور مہتت پرکرت میں ملجاتا ہے چونکہ شرح معنی الفاظ کی علوم حکمی سے تعلق رکھتی ہیں
ہر کسی کو انکا سمجھنا مشکل ہے اسواسطے میں نے یہاں زیادہ تحقیق ان لفظوں کی نہیں کی فقط نام ہی
لکھ دیتے ہیں اور کچھ بیان اسکا ساتویں فصل میں ہوگا غرض یہ ہے کہ حالانکہ بقول انکے سب شاستر ست
یعنی برحق ہیں پھر بھی قیامت کے بیان میں ان شاستروں میں اتنا کچھ اختلاف ہی کہ ایک کا قول دوسرے کو رد کرتا
ہے اور باوجود اسقدر مخالفت کے سب کو برحق جاننا بیوقوفی ہے کیونکہ مثلاً ایک شخص کہے کہ آج پیر کا دن
ہے دوسرا کہے آج جمعرات ہے تیسرا کہے جمعہ ہے تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تینوں سچے ہوں اور عقلمند یہی کہیں گے
کہ ان تینوں کو سچا جاننا عقل میں ہرگز نہیں آتا اب پھر میں ہندوؤں سے پوچھتا ہوں کہ یہ جو قیامت کے حال
کی تینوں شاستر جدی جدی خبر دیتے ہیں ہم کسکو سچا جانیں اور کسکو جھوٹا کہیں اور شاید ہندوؤں کو اس
مقام میں یہ شبہ پڑے کہ مسلمانوں کے بھی بعض مسئلوں میں کچھ اختلاف ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ
ہمارے دین کے جو بعضے مسائل میں اختلاف ہے تو فروع میں ہی نہ ان مسائل میں کہ جو دین کے اصل
اصول ہیں اور تمہارے دین کے اصل اصول میں اختلاف ہی چنانچہ قیامت کا حال یہاں کھلگیا اور خدا کی
پہچان میں جو تمہارے شاستروں کا اختلاف ہے اسباب کی پہلی فصل میں بیان ہو چکا اور باقی حال اختلاف
کا اس باب کی ساتویں فصل میں بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور دنیا کی پیدایش کے بیان میں تمہارے بید
شاستروں میں بہت ہی اختلاف ہے کہاں تک بیان کیا جاوے اپنی ہی پوتھیوں سے دریافت کر لو
ہمارے دین کے بڑے اصول پانچ ہیں اللہ کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود اور اچھی صفتوں
والا اور بری صفتوں سے اور عیبوں سے پاک اور وحدہ لا شریک اعتقاد کرنا اور بے نیاز سمجھنا اور سب پیغمبروں کو برحق اور سچا جاننا

جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں پر بھیجیں سب کو برحق جاننا قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا فرشتوں کو حق جاننا سو ان پانچوں اصول میں مشرق سے مغرب تک جتنے فرقے اہل اسلام کے ہیں کسی کو اختلاف نہیں ہے اور فروع میں اختلاف ہونا کچھ سبب نقصان دین کا نہیں ہے کیونکہ ضعیف ہے کہیں کسی روایت میں کسی راوی کو سہو ہو گیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنے سمجھنے میں مقام پر کسیکو خطا ہو گئی یا اور کسی وجہ سے فروع دین میں اختلاف ہو گیا اسکا مضایقہ نہیں لیکن بڑا اصول میں اختلاف ہونا دین کو جھوٹا ٹھیراتا ہے دوسرے ہمارے دین اسلام کی پانچ بنا ہیں **اول کلمہ طیب** لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سے ماننا **دوسرے** پانچ وقت کی نماز پڑھنی **تیسرے** زکوٰۃ مال کی دینی **چوتھے** رمضان شریف کے روزے رکھنے **پانچویں** بموجب توفیق کے ایک بار خانہ کعبہ کا حج کرنا سو ان پانچوں امر کے فرض ہونے پر سارے فرقے اسلام کے ایک زبان ہیں برخلاف تمہارے فرقوں کے کہ کرم کانڈ والے ہر روز کی عبادت یعنے سندھیا وغیرہ کو فرض جانتے ہیں اور گیان کانڈ والے کچھ ضرور نہیں جانتے بلکہ عبادت اور عملوں ظاہری کو گڑیا کا کھیل سمجھتے ہیں اور اگر تم یہ کہو کہ بعضے مسلمان فقیر بھی نماز روزہ وغیرہ کو ضرور نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا میں فرض ہوتے ہیں جب کہ آدمی عارف کامل بنگیا اسکو نماز روزہ کی حاجت نہیں رہتی سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی باتیں کہنے والے لوگ مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافر اور ہمارے دین سے خارج اور اللہ اور رسول کے دشمن صرف نام ہی کے مسلمان ہیں غرض بہر حال ہمارے دین کے اصول اور بنا میں کچھ اختلاف نہیں ہے

فصل چھٹی بیچ بیان معبود کے

معبود کہتے ہیں اسکو جس کی عبادت یعنے بندگی پوجا کی جاوے اور عبادت کی حقیقت کیا ہے پرلے سرے کی تعظیم کرنی اور اپنے نفس کو معبود کے آگے بہت ذلیل کرنا جیسے سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک اور حاجت روا اسکو سمجھ کر اپنے دین اور دنیا کی حاجت اس سے طلب کرنی اور اسکی نذر اور منت ماننی اور اس کے نام کا روزہ رکھنا علیٰ ہذا القیاس جو کام عبادت کے ہیں اسکی تعظیم کرنی سو ہمارے مسلمانوں کا معبود سوائے ذات پاک اللہ صاحب کے اور جو کوئی

جو کوئی سواے اللہ کے کسی کو معبود جانے وہ کافر ہے یہاں تک کہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ
سب مخلوقات سے افضل اور اکمل ہیں جو شخص کہ حضرت کی عبادت کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے
تنبیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے
محمد علیہ وسلم اللہ کے رسول یعنی بھیجے ہوئے ہیں اور ہندوؤں کے معبود بیشمار ہیں چنانچہ اُن معبودوں
ام پر طرح طرح کے بُت بنا کر پوجتے ہیں اور انکی تعظیم میں سولہ کام بجالاتے ہیں آباہن
یعنے منتر پڑھ کر دیوتا کو بلانا سنگھاسن یعنے پیتل وغیرہ کا تخت بُت کے نیچے رکھنا سنان یعنی
غسل دینا الیپن یعنے صندل وغیرہ ملنا اچھت یعنے چانول چڑھانا پشپ یعنے پھول چڑھانا
نی وید یعنے بھوگ لگانا اچمان یعنے پانی پلانا تانبول یعنے پان وغیرہ چڑھانا بستر یعنی پوشاک
پہنانا بھوشن یعنے زیور پہنانا دُھوپ یعنے خوشبو جلانا دیپ یعنے چراغ دکھانا سنگھ اور
گھنٹہ بجانا استت یعنے سراہنا پرکرما یعنی طواف کرنا اور بعضے اور امور تعظیم کے بھی کرتے ہیں
چنانچہ ساشٹانگ ڈنڈوت یعنی سات آٹھ اعضا کی سجدہ کرنا اور اُس سے دین دنیا کی حاجات
طلب کرنا پھر بسرجن کرنا یعنے منتر پڑھ کر دیوتا کو رخصت کرنا انصاف کرنا چاہیئے کہ اللہ کو چھوڑ کر
اوروں کو پوجنا اور اُن سے حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز یعنی بُت سے اور جانداروں
کا پوجنا بے جان کو اور عقل والوں کا بے عقل کو اور قوت والوں کا ناتوان کو کیسی بے عقلی ہے
عوض حاجات جو پتھر سے کریں * اُن کی ایسی عقل پر پتھر پڑیں * اور جو کوئی ہندو یہ کہے کہ یہ معاملہ
اصل میں اُن بزرگوں سے ہے جن کا نمونہ بُت ہیں تو اُس کا جواب یہ ہے کہ عبادت
اُسی کی کیجیے جس نے سب کچھ بنایا اور سب اُنہی کی محتاج اور سوالی ہیں۔
اور وہ سب کا سوال پورا کر سکتا ہے اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکھتا اور ہر کسی کی فریاد ہر
وقت سُنتا اور نیچے سرے کا زور رکھتا ہے اب اُن کے بعضے معبودوں کے نام سنو وشنو
یعنے بشن جسکا ذکر پہلی فصل میں ہو چکا سالگرام پتھر و تلسی کا پتہ چڑھا کر پوجتے ہیں کرشن یعنی
کنہیا رامچندر دسرتھ کا بیٹا سیتا اُس کی بیوی لچھمن اسکا بھائی اُن کی مورتیں پوجتے

اور انکی تعظیم میں گاتے ڈھولک سارنگی وغیرہ بجاتے ناچتے کودتے ہیں جاننا چاہیے کہ راگ اور باجے فقط
کھیل اور تماشا اور ہوائے نفس ہے اُس کا نام عبادت رکھا ہے **گنیش** جسکا ذکر پہلی فصل میں ہو چکا
صورت اُسکی دھڑ آدمی کا سر ہاتھی کا ہے سپاری چھالیا کو اُسکے نام پر پوجتے ہیں اور ہر معبود کی پوجا
پہلے اسکی پوجا ضرور جانتے ہیں **جہا کالی دیوی** اسکی عبادت کا یہ طریق ہے کہ جہاں جہاں اُسکا ظہور
جانتے ہیں جیسے جوالاکھی کانگرا چنت پورنے اشٹ بھوجی اینکا ربھدر کالی چامنڈا وغیرہ ان مکانوں
میں جاکر بدستور مذکور پوجا کرتے ہیں اور جوالاکھی کے پوجنے والے اس مکان کو سارے تیرتھوں سے
افضل جانتے ہیں جیسے کسی نے کہا ہے کاسی باس جگ اشٹا جگیکا پر شودکا تر کوٹ سمانپنیا جوالاکہہ درسنات

काशी बासं युग मष्टौ युग मेकं पियोदका ॥ नज कोट
समं पुन्यं ज्वाला मुख प्रदर्शनात् ॥

یعنے کاشی میں آٹھ جگ جاکر رہے اور ایک جگ اناج اور پانی سے بغیر تپ کرے ان سب کے برابر جوالاکھی کے
ایک دفعہ درشن کرنے سے پُن ہوتا ہے اور جوالاکھی کے مکان میں کئی شعلے آگ کے دامن کوہ سے
نکلتے ہیں اُسکو بڑا کشف وکرامات سمجھتے ہیں اتنا نہیں خیال کرتے کہ اللہ کی زمین سے کہیں پانی نکلتا
ہے کہیں سونا چاندی لوہا کہیں نمک کہیں کچھ کہیں کچھ جو آگ نکلنے لگی تو کیا تعجب ہوا بہت سے پہاڑ ایسے
ہیں جن میں سے آگ نکلتی ہے ازانجملہ جہاں کیخسرو بادشاہ کی قبر ہے وہاں ایک چشمہ آگ کا ہے اور سوائے
اسکے اور عجوبہ دنیا میں بہت ہیں اُنکے پوجنے کا اللہ نے اُنکو حکم نہیں کیا دیکھو بعضی دیا سلائی ایسی ہیں
کہ جب اُنکو کسی سخت چیز پر گھسیں تو خود بخود اُن سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور انگریزی بندوق مصالحے
سے آگ جل جاتی ہے اور چقماق کے پتھر سے آگ نکلتی ہے اور بعضے وقت مصری کے چبانے سے رات کو
آگ کی چنگاری نکلتی ہے اور ملک عرب میں سبز لکڑی میں سے آگ نکلتی ہے اور جس شخص کی ڈاڑھی گھن کی ہو
تو بعضے وقت اُسمیں رات کو کنگھی کرنے سے آگ کے پتنگے نکلتے ہیں اور بعضے وقت رات کو کسی کمل کو جھاڑتے
ہیں تو اُسمیں سے آگ نکلا کرتی ہے اور اگر رات کے اندھیرے میں گائے بیل کے بدن کو ہاتھ سے ملیں
تو اُس میں سے بھی آگ کے پتنگے نکلا کرتے ہیں اب ہندؤنکو چاہیے کہ ایسی چیزونکی بھی پوجا کیا کریں

گھی کے بھوج کی یعنے مجاور ایک فریب بھی کرتے ہیں کہ ایک پہر کے پیچھے وقت فجر سے پہر
سے تک دیوی کو بھوگ لگاتے ہیں اُسوقت کسی غیر کو اندر جانے نہیں دیتے اور اس کام کیواسطے
جنکو بڑے معتبر جانتے ہیں ہمیشہ مقرر رہتے ہیں سواے اُنکے دوسرے بھوجکیوں کو اُسوقت دخل
ہی بارہ بھوجکی اپنی اپنی نوبت پر جاکے دروازے بند کرکے ایک پجاری کو ساتھ لیکے بھوگ
ے ہیں اِس حجاب کے کرنے سے ایک شبہہ پڑتا ہے کہ شاید اُن آگ کے شعلوں میں کچھ مصالح بھر
دیتے ہوں کہ ایک ایک پہر تلک کافی رہے اور میلے کے دنوں میں بعضے ذرات کو دیر تک آدمی اندر
رہتے ہیں مصالح زیادہ بھر دیتے ہوں اور میں نے کسی سے سُنا بھی ہے کہ یہ شعلہ مصالح کے سبب سے روشن
رہتی ہیں اور اتنا تو میں نے آپ دیکھا ہے کہ جب اُنمیں سے کوئی شعلہ بجھ جاتا ہے اُسکو چراغ سے پھر روشن
کر دیتے ہیں اور یہ جو کہتے ہیں کہ اُس مکان میں پانی کے درمیان سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے سو محض
غلط ہے حقیقت اُسکی یہ ہے کہ اُس مکان میں ایک حوض ہے اُسکو ہمن گُنڈ کہتے ہیں اُسکے ایک کونہ
میں زمین کے برابر پتھر سے پانی نکلتا ہی خدا جانے وہیں سے نکلتا ہے یا دور سے آتا ہے اور پانی بہت
تھوڑا آتا ہے اسقدر کہ آٹھ پہر میں ایک پیالہ بھرے اور اُس سے ذرا اُونچے پر ایک شعلہ کے نکلنے کی جگہ
ہے لیکن پانی کے قریب سے وہ شعلہ بجھتا رہتا ہے جب کسی کو وہاں ہوم کرنا منظور ہوتا ہے تو کپڑے سے
اُس پانی کو خشک کرکے چراغ سے اُس شعلہ کو روشن کرتے ہیں پھر اُسپر گھی اور شہد اور تل اور جَو اور بادام اور
کھوپرا و چھوہریوں اور منقوں ڈالتے ہیں اُسیکا نام ہوم ہے کہ یہ نعمتیں دیوتا کی نذر کرکے آگ میں جلا دیتے ہیں
القصہ اِن چیزوں سے وہ شعلہ خوب بھڑکتا ہے اور وہ پانی جو کچھ اُسوقت میں نکلتا ہے نیچے ہی دبا رہتا ہی
بھلا جہاں اتنی آگ جلے تو دو تین ماشہ پانی کی وہاں کیا تاثیر ہو ایام طفولیت میں ایک رات میں وہاں ہوم کرنے
گیا تھا یہ حال بچشم خود دیکھا اِس بات کو بیس برس ہوئے اُسکے بعد کئی دفعہ میں وہاں گیا کچھ خیال نہیں کیا خدا
جانے اب بھی وہ پانی آتا ہے یا نہیں غرض بہر حال آدمی کو چاہیئے کہ ایسی عجوبہ کو دیکھ کر اپنا عبادتگاہ نہ بنا
بیٹھے عبادت اُسکی کرے جسنے یہ سب کچھ بنایا اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہ ہے کہ بلور کے ٹکڑے
پر اس طور کے خط کھینچ کر بُت بنا رکھے ہیں اور بدستور مذکور پوجا کرتے ہیں ایک طور یہ ہے کہ کنیا یعنی کواری لڑکی کی

کی پوجا کرتے ہیں اور اُسکو کھانا کھلاتے ہیں اور ایک طریق یہ ہے کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور پوجتے
ہیں اور بعضے اپنا آلت اُسمیں داخل کرکے جپ کرتے ہیں لیکن منی اندر گرنے نہیں دیتے اور اُسکو
بھگ پوجا ہی اور اس طرح کی پوجا کرنیوالے بام بارگی کہلاتے ہیں اور بام مہادیو کا نام ہی یہ لوگ
کی اور دیوی کی عبادت کرتے ہیں اور اپنے مذہب کو اور ہندوؤں سے بہت چھپاتے ہیں اور گوشت
شراب کا کھانا پینا اُنکے نزدیک بڑا ثواب ہے اور انکا قول ہے سہسر بھگ درشنان مکتی یعنے ہزار فرج
دیکھنے سے نجات ہوتی ہے اور ایک طور یہ ہی کہ جوت یعنی گھی کا چراغ جلا کر دیوی کو حاضر سمجھ کر بدستور مذکور
پوجا کرتے ہیں **مہا لچھمی** سونے چاندی مال دولت کو لچھمی کا ظہور سمجھ کر بدستور مذکور پوجتے ہیں۔
سارستی دیوی بقول اُن کے نہر کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے **گنگا ندی** بقول اُن کے
مہادیو کے سر میں سے نکلی ہے اُسکا پانی بہت لطیف ہے **پراچتا** دیوی اَسوج کی چاندنی دسمی
تاریخ کو گوبر کے دس اُپلے بنا کر بدستور مذکور پوجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُس دن راجہ رامچندر نے
پراچتا دیوی کی پوجا کرکے لنکا کو فتح کیا اُس دن ہندو بہت چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جیسے تلوار
کٹار ڈھال وغیرہ گھوڑا ہاتھی اُونٹ وغیرہ بھی پوتھی قلم دوات وغیرہ ایسی بہت چیزوں کو پوجتے
ہیں اور اُن سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ کا شکر نہیں کرتے جس نے اِن سب چیزوں کو اُن کے
قابو میں کردیا چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے اُونٹ پر سوار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے
سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ یعنے پاک ہے وہ اللہ جسنے
اِس جانور کو ہمارے قابو میں کردیا اور ہم نہ تھے اُسکی طاقت رکھنے والے اور ہم اپنے رب کی طرف پھر
جاویں گے یہ سادہ لوح برعکس اِن چیزوں کو پوجتے ہیں جو اُنھوں کے ہاتھوں میں مسخر ہیں بھلا جو
کوئی بزرگ کسی عاجز کو کچھ کھانا یا کپڑا دیوے تو اُس عاجز کو چاہیئے کہ اُس بزرگ کا احسان مند ہو اور اُسکا
شکریہ ادا کرے نہ یہ کہ اُس کھانے کپڑے کو تسلیمات کرنے لگے اور اُس کے آگے التجا کرے اور کہے
کہ تم میری مدد کیجیو اور جو کوئی اُس کھانے اور کپڑے کے ساتھ یہ کام کرے گا اُس کو لوگ دیوانہ کہیں گے
مہادیو اُسکی پوجا کا یہ طریق ہے کہ مہادیو کے لنگ یعنے آلت کی صورت بنا کر اُسکو

۵۷

ما رکھہ کر بدستور مذکور پوجتے ہیں اور جلہری فرج کی شکل پر ہوتی ہے اور مہادیو کے لنگ پر
پانی یا دودھ اور پانی ملا کر اُسکی دھار بہت دیر تک دیتے ہیں اور مرد عورت لڑکے لڑکیاں
ن بھوئیں بیٹیاں سب جا کر لنگ اور جلہری کے درشن یعنے زیارت کرتے ہیں اور لنگ
سب اُن کے بہت لکھے ہیں کچھ ذکر اسکا پہلی فصل میں ہو چکا اور شب پوران میں یوں لکھا
بار پاربتی مہادیو کی بیوی نے جماع کی خواہش کی اول مہادیو نے انکار کیا پھر جماع کے
وقت اپنے آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بے قرار ہو کر بشن کے آگے فریاد اور التجا
کی بشن نے مہادیو کا لنگ چکر کے ساتھ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کے آگے بہت
خوشامد اور عاجزی کر کے اپنے آپ کو بچایا اور اُسوقت سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور ایک روایت
میں یوں آیا ہے کہ ایک دفعہ بعضے عابدوں نے سینت میں تپ یعنی زہد اور عبادت کیا مہادیو نے انکی
حسن عقیدت کی آزمایش کے لیے اُنکی عورتوں میں جا کر اپنا لنگ ننگا کیا - اُن برہمنوں کی بددعا
سے مہادیو کا لنگ بدن سے جھڑ گیا - جب مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنوں نے مہادیو کی بہت
تعریف کی مہادیو نے خوش ہو کر لنگ کی پوجا کا حکم دیا - تب سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور بعضی
روایتیں اور طرح بھی آئی ہیں اللہ ایسی بے حیائی کی باتوں سے ہر کسی کو محفوظ رکھے آفرین اُن بزرگوں
کی عقل پر یہ عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج میں رکھ کر سب مرد عورت دیکھیں جسکو شہوت کا خیال
نہو وہ بھی ہوشیار ہو جاوے یہ عبادت قوۃ باہ کیواسطے خوب دوا ہے ایک روز رامچندر نام پنڈت سے
ذکر بت پرستی کا آیا میں نے بت پرستی کا سبب پوچھا بولا کہ ہم اصل میں بت کی پوجا نہیں کرتے ہیں بلکہ بت
کو نمونہ بنا کے سامنے رکھ لیتے ہیں تا کہ دل بخوبی قرار پکڑے میں نے کہا جبکہ آلت اور فرج کی صورت
نظر میں ہوگی تو دل کیوں نہیں قرار پکڑے گا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہو جاویگا اسکے جواب میں پنڈت جی چپکے
ہو رہے گائے بقول اُن کے گائے کے بدنمیں دیوتے جمع رہتے ہیں اور اُسکی پوجا کا طریق یہ ہے
کہ سونے کے سینگ بنوا کر اُسکے سینگوں پر رکھیں اور چاندی کے سُم بنوا کر اُس کے پیروں کے پاس
رکھیں اور ایک پترا چاندی کا اُسکی پیٹھ پر رکھیں اور جھول ڈالیں پھر اُس کی پوجا کریں اور برہمن

لو دیویں اور گائے کی تعظیم بہت کرتے ہیں اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنے والا جانتے ہیں اور پنچ گپ گائے کا گوبر اور پیشاب اور دودھ اور دہی اور گھی اُن کے نزدیک اُس سے زیادہ پاک کوئی چیز نہیں ہے جو اُنمیں بڑے بھگت ہیں ہر روز پنچ گپ پیتے ہیں اور برہمن اپنے جنیو کے کھانا کھاوے تو ہندوؤں کے نزدیک اُسکا تدارک یہ ہے کہ گاتری کا منتر پڑھے اور دن سوائے گائے کے موت کے کچھ نہ کھاوے اور براہمن اگر چنڈال کے تالاب کا پانی پی لے یا اُسمیں غسل کرے تو گوبر کھاوے اور موت پیوے تب پاک ہووے اور جو کوئی ہندو بھول کر کے غیر قوم کے برتن میں کچھ کھا پی لے تو اُسکو کئی دن تک بَرت رکھوا کر پنچ گپ پلاتے ہیں تب جانتے ہیں کہ پوتر یعنے پاک ہوا اور جو گایوں کے پیروں کی گرد اُڑکر بدن پر پڑ جاوے تو یہ اُن کے نزدیک نہایت پاک ہے اُسکا نام گودھوی کہتے ہیں کہ ملیچھ کے مکان میں بیٹھ کر کھانا پینا درست نہیں پر جہاں اُسکے گھر میں گائے ہوا کرتی ہیں وہاں درست ہے جیسے کہا گیا ہے نیل بیٹی جل تکری گوسالہ ملیچہ مندری یعنی نیل کا رنگ پہننا درست نہیں پر ریشمی کپڑے پر درست ہے اور غیر قوم کا پانی پینا درست نہیں مگر چھاچھ میں ملا ہوا درست ہے اور ملیچھ کے مکان میں روٹی کھانا درست نہیں پر جو گایوں کے رہنے کا مکان ہو اُسمیں درست ہے سُبحان اللہ آدمی کہ اشرف المخلوقات ہے اُسکا مُونہ پلید جانیں اور گائے کہ ایک حیوان ہے اُس کا گوبر اور پیشاب طاہر اور مطہر جانیں اور تماشا یہ ہے کہ جس گائے کی اتنی تعظیم کرتے ہیں اور اُسکو گئو ماتا کہتے ہیں جب وہ مرنے لگتی ہے اُسی ماتا کو گھر سے باہر نکال دیتے ہیں جب مر جاتی ہے چوہڑے چماروں کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ اُسکو سر بازار گھسیٹتے ہوئے لے جاتے ہیں واہ صاحب واہ ماتا کا جنازہ بڑی عزت سے نکالا پھر وہ چوہڑے چمار اُس کا گوشت کھاتے ہیں اور بچا ہوا ماس اور ہڈیاں کوّے اور کتے کھاتے ہیں اور اُسکے چمڑے کی جوتیاں بنا کر سب ہندو پہنتے ہیں اپنی ماتا کی خوب مٹی خراب کرتے ہیں **حکایت** ایک دن رنجیت سنگھ رئیس لاہور نے مولانا جان محمد مرحوم سے کہا کہ مولوی جی ہمارے اور تمہارے بزرگ سب اہل بصیرت اور دانا تھے اب میں یہ پوچھتا ہوں کہ اُن دونوں میں سے کون سچا ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو یہ مشکل ہے اگر حق بات کہیں تو تم کہ ہمارے

خفا ہو جاؤ اور جو تمہاری خاطر سے ناحق کہدیں تو حق سبحانہ تعالیٰ کہ احکم الحاکمین ہے وہ غصہ ہو
نگہ نے کہا کہ جو بات حق ہے بیدھڑک کہدو مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے دین میں جو چیز
حرام ہے یا تو وہ پلید اور خبیث ہے اسواسطے حرام ہے جیسے سُوّر اور یا اشرف ہے
تعظیم کی جہت اُسکا کھانا حرام ہے جیسے آدمی اَب میں آپ پُوچھتا ہوں کہ تمہارے
ے کس وجہ سے حرام ہے اگر اس جہت سے ہو کہ پلید اور خبیث ہے تو پھر اُس کی پرستش
وں کرتے ہو اور اگر اس جہت سے حرام ہے کہ اشرف ہے تو پھر اُسکے چمڑے کا استعمال
ربالیوں جائز رکھتے ہو انتہی رئیس لاہور یہ سُن کر لاجواب ہوا **سورج اور چاند** ہمیشہ نہا کر سورج
کے سامنے پانی ڈالتے ہیں اور بعضے چاند اور سورج کی مُورت بنا کر پُوجتے ہیں۔ انصاف کرنا چاہیئے
کہ اللہ ایسا مہربان ہے کہ آدمیوں کے لیئے چاند اور سُورج ایسے چراغ روشن کر دیئے ہیں کہ سارے
جہان میں اُنکی روشنی پہنچتی ہے جیسے فرمایا حق تعالیٰ نے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا یعنے کیا ہم نے
چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا
مُّنِيرًا یعنی بڑی برکت ہے اُسکی جس نے بنائے آسمان میں برج اور رکھا اُس میں چراغ اور چاند
والا اِس نعمت پر بھی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہیئے نہ یہ کہ چاند اور سورج کی عبادت کریں
مثلاً اگر کوئی شخص کسی شخص کی راہ پر اندھیرا دُور کرنے کو چراغ روشن کر دے تو اس شخص کو اِس
چراغ والے کا احسان مند ہونا چاہیئے نہ یہ کہ اُس چراغ کو سلام مجرے کرنے لگے اور سوائے چاند
اور سورج کے بعضے اَور اجرام فلکی کو بھی پُوجتے ہیں جیسے **بُدھ** یعنے عطارد **شکر** یعنے زہرہ
منگل یعنے مریخ **برسپت** یعنے مشتری **سنیچر** یعنے زحل **راہ کیت** یعنے راس ذنب اور ستاروں
کی پُوجا اس لیے کرتے ہیں کہ ستارے ان کی خواہش کے موافق اپنی تاثیرات ظاہر کریں اور اپنی
نحوست اُن سے باز رکھیں اتنا نہیں سمجھتے کہ اول تو ستاروں کی نحوست اور سعادت ثابت
نہیں اور اگر ہو بھی تو ایسی ہو جیسے دوائیوں میں گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا
کرتی ہے اور جب وہ دوا کسی کے استعمال میں آتی ہے اسوقت خدا تعالیٰ اگر اُس سے نفع نقصان ظاہر

کرنا چاہتا ہی تو بموجب اُس استعداد کی گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا کر دیتا ہے سو اِس تاثیر کا پیدا کرنیوالا
اللہ ہی مثلاً کاسنی اور خرفہ میں اللہ تعالیٰ نے سردی کی استعداد رکھی ہی پھر کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت
نہیں کہ اپنی تاثیر بدل سکیں پھر جو کوئی اِن دوائیوں کی خوشامد کرے اور چاہے کہ یہ دوائیں بموجب اُسکے
خواہش کے اپنی تاثیرات ظاہر کریں سو وہ بڑا بیوقوف ہے سو اسی طرح اگر حق تعالیٰ نے برہسپت
یعنی مشتری میں سعادت اور سنیچر یعنے زحل میں نحوست کی استعداد رکھی ہو تو اُنکو کیا طاقت ہے کہ
کسی کی خوشامد اور التجا سے اپنی تاثیر بدل سکیں ستارے بیچارے صرف مجبور اور اللہ کے قابو میں
ہیں اُنمیں جو خاصیتیں اللہ نے رکھی ہیں جیسے سورج میں گرمی اور روشنی اور چاند میں سردی اور روشنی
سو فرشتوں کے وسیلے سے ظاہر ہوتی ہیں اور ستارے اور فرشتے سب اللہ کے قبضۂ قدرت
میں ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ یعنے ستارے سب اللہ کے حکم
میں مسخر ہیں اور فرمایا فَسُبْحٰنَ الَّذِی بِیَدِهٖ مَلَكُوتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُونَ یعنے پاک ہے وہ
ذات کہ اُسی کے ہاتھ میں ہے ملکوت ہر شئے کی اور اُسی کی طرف تم اُلٹے جاؤگے غرض ہندوؤں کے
معبودوں کا بیان کہاں تک کیا جاوے اَدنے سے اعلیٰ تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتے ہیں اور اُنکو
اپنی حاجت روا اور نفع و نقصان دینے والے سمجھتے ہیں ہائے افسوس اصلی مالک کو بھول گئے اور
اُسکے بندوں کو پوجنے لگے بیت نار دوزخ کے ارادے بن گئے + جو کوئی بندوں کے بندے بنگئے
اِس مقام میں ہندوؤں کا یہ سوال ہے کہ اے مسلمانو تم نے جو اِس فصل میں ہمارے دین پر کئی
اعتراض کیے سو یہ سارے اعتراض تمہارے دین پر بھی آتے ہیں اور سوائے خدا کے اَوروں کو
معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع اور نقصان کا مختار سمجھنا تمہارے دین میں بھی ہی ہم اکثر مسلمانوں
کو دیکھتے ہیں کہ کوئی کسی کی قبر کو پوجتا ہے ناک رگڑتا ہے چڑھاوا چڑھاتا ہے حاجات طلب کرتا ہے
کوئی سید سلطان کے نام کا جانور ذبح کرتا ہے کوئی سواہن کا روٹ دیتا ہے کوئی حضرت امام ضامن
کا پیسا بازو پر باندھ کر اُنکو اپنا نگہبان جانتا ہے اور کوئی شیخ حضرت پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹھیرا رکھا ہے
اور اپنی حاجت روائی کے واسطے اُن کی گیارہویں کرتا ہے اور کوئی اُنکی قبر کی طرف مونھ کرکے

ہاتھ باندھ کر گیارہ قدم چلتا ہے اور کہتا ہے یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ یعنی ای شیخ عبد القادر کچھ دو
راہ کے اور کوئی کہتا ہے یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہے یا محی الدین تم بن کون ہے میری
سنتا ہے بو ہر شتاب خبر لے میراں کیوں اتنا چڑلایا ہے اور کوئی کہتا ہے اول محی الدین آخر
ظاہر محی الدین باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر چراغ جلا کر اُن کے سامنے ہاتھ
جوڑ کھڑا ہوتا ہے اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر جھنڈا کھڑا کر کے اسکی تعظیم کرتا ہے اور کوئی حضرت امام
حسینؑ کا تعزیہ بنا کر رزق اور اولاد طلب کرتا ہے اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سے حاجات مانگتا
ہے اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سے مال و زر طلب کرتا ہے اور کوئی پیروں سے نفع کی اُمید اور
نقصان کا خوف رکھکر اُن کی نیاز دیتا ہے جیسے بابا فرید شکر گنج کی کھچڑی شاہ عبد الحق کا توشہ حضرت
علیؓ کا کونڈا حضرت عباس کی حاضری تین کوڑی کی نیاز پیر نصیر کی پیر نبویؐ کا نمک بندگی صاحب کی
قبر کا غلاف اور کوئی حضرت شاہ قمیص کی قبر کو پوجتا ہے اور کوئی حضرت بو علی قلندر کی قبر کی پوجا کرتا ہے
اور کوئی حضرت شیخ صدر الدین مالیری کی قبر کو پوجتا ہے بکری وغیرہ چڑھاتا ہے اور کوئی شاہ عنایت ولی
کے نام پر چراغ جلاتا ہے اور نیاز مانتا ہے اور کوئی کسی کے نام پر مٹھی نکالتا ہے اور کوئی کسی کے حق
میں جب دُعا کرتا ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ اَوروں کے نام ملا دیتا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پنجتن
تجھکو راضی رکھیں اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کریں اور کوئی کہتا ہے اللہ اور
رسول تجھ پر فضل کریں اور کوئی کہتا ہے اللہ و غوث اعظم تیری مراد پوری کریں کوئی اللہ کا نام نہیں لیتا
بلکہ صرف یوں ہی کہہ دیتا ہے کہ پیر صاحب محبوب پاک تجھکو خوش رکھے اور بعضے پیر زادے کہتے ہیں دادا
پیر تجھکو خوش رکھے جد پاک تیری حاجت بر لاوے اور کوئی اللہ کے نام کی طرح بزرگوں کے نام کا وظیفہ
کرتا ہے جیسے کوئی کہتا ہے یا علیؓ۔ کوئی کہتا ہے یا حسین کوئی کہتا ہے یا میراں کوئی کہتا ہے یا بھیکہ
اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ بزرگ ہماری فریاد ہر وقت سنتے ہیں اور ہمارے حال کی خبر رکھتے ہیں اور بعضے
لوگ اپنے پیر کی صورت کا تصور باندھتے ہیں اس عقیدہ سے کہ پیر کو ہمارے حال کی خبر ہے اور کوئی اپنے
بیٹوں کی زندگی پیروں سے مانگتا ہے اور اولاد کے جیتے رہنے کو اُنکا نام پیروں کی طرف نسبت کرتا ہے کوئی اپنی اولاد کا

نام امام بخش رکھتا ہے کوئی پیر بخش کوئی علی بخش کوئی حسن بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی
عبد النبی کوئی عبد الرسول اور کوئی اپنی اولاد کے سر پر کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے
نام کی بدھی ڈالتا ہے جیسے محرم میں لڑکوں کے گلے میں سُرخ ڈورے ڈالتے ہیں سبز کپڑے
ہیں اور کوئی بابا فرید کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے اور کوئی کسی کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے اور کوئی کسی
کے نام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی لڑکوں کی بیماری میں سیتلا کو پوجتا ہے کسی کی عورت میران زین خان
کے نام پر بیٹھک دیتی ہے اور بعضے مرد اور عورت جانوروں کی آواز سے بدشگنی وغیرہ لیتے ہیں اور بعضے
تمھارے ملّاں کتاب میں فال دیکھ کر کسیکو بتلاتے ہیں تجھ پر پیر صاحب خفا ہیں اس واسطے تیرا لڑکا
بیمار ہے کسیکو بتلاتے ہیں تجھ پر سیّد سلطان کی خفگی ہے اس واسطے تجھ پر رزق کی تنگی ہے اُن کی نیاز
دلوا کر اور کسیکو سیاہ پری لال پری کی زحمت یعنے خفگی تبلاتے ہیں اور اُنکی پوجا کرواتے ہیں اور ہم جو اپنے
معبودوں کے نام پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ وغیرہ رکھ لیتے ہیں تم لوگ بھی اپنے پیروں کے نام کی چھڑی
اور جھنڈی کھڑی کرتے ہو اور ہم اپنے معبودوں کی مُورتیں بناکر پوجتے ہیں تم قبروں کی صورتیں بناکر
پوجتے ہو جیسے تعزیہ پیر خانہ چلّہ خانہ چنانچہ لدھیانہ میں ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہی اور
وہاں جاکر سینکڑوں آدمی سجدہ کرتے ہیں چڑھاوا چڑھاتے ہیں روشنی کرتے ہیں اور ہم دیوی کے نام پر
جوت جگاتے ہیں اور تم بڑے پیر کے نام پر چراغ جلاتے ہو اور ہمارے بلدیو کا چبوترہ ہے تمھارے امام کا
چبوترہ ہے اور ہمارا ٹھاکر دوارا ہے تمھارا امام باڑہ ہے اور ہم کشن جی کی عبادت میں گاتے بجاتے ناچتے
کودتے ہیں تم اپنے پیر کے نام پر مجلسیں تیار کرکے ڈھولک سارنگی طبلہ بجوا کر راگ سنتے ہو ناچتے کودتے ہو
اور تمھارے دین کے بڑے بزرگ صوفی اس طور کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہیں اور انمیں وضو کرکے بیٹھتے ہیں
اور بعضے مسلمان قبروں کی تعظیم میں کسبیوں کو بھی نچواتے ہیں اور ہم پر تم نے اعتراض کیا تھا کہ ہندو
کھیل تماشے کو عبادت سمجھتے ہیں دیکھو مجلس اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل اور تماشا ہی
ہے پھر جبکہ یہ سب قباحتیں اور سوائے خدا کے اوروں کو نفع نقصان بخشنے والا سمجھنا تمھارے دین میں
بھی موجود ہے پھر ہم پر تمھارا اعتراض بیجا ہے سو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہماری تمھاری گفتگو دین

ے مقدمہ میں ہے اور ہمارے دین کا اصل قرآن اور حدیث ہے اور تمہارے بید اور شاستر ہیں سو
تمہارے دین کے جن کاموں پر اعتراض کیا ہے سو وہ سب کام تمہارے بید اور شاستر و نیز عا
نہ جھوٹ کہا تو تم ہمارا ہاتھ پکڑ کر کہو کہ یہ بات ہمارے دین میں روا نہیں - اور تم نے جو ہم
رض کیا ہے کہ تمہارے دین میں سوائے خدا کے اوروں کو معبود ٹھیرانا درست ہے اور سوائے
اور بہت سی باتیں جو بے سمجھ مسلمانوں میں رائج ہیں اُنپر تمنے مُنہ بھر کے اعتراض کر لیئے سو یہ
اعتراض ہمارے دین پہ نہیں آسکتے - اِن باتوں میں سے ہمارے دین میں ایک بھی روا نہیں اور یہ
سب باتیں قرآن اور حدیث کے برخلاف ہیں اور ایسی باتوں کو ہمارے دین میں شرک اور بدعت
کہتے ہیں شرک یعنی کسی اور کو اللہ کا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں اور اُن کے اصحاب کیوقت میں نہوا اور لوگ اُسکو دین کا کام سمجھنے لگیں اور ہمارے دین میں
شرک اور بدعت کے برابر اور کوئی گناہ نہیں ہی اور یہ کام بعضے جاہل مُسلمانوں نے تمہارے ہندوؤں
کی صحبت سے اختیار کر لیئے ہیں سو اُنکا کچھ اعتبار نہیں کچھ ہمارے دین میں یہ کام جائز نہیں بلکہ اسر
مخالف حکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور ہمارے دین میں جتنا شرک کی بُرائی کا
ہے اِتنا اور چیز کا نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ
لِمَنْ یَّشَآءُ یعنے اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور سوائے اسکے جسکو چاہے بخشیگا اور اپنے حبیب محمد
مصطفےٰ صلعم کو فرماتا ہی قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یعنی تو کہدے اے محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مَیں اپنی جان کے بھلے بُرے کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی بات
جانا کرتا تو بہت خوبیاں جمع کر لیتا اور مجکو بُرائی کبھی نہ پہنچتی میرا کام یہی ہی کہ عذاب سے ڈراتا ہوں اور بہشت
کی خوشی سُناتا ہوں ایمان والوں کو دیکھو کہ باوجودیکہ حضرت رسول اللہ صلعم کا مرتبہ سارے جہان سے
زیادہ ہی اللہ نے نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان اُنکو بھی نہیں کیا پھر اور کسی سے نفع اور نقصان کی اُمید
خوف رکھنا اور اُسکو غیب دان سمجھکر حاجت طلب کرنا کہاں درست ہوا حدیث شریف میں آیا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ

یعنی جانوروں کی آواز وغیرہ سے شگن لینا شرک ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً یعنے جو کوئی آوے خبر بتانے والے کے پاس یعنے جیسے کاہن اور نجومی اور رمل پھینکنے والے یا فال دیکھنے والے یا برہمن وغیرہ کے پاس پھر پوچھے اس سے کچھ تو نہیں قبول ہوتی اسکی نماز چالیس رات اور حدیث شریف میں ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ یعنے لعنت کرے اللہ اس شخص پر کہ سوا ے خدا کے اور کی تعظیم میں جانور ذبح کرے اور حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ اَحْلَفَ لِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ یعنی جس نے قسم کھائی سوائے خدا کے اور کسی کی پس تحقیق وہ شخص مشرک ہوا اور تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ شِئْتَ یعنی جو اللہ اور تم چاہو وہ ہوگا حضرت نے فرمایا جَعَلْتَنِیْ لِلّٰهِ نِدًّا بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ یعنے ٹھیرایا تو نے مجکو اللہ کا شریک یوں نہیں بلکہ وہی ہوگا جو چاہیگا اللہ اکیلا اس سے معلوم ہوا یوں کہنا کہ اللہ اور رسول تجکو خوش رکھے یا اللہ اور رسول گواہ ہیں اور اللہ اور پیر صاحب تیری حاجت روا کرے درست نہیں اور حدیث شریف میں ہے لِیَسْئَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰی یَسْئَلَ الْمِلْحَ وَیَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ یعنے ہر کسیکو چاہیئے کہ اپنی حاجتیں اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ نمک بھی اللہ ہی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے وہ بھی اللہ ہی سے مانگے غرضکہ سب چھوٹی بڑی حاجات اللہ ہی سے مانگے اور کتاب فوز الکبیر میں لکھا ہے شرک آنست کہ غیر خدا ے را صفات مختصۂ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر از آن کُن فَیَكُوْنُ میشود یا در عالم ذاتی او غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی و منام والہام و مانند آن یا ایجاد شفا سے مریض یا لعنت کردن و ناخوش بودن از وتا بسبب آن رحمت فراخ معیشت و صحیح بدن باشد یعنے شرک وہ ہے کہ اللہ کی خاص صفتوں میں کسی اور کو شریک بناوے یعنی اگر سوا ے اللہ کے کسی اور کے حق میں یہ اعتقاد کرے کہ وہ جو چاہے اسی وقت ہو جائے یا اسکو بغیر حواس جیسے دیکھنے اور سننے وغیرہ کے اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کے علم حاصل ہوتا ہے یا وہ جس شخص پر خفگی یا پھٹکار کرے وہ شخص تنگدست یا بیمار یا اور آفت میں مبتلا ہو جاوے اور جس

یا پر رحمت کرے وہ شخص تندرست یا فراخ گزران ہوجاوے یا وہ کسی بیمار کو شفا بخش دے تو
بندے سے شرک لازم آتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی سے رزق یا
صحت اور عمر درازی کا مانگنا اور اسکی خفگی سے ڈر کر یا اُس سے نفع کی اُمید رکھکر نیاز دینی
اور تفسیر عزیزی میں لکھا ہے ابا ہمسر کنندگان در غیر عبادت پس بسیار اند از انجملہ کسانیکہ در ذکر
را با خدا ہمسر میکنند و نام دیگر آن را مانند نام خدا بطریق التقرب ذکر می نمایند و از انجملہ اند کسانیکہ
ذبح و نذر و قربانیہا با خدا دیگر انرا ہمسر میکنند و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن پسر خود را بندۂ فلان و
عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ است و از انجملہ اند کسانیکہ در دفع بلا دیگران را میخوانند و
ہمچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع می نمایند بالاستقلال نہ آنکہ توسل بآن دیگران نمایند انتہی
مطلب اس کا یہ ہے کہ اللہ کے نام کے مانند اور کے نام کا وظیفہ کرنا اور عبد الرسول اور بندۂ علی۔ اور
عبد النبی اور بندہ حیدر علی علی ہذا القیاس حسین بخش پیر بخش میران بخش پیراں دیا گنگا ہیئیہ سوندھیا
محبوب بخش قلندر بخش بو علی بخش نبوی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش امام بخش سلطان بخش
سلطانی مسانیا وغیرہ اولاد کے نام رکھنے اور سوائے خدا کے اور کے نام پر جانور ذبح کرنا یا نذر منت
ماننی یا بلا کے دُور ہونیکے واسطے کسیکو پکارنا اور نفع و نقصان اُس سے سمجھنا یہ سب کام شرک
کے ہیں اور کسی بزرگ کا وسیلہ پکڑنا جیسے یوں کہنا یا الٰہی میں حضرت فلانے کا وسیلہ پکڑ کر
تجھ سے مانگتا ہوں یہ تو میری فلانی مشکل آسان کرے درست ہے اور در مختار میں لکھا ہے
مَا یفعلون من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ
اثمان یعنی علماء اور بزرگوں کے سامنے زمین بوسی کرنی حرام ہے اور کرنے والا اور اسپر راضی
ہونے والا دونوں گنہگار ہیں اور حضرت قاضی ثناء اللہ رح کتاب ارشاد الطالبین میں لکھتے
ہیں چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز
نیست اگر گوید الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا کن مضائقہ ندارد یعنی یوں کہنا یا
شیخ عبد القادر یا ترک پانی پتی جائز نہیں اور وسیلہ بزرگوں کا پکڑ کے اللہ سے مانگنا درست ہے

بہتر نام عبداللہ یا عبدالرحمن عبد الرحیم محمد احمد اسمٰعیل، موسیٰ ابراہیم حسن و حسین وغیرہ اور اولاد کے نام

غرض ہمارے دین میں سوائے اللہ کے اور کو معبود ٹھیرانا اور حاجت روا و نفع و نقصان کا مالک سمجھنا درست
نہیں ہے بلکہ شرک ہے اور یہ جو تم نے کہا کہ صوفی لوگ کھیل اور تماشے کی مجلس کو عبادت سمجھتے ہیں سو اس کا
جواب یہ ہے کہ صوفی بننا بہت مشکل ہے اور ہمارے دین میں صوفی اسکو کہتے ہیں کہ اپنے نفس کی خواہش
کو چھوڑ کر بالکل شریعت کا تابع ہو اور ریاضت اور مجاہدت سے اپنے دلکو صاف کرے اور یہ لوگ جو اب
طبلہ و سارنگی وغیرہ سنتے ہیں سو بے سمجھے اور غفلت کے سبب سے ایسی مجلسوں میں آتے جاتے ہیں سچے صوفی
وے ہیں جن کے بعضے اخلاق چوتھی فصل میں بیان ہوئے اور صوفیوں کے نزدیک ایک دم بھی خدا کی
یاد سے غافل ہونا درست نہیں پھر کھیل تماشے کا تو ذکر کیا ہے ہمارے دین میں کھیل تماشا بہت منع ہے جیسے فرمایا
اللہ صاحب نے سورہ انعام میں وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یعنے
چھوڑ دے انکو جنھوں نے ٹھیرایا طریق اپنا کھیل اور تماشا اور بھلا دیا انکو دنیا کی زندگی نے اور سورہ
لقمان میں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یعنی اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ خریدتے ہیں کھیل کی باتوں کو تا بچلاویں
اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھیراویں اسکو ہنسی وے جو ہیں انکو ذلت کا عذاب ہے۔ قرآن کے مفسر
لکھتے ہیں کہ یہ آیت راگ باجے کی مذمت میں نازل ہوئی ہے اور مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے وامرنی بمحق المعازف والمزامیر یعنے حکم کیا مجکو میرے رب نے واسطے مٹانے
معازف اور مزامیر کے معازف اُن باجوں کا نام ہے جو ہاتھ سے بجائے جاویں اور مزامیر وہ
جو منہ سے بجائے جاویں۔ اور ہمارے دین کے چار امام مجتہد فقہ کے بڑے مشہور ہیں حضرت امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام شافعی حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ
اللہ سو ان چاروں کے نزدیک باجوں کے ساتھ راگ سننا حرام ہے ہاں اتنا جائز ہے کہ کبھی
عید کے دن یا بیاہ وغیرہ میں کوئی دائرہ بجائے یا کوئی غزل وغیرہ جس میں فقط مضمون خوشی
کا یا بہادروں کی بہادری کا بیان ہو گائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ اسقدر میں کچھ غفلت نہیں
حاصل ہوتی اور اس بات پر دوام اور استمرار درست نہیں ہے کہ موجب غفلت ہوتا ہے۔ اور

سے صوفیوں کے اِس زمانہ میں چار طریق بڑے مشہور ہیں قادری۔ سہروردی نقشبندی چشتی سو

وں طریقوں میں سے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رح کہ قادری طریق

ہیں اُنھوں نے کبھی ایسی مجلس نہیں کی بلکہ کتاب غنیۃ الطالبین کہ اُنکی تصنیف ہے اُس میں

یوں فرمایا ہے ھذا اذا کان خالیًا عن المنکر فان حضرہ منکر کالطبل والمزمار والعود

والرباب والمعازف والطنابیر والشین والشابۃ والجعفران الذی یلعب بہ الترک لا

ھناک لان کل ذلک محرم یعنے جب جائز ہے کہ گناہ سے خالی ہو سو اگر حاضر ہو اُس میں

کوئی گناہ کی بات جیسے طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبورے اور

شین اور شابۃ اور جعفران جس سے ترک لوگ بازی لیجاتے ہیں سو نہ بیٹھے اُس جگہ کیونکہ یہ سب حرام

ہیں اور حضرت شہاب الدین سہروردی طریق کے امام ہیں اُن سے بھی اس طرح کی مجلس ثابت

نہیں ہوئی بلکہ اُنکے خاص مرید حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نے کتاب گلستان میں لکھا ہے

کہ میں اول بسبب ہوا و ہوس جوانی کے راگ سُنا کرتا تھا پھر میں نے توبہ کی اب دیکھو کہ توبہ گناہ سے

ہوتی ہے نہ عبادت سے اور نقشبندی طریق کا تو حال ظاہر ہے کہ انکو راگ پر سخت انکار ہے باقی رہا

چشتی طریق سو اس طریق کے پیشواؤں نے بھی باجے کے ساتھ راگ نہیں سُنا اور جو کوئی شخص کوئی

روایت اُنکے سننے کی بیان کرے سو محض غلط اور بے اصل اور افترا ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ بعضے بزرگون

نے خلوت میں بیٹھکر اپنے مریدوں کی زبان سے کبھی کبھی ایسا راگ سنا ہے جس میں اللہ اور رسول

کی تعریف یا ایسا مضمون ہو کہ جسکو سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور کہ اُس میں

کوئی کام کھیل یا تماشے کا ہو اور طبلہ سارنگی وغیرہ کا تو کیا ذکر ہے سو اس طرح کا راگ بھی سب نے

نہیں سنا بعضوں نے سُنا ہے اور بعضے اسپر بھی انکار کرتے رہے چنانچہ منقول ہے کہ حضرت

نظام الدین اولیا کبھی کبھی راگ سُنا کرتے تھے۔ اور حضرت نصیر الدین اولیا چراغ دہلی اُنکے خلیفہ

راگ سننے سے منکر تھے ایک شخص نے حضرت نصیر الدین رح سے کہا کہ تیرا پیر راگ سُنا کرتا ہے تو کیوں

نہیں سنتا اُنھوں نے فرمایا کہ جو پیر کوئی کام برخلاف شرع کے کرے تو مرید کو اُس امر میں پیر کی

[illegible]

متابعت کرنی نہ چاہیے اُس شخص نے اس بات کو حضرت نظام الدین صاحب سے کہدیا آپ نے
فرمایا کہ نصیر الدین سچ کہتا ہے یعنے یہ بات حق ہے کہ پیر کی متابعت اُس کام میں کہ برخلاف شرع
ہے درست نہیں اور روایت ہے کہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم شامی حضرت نظام الدین
صاحب پر بسبب سننے راگ کے انکار کرتے تھے جب جناب قاضی صاحب مرض موت میں بیمار ہوئے
حضرت نظام الدین صاحب اُنکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے اور موافق قانون شرعی کے اجازت چاہی
قاضی صاحب نے فرمایا کہ اب میرا وقت اخیر ہے میں اپنے اللہ سے ملتا ہوں میں گوارا نہیں کرتا کہ اس
وقت بدعتی میرے سامنے آوے جناب حضرت نظام الدین نے فرمایا کہ قاضی صاحب سے کہو کہ بدعتی بدعت
سے توبہ کرکے آیا ہے جب قاضی صاحب نے یہ بات سُنی اُسی وقت اپنا عمامہ دیا اور کہا حضرت نظام الدین صاحب
کے قدموں کے نیچے اسکو بچھا دو اور عرض کرو کہ اسپر تشریف رکھکر اندر تشریف لاویں یہ بدعت کہ ولی ہیں
ان میں اتنا ہی قصور تھا یعنے راگ سننا کہتے ہیں کہ حضرت نظام الدین صاحب نے اُس عمامہ کو ادب سے اُٹھایا
اور سر پر رکھ لیا اور اندر گئے جب باہر آئے قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئے اور جب تک قاضی صاحب مدفون
نہوئے حضرت نظام الدین صاحب کے آنسو بند نہوئے تھے اور اس طرح کا راگ بھی ان بعضے بزرگون
نے ان شرطوں سے سنا ہے کہ اُس مجلس میں کوئی آدمی جوان اور عورت لڑکا خوبصورت نہ ہوا اور وہ
راگ کی مزدوری لینے والا نہ ہوا اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہ ہوا اور اُس میں کسی زندہ معشوق کی
تعریف نہو اور اُسکے ساتھ سارنگی ڈھولک طنبور ستار نفیری وغیرہ نہو اور اُس دم نماز کا وقت نہو
اور اُس مجلس میں کوئی مرید کچا نہو دیکھو ایسے بندوبست میں کھیل اور تماشا کہاں رہا اور باوجود اس کے
اس راگ کو ان بزرگوں نے مستحسن نہیں جانا اور جب کسی عالم دیندار نے اُنپر انکار کیا اُنھوں نے اپنی
خطا ظاہر کردی ہے برخلاف تمہارے بڑوں کے کہ جنکا شعار کھیل اور تماشا اور فسق فجور تھا چنانچہ پیچھے
بیان ہو چکا **سوال ہندوان** اس بیان پر اگر کوئی ہندو ہم پر اعتراض کرے کہ بس تمہاری تقریر
سے معلوم ہوا کہ تمہارے بزرگوں میں کچھ بھی طاقت نہیں ہے اور وے محض عاجز تھے کہ جنسے کسیکو نہ کچھ
فائدہ پہنچے نہ نقصان اور ہمارے بزرگ بڑے شکتمان یعنی قوت والے تھے کہ جن سے لوگ اپنی حاجات

اور مراد کو پاتے ہیں سو اُسکا جواب یہ ہی کہ ہماری تقریر سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ ہمارے بزرگوں میں کچھ
نہیں ہی بلکہ یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ وے اللہ کے شریک نہیں ہیں اور اللہ کے آگے عاجز ہیں
ے ہمارے آگے عاجز نہیں ہیں اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ
فع و نقصان پہنچانیکا مالک ہو سو یہ بات تو خاصہ اللہ ہی کا ہے اور کسیکی یہ شان نہیں ہے
نہ ولی کی دوسرا یہ کہ ولی اللہ کی جناب میں کسی کے واسطے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ اُنکی دعا
ں کرے سو اس طرح کا نفع ہمارے بزرگوں سے ہزاروں کو پہنچا ہے اور بعضے ظالموں سرکشوں
کو اُنکی بددعا سے نقصان بھی پہنچا ہے اور اسی واسطے ہمارے سب علماء کے نزدیک یہ درست
ہے کہ کوئی شخص زندہ بزرگ سے کہے کہ اے فلانے میرے واسطے اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ میری
فلانی مراد پوری کرے یوں نہ کہے کہ تو میری حاجت روا کر بلکہ بعضے مشائخ صوفیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی
مرے ہوئے بزرگ کی قبر کے پاس جاکر اُس سے کہے کہ اے بزرگ تم میرے واسطے اللہ کی جناب میں دعا
کرو تو بھی درست ہی ہاں اتنا ہے کہ کوسوں اور منزلوں سے کسی بزرگ کو نہ پکارے کیونکہ ہر وقت میں
ہر چیز کی خبر سوائے اللہ کے ہر کسیکو نہیں ہوتی اور بعضے ہمارے بزرگوں کو بعض اوقات میں اللہ کے بتلانے
سے دور دور کی خبر بھی ہو گئی ہے چنانچہ پہلے باب کی چوتھی فصل میں ظاہر ہے اب جو ہمارے بزرگوں سے خدا
کی خلقت کو فیض پہنچا ہے ذرا کان دہر کر سنو اول سب بزرگوں سے بڑے بزرگ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں سو اُنکا فیض ایسا پہنچا ہے کہ اُس وقت سے قیامت تلک جتنے مسلمان مرد و عورت ہیں سب حضرت
کے طفیل سے اور اُنھیں کی ہدایت سے دوزخ سے بچے اور بہشتی ہوئے اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ پیر اور
جمعرات کو مسلمانوں کے اعمال فرشتے حضرت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں حضرت اچھے اعمال کو ایسے دفتر
میں لکھوا دیتے ہیں کہ کبھی نہ مٹیں اور بُرے اعمال سنکر مسلمانوں کے واسطے اللہ سے بخشش مانگتے ہیں دیکھو
یہ فیض ابتک جاری ہے اور قیامت کے دن حضرت کی شفاعت سے گنہگار بخشے جاوینگے بعضے بدون
عذاب کے اور بعضے دوزخ سے نکالے جاوینگے اور حضرت سے جتنا کچھ فیض خلقت کو پہنچا ہے اُس سارے
کا بیان ہزار کتابوں میں نہ آسکے پر دیدۂ انصاف بین چاہئے اسیواسطے خدائے پاک نے فرمایا ہے

۷۰

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے تمکو سارے جہان کے لئے رحمت بھیجا ہے اور حضرت کے سوائے جتنے انبیا علیہم السلام ہیں اُن سے بھی ایسطرح کے فیض خلق کو پہنچے اور انبیار سے پیچھے اولیار ہیں اُن سے بھی بہت چشمے فیض کے جاری ہوئے ہیں خ اِس اُمت مرحومہ کے اولیا جیسے حضرت کے اہل بیت اور اصحاب اور تابعین جن سے دین خو میں پھیلا اور اُن سے اُترکر امام جیسے حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاری اور حضرت مسلم اور حضرت ترمذی اور حضرت نسائی اور حضرت ابن ماجہ اور حضرت ابو داؤد وغیرہم کہ حدیث کے امام ہیں۔ اور حضرت ابو حنیفہؒ اور حضرت شافعیؒ اور حضرت احمد بن حنبلؒ اور حضرت مالک اور حضرت ابو یوسف اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت سفیان اور حضرت زفر وغیرہم کہ فقہ کے امام ہیں۔ اور حضرت ابو الحسن اشعری اور حضرت ابو المنصور ماتریدی وغیرہما کہ عقائد کے امام ہیں اور حضرت حسن بصری اور حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت مودود چشتی اور حضرت امام غزالی اور حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی وغیرہم کہ علم سلوک و تصوف اور معارف کے امام ہیں اور سوائے انکے اور بہت امام ہیں یہاں بعضے مشاہیر کا نام لکھا گیا ہے۔ سو ان لوگوں نے خوب خوض اور فکر کرکے قرآن اور حدیث کے معنے سمجھے اور اُسی سے مسئلے دین کے نکالے اور لوگوں کو پہنچائے برخلاف تمھارے بزرگوں کے کہ کسی نے کسی سے دغابازی کرکے اُنکی سلطنت چھین لی اور کسی نے لکھا آدمیوں کو بے گناہ قتل کر دیا۔ کسی نے کیسی کی جورو سے زنا کیا کسی نے کیسی کی ناک کاٹ دی کسی نے کسی سے بدخلقی کی چنانچہ تھوڑا سا بیان اُس کا دوسری اور چوتھی فصل میں ہوا ہے اور یہ جو تم نے کہا کہ ہمارے بزرگ بڑے شکت مان یعنی قوت والے تھے جن سے لوگ اپنی مرادوں کو مانگتے اور حاصل کرتے ہیں سو وہی تمھارے شکت مان کہ سارے دیوتے ایک جلندہر دیت کی لڑائی میں کہ بقول تمھارے اُنھیں کا بنایا ہوا تھا عاجز ہوگئے اور اُسی سے جلندھر نے لڑکپن میں برہما کی ڈاڑھی پکڑکر اُسکو رلایا اور رہا دیو اپنے غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش کرنے لگا نہ پایا اور برہما اور بشن ایک آلت کو ناپنے لگے انتہا نہ پا سکے یہ سب حال تھوڑا سا مذکور ہو چکا ہے اور سوائے اسکے

…رت وغیرہ اپنی تاریخوں سے دریافت کرو کہ تمھارے بڑے کیسے عاجز تھے سچ تو یہ ہے کہ پرے
وور رکھنا او عجز و احتیاج سے پاک ہونا اللہ ہی کی شان ہے اور کسیکی شان نہیں سو مستحق
پرستش کا بھی اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں اسی واسطے ہمارے دین کا خلاصہ اعتقاد یہی
لَہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے اللہ کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ
ے بھیجے ہوئے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کے پیغام پہنچا دیں اور یہ جو بعضے جاہل اللہ کو چھوڑ کر اور
کسی سے حاجت مانگتے اور مراد کو پہنچ جاتے ہیں سو اس کا یہ سبب ہے کہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے
کوئی کسی سے کچھ مانگے اللہ دینے لگتا ہے تو اسکو بہر صورت دیدیتا ہے جیسے چھوٹا لڑکا دائی سے ہل
جاتا ہے اور ماں باپ کو بھول جاتا ہے جب اسکو کوئی چیز درکار ہوتی ہے تو دائی سے مانگتا ہے باپ
جانتا ہے کہ دائی غریب اسکو کیا دیگی وہ آپ وہ چیز اسکو دے دیتا ہے اور لڑکا نادان یہ سمجھتا ہے
کہ یہ چیز مجکو دائی نے دی ہے اسیطرح جب کوئی شخص اللہ کے سوا کسی اور سے مانگتا ہے اور اللہ
اسکو دیدیتا ہے وہ نادان جانتا ہے کہ مجکو اسی شخص نے دی جس سے میں نے مانگی تھی پس
اس اعتقاد سے اس کا شرک زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور دوزخ کے عذاب میں پھنستا ہے۔

سوال اس مقام میں بعضے ہندو جینی اور سراوگی کہلاتے ہیں کہا کرتے ہیں کہ ہم لوگ مشرک
نہیں ہیں اور ہم سوائے خدا کے اور کو سزاوار پرستش کا نہیں جانتے نہ ہم کشن بشن کو مانیں مہادیو
کو نہ دیوی کو نہ گنگا جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو سو اس کا جواب یہ ہے کہ تمھارے نزدیک خدا دو طرح پہ ہے
ایک نرگن پرمیشر جسکی کچھ صفت ہی نہیں اور تم اسکو محض معطل جانتے ہو دوسرا سارکا پرمیشر کہ
بقول تمھارے ان آدمیوں میں سے کوئی شخص بسبب شائستہ کرداری کے غیب دان بن جاتا
ہے اور ایسے پرمیشر تمھارے نزدیک چوبیس آدمی ہوئے ہیں کہ پہلا انکا آدھ ناتھ اور پچھلا
اُن کا مہاویر ہے بھلا جنکے نزدیک پچیس پرمیشر یعنے ایک نرگن پرمیشر اور چوبیس ساکار پرمیشر
ہوں اُس سے زیادہ کون مشرک ہے۔ **حکایت** اتفاقاً ایک دفعہ بلدۂ لاہور میں ایک مسافر
ذی عزت صاحب حکمت ساکن شاہجہان آباد سے ملاقات ہوئی کہ وے ظاہر میں سراوگی تھے

۷۳

بلدہ لاہور میں ایک مسافر ذی عزت صاحب مکنت ساکن شاہجہان آباد سے ملاقات ہوئی کہ مجھے ظاہر میں
سراوگی تھے اور میں اُن دنوں میں اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا تقریباً میں نے اُن سے پوچھا کہ لالہ جی میں حیران
ہوں اسباب میں کہ دنیا میں جتنے دین ہیں ہر کوئی اپنے دین کو حق اور موجبِ نجات کا جانتا ہے اور دوسرے
کو گمراہ اور جہنمی سمجھتا ہے اور ان سارے ہی دینوں کا سچ پر ہونا ممکن ہی نہیں آخر سب میں ایک دین
ہے اور دوسرے سب کہ اُسکے مخالف ہیں سب جھوٹے اور گمراہ ہیں کیونکہ حق کے مقابل میں باطل تو
ہوتا ہے اَب مَیں یہ پوچھتا ہوں کہ سارے دینوں میں سے کَون سچا ہے فرمانے لگے کہ سب دینوں
میں سے سچا دین وہ ہے جس میں شرک نہیں ہے مجھے یہ بات بہت ہی پسند آئی اور مَیں نے
کہا شرک تو دینِ مسلمانی میں نہیں ہے بولے کہ اِسی طرح ہے پھر مَیں نے کہا کہ ہم لوگ اَب کیا
کریں اپنے دینِ موروثی کو چھوڑ دیں کہنے لگے کہ جو جو کام سب دینوں میں منع ہے جیسے زنا
اور چوری وغیرہ اِن کاموں کو چھوڑ دینا چاہیئے تا کہ سب دینوں پر عمل ہو جاوے میں نے کہا
عباداتِ فریضہ کس طرح ادا کریں جیسے نماز کہ مسلمانوں کی فرض ہے اور ہندوؤں کی منع
ایسے اُمور میں کیا کیا جاوے کہنے لگے اِس بات کو جرأت چاہیئے اس بات سے مَیں پا گیا کہ یہ صاحب
دل سے مسلمان ہے تب مَیں نے کہا کہ لالہ جی اپنا حال میں آپ سے مخفی رکھتا ہوں اور آپ
مجھ سے مخفی رکھتے ہو اور حقیقت میں جو ہے سو ہے بولے کہ ہے تو اسی طرح یہ بات سنتے ہی
میں نہایت خوش ہوا اور طرفین سے احوال پرسی ہونے لگی مَیں نے اپنا اور اپنے دوستوں کا
احوال ظاہر کیا اُنہوں نے کہا میں بہت مدت سے پردہ میں مشرف باسلام ہوں اور نماز پنجگانہ ادا
کرتا ہوں مگر نفس کی شامت سے حجابِ ظاہری دور نہیں کیا۔ چنانچہ مجھ میں اور اُن میں رابطہ دوستی
کا محکم ہوا اور وہ بزرگ اَب تک پردے میں مشرف باسلام ہیں اور نام اُن کا عبداللہ ہے حق تعالیٰ
اُن کو اسلامِ ظاہری عطا کرے اور دونوں جہان میں خوش رکھے **فائدہ** بعضے ہندو نانک پنتھی
یہ گمان رکھتے ہیں کہ ہم شرک سے خالی ہیں اور ہمارے بابا نانک اور دوسرے گوروؤں
نے شرک نہیں کیا اور بابا نانک کے کلام میں توحید کا مضمون بہت ہے سو اس کا جواب

ہے کہ اگر بقول تمھارے بابا نانک نے شرک نہیں کیا لیکن مشرکوں سے بیزار ہوکر
کیوں نہ ہوگیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم کیوں نہ مانا اور شرک سے بچا بھی اسلئے
کہ جب قبول ہوتا ہو کہ اللہ کے رسول کی متابعت کرے اور اگر یہ کہو کہ بابا نانک نے
اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور حضرت کی تعریف اپنی تصنیفات میں کری ہے جیسے کہا ہے کہ

घामू सुभिर उरा उम्म जा घी — بھگت آجائیں (عبادت ضائع)

بدون متابعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عبادت ضائع ہے اور یہ بھی کہا ہے پہلا نام خدا

भगाहड लाम दुर्री — وا دوجا نام رسول تیجا کلمہ پڑھ سے نانکا جو درگہ پویں قبول (تاکہ درگاہ میں قبول ہوں)

गहराद ताला भग जदा उीर ठङमाय लु रुच्या लउासरै

मगांज्य वैर घटड — سو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ بات حقیقت میں

بابا نانک نے کہی ہو تو تم کہ بابا نانک کے چیلے ہو اپنے گرو کا حکم مانو جلد کلمہ شریف اعتقاد سے پڑھو مسلمان
بن جاؤ تاکہ درگاہ میں قبول پڑو اور تمھارے اور تمھارے گرو گوبند سنگھ نے ظاہر شرک کیا کہ بت پرستی
یعنے نینا دیوی کی پوجا کری اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کرے اور ہوم کیا اور ایک اپنے سکھ یعنے چیلے
کا سر کاٹ کر دیوی کی بھی یعنے قربانی کری اور ہوم میں جلا دیا اور اس نے دیوی کی مناجات میں یوں کہا ہے
کشن بشن کب ہونہ دھیاؤں جو عمل چاہوں تم سے پاؤں اس کلام سے صریح شرک معلوم ہوتا ہے کہ دیوی
کو اللہ کا شریک بنا دیا اور تمھاری دس گرنتھی پوتھی میں لکھا ہے ۵ پرتھمی بھگوتی سمرکے گرو نانک لیے
دھیائے ◆ یعنی اول دیوی کو پوج کے گرو نانک نے اس سے مدد مانگی انگد گورو امرداس رام داسی
ہوئے سہائے ◆ یعنی دیوی انگد اور امرداس اور رام داس کی مددگار ہوئی یہ سمرو ارجن ہرگوبند
سمرو سری ہرراے ◆ یعنی اے لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہرراے کا نام جپو ◆ سری ہرکرشن جی دھیائی
جس ڈٹھے سب دکھ جائے ◆ یعنے ہرکرشن کو یاد کر کے مدد چاہیئے جس کے دیکھنے سے سب دکھ جاتا
ہے ◆ تیغ بہادر سمرتے گھر نو ندہ آوے ◆ یعنے تیغ بہادر کا نام جپنا چاہیئے تاکہ گھر میں نعمت آوے
دوڑ کر ◆ جی سب تھائیں ہوئے سہائے ◆ یعنے اے ممدوح تمام جگہ مدد کیجیو

सिघमउगे नीगम भगवडबु लालरटउपाप भगुपानि
गउवटाव भभवव मग भरा मग भरा मेगेटी मगाएखामि
ेन्न गतल गवर्गगैघिव भि म्वी गव गण्टि। म्वी रवरि
लनी ाप भ्ना म्वो रो नमडिरेमे उरखताउवउे वी
नग हिग मभठ घघगलालप भटे पोपिु जीमउघबुवि
वरी मगी एाव

دیکھو یہ کلمے صریح شرک کے بھرے ہوئے ہیں اور تمہارے مذہب کے پنڈت لوگ بدعتی فرقے جانتے ہیں
اور تمہاری تواریخوں میں جن کو جنم ساکھی کہتے ہیں ایسی باتیں دور از عقل ہیں کہ تمہارے مذہب کے
بطلان پر صریح دلالت کرتی ہیں مگر غور سے بہ نظرِ انصاف و تحقیق دیکھنا چاہیئے اللہ سب ہندوؤں کو ہدایت
کرے آمین یا رب العالمین

فصل ساتویں مذہبوں کے اختلاف میں

ہمارے دین
اسلام کے تہتر فرقے مشہور ہیں کچھ مسائل قیاسی اُن سب فرقوں کے آپس میں مختلف ہیں مگر اصل الاصول
اعتقادیات میں اور اکثر مسائل کلیہ میں سب فریق کو اتفاق ہے اختلاف نہیں مثلاً اللہ
تعالیٰ کا خالق اور مالک اور وحدہٗ لاشریک اور جامع جمیع صفات کمال اور سب نقصانوں کی
صفتوں سے پاک ہونا اور سوائے اللہ کے اوروں کی عبادت کو کفر سمجھنا اور سب پیغمبروں کو اللہ کے
بھیجے ہوئے برحق جاننا اور سب فرشتوں کو برحق جاننا اور جتنی کتابیں اللہ نے پیغمبروں پر اُتاری
ہیں سب کو برحق سمجھنا اور قیامت کے دن حساب ہونے کو اور بہشت اور دوزخ کو سچ
جاننا اور مسلمانوں کا ہمیشہ بہشت میں رہنا اور کافروں کو بہشت سے بے
نصیب ہونا اور دوزخ میں جلنا اور سترہ رکعت نماز کا دن اور رات کے پانچ وقت
میں فرض ہونا اور ایک مہینے کے روزے ایک برس میں فرض ہونے۔ اور
کعبے کا حج اور مالِ زکوٰۃ صاحبِ توفیق پر فرض ہونا اور ماں باپ کی خاطر اور اطاعت
اور کنبے کے لوگوں اور ہمسایوں سے مروّت کرنی اور خدا کی رحمت کی اُمید۔

کمنی اور اسکے عذاب کا خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب آسمانی اور انبیاء اور ملائکہ کا ادب کرنا اور
ور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرام خوری اور شراب خوری اور جوئے بازی اور حسد اور غیبت اور
تبر اور رعونت وغیرہ گناہ ظاہر اور باطن کے کو برا سمجھنا ان باتوں پر سارے ہی فرقے اسلام کے
سان ہیں کسی کو کچھ اختلاف اور انکار نہیں اور بعضے مسائل فروع اور جزئیات میں کچھ اختلاف
اور سبب اِس اختلاف کا کچھ یہ نہیں ہی کہ اللہ اور رسول کے کلام سے مختلف ہیں اللہ
ل کے کلام میں تو ایک ذرہ بھر اختلاف نہیں ہے بلکہ بعضی آیات اور حدیثوں کے معنے کسی کے
سمجھ میں کسی طرح آئے اور کسی کی دانست میں کسی طرح یا کسی حدیث کے راوی کو کچھ سہو ہو گیا اُس نے
غلطی سے دوسرے طور پہ بیان کر دیا اور صاحبِ مذہب نے اُسکو حدیث معتبر جان کر اُس پر عمل کیا
سوائے اِسکے اور بھی کئی سبب اختلاف کے ہیں جن سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ اور رسول کے
کلام میں کچھ اختلاف نہیں اسپر بھی سارے ہی فرقے متفق ہیں کہ اللہ اور رسول کے کلام میں کچھ اختلاف
نہیں اور بلکہ یہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہی پھر اِس اختلاف میں ہم سب کو حق پر نہیں جانتے بلکہ یوں جانتے
ہیں کہ اِن سب میں ایک فرقہ حق پر ہے اور حق والے وہ لوگ ہیں کہ حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی سنت
یعنے چال وچلن جن میں موجود ہے اور حضرت کے حکم اور چال وچلن سے کمی بیشی نہیں کرتے اِسی واسطے
اُس فرقہ کا نام اہلِ سنت ٹھیرا ہے اور ہندوؤں کے دین میں فرقے تو بیشمار ہیں چنانچہ کئی سو مذہب
ہندوؤں کا ہی لیکن اِن میں بڑے مذاہب چھ شاستر ہیں اور ان چھ شاستروں کے اصل الاصول اور
بڑے بڑے اور کھلے کھلے مسائل میں بڑا اختلاف ہے لیکن باوجود اتنے اختلاف کے ہندو اِن چھوں
شاستروں کو ست یعنے برحق مانتے ہیں اور یہ بات عقل کے نزدیک نہایت ہی محال ہے کہ باوجود اِس
اختلاف کے سب برحق ہوں اور کوئی خطا پر نہ ہو چنانچہ تھوڑا سا بیان اِسکا اِسی باب کی پانچویں فصل میں
ہو لیا ہی اب صرف اُن شاستروں کے نام اور بعضے اصول مسائلِ اختلافی بیان کرتا ہوں پہلا بیدانت
شاستر نکالا ہوا بیاس کا اور اِس شاستر والے لوگ بیدانتی کہلاتے ہیں اُنکے نزدیک سوائے خدا کے کوئی چیز موجود
نہیں ہی اور تمام مخلوقات کو خیال و خواب جانتے ہیں جب برمیسیے خدا میں مایا کی جنبش ہوئی تب وہ ایشر کہلایا گیا اور

ایشر تین قسم ہوا رج گن کے پیوند سے برہما ہوا اور ست گن کے پیوند سے بشن ہوا اور تم گن کے پیوند سے
شب یعنی مہادیو پیدا ہوا برہما پیدا کرنے والا بشن پالنے والا شب فنا کرنے والا غرض بقول ان کے
سب امورات دنیا کے انہیں تینوں سے علاقہ رکھتے ہیں اور برمھ یعنے خدا محض معطل ہے اور یہ تینوں
بھی حقیقت آپ برمھ ہیں مایا کی جہت سے ایشر کہلاتے ہیں اور جب کہ برمھ کو ابدیا یعنے بیدانشی
ہوا تب وہ جیو یعنے جاندار کہلایا یعنے یہ سارے جاندار آپ برمھ ہیں ابدیا یعنی بیدانشی کے سبب اپنے آپ
کو جیو جانتے ہیں اُن کے نزدیک برمھ یعنی خدا اور ایشر یعنے برہما بشن اور شب جیو یعنے جاندار یہ سب
ایک ہی وجود ہے اور ابدیا کو اگیان بھی کہتے ہیں سو اگیان اُن کے نزدیک دو قوت رکھتا ہے ایک
بچھیپ شکت یعنے پیدا کرنے کی قوت یعنے جسکے سبب جاندار پیدا ہوا ہے دوسری اُورن شکت یعنی
عقل کے دبا لینے کی قوت اور مکت اُن کے نزدیک یہ ہے کہ بیدانشی دُور ہو جاوے اور جو کہ بسبب اگیان
کے اپنے آپ کو جیو سمجھ رہا ہے اپنے تئیں برمھ یعنے خدا سمجھ لے تاکہ جینے اور مرنے سے چھوٹ جاوے اور ابدیا
کے حق میں بیدانتی دو مذہب رکھتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ ابدیا ایک ہے اُنکے نزدیک تو مکت کسی کو حاصل
نہیں ہوئی ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ ابدیا بہت ہیں اُنکے نزدیک بہتیروں کو مکت حاصل ہو چکی ہی کیونکہ مکت اُن
کے نزدیک حاصل ہونا گیان یعنے دانش کا ہی جس کسی کا اگیان یعنے بیدانشی دُور ہوا اُسکو گیان حاصل ہوا اور
اُس نے آپ کو خدا سمجھ لیا اُسکی مکت ہوگئی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگیان کے تین گن یعنے صفت ہیں رج جس سے
خواہش اور غم اور خوشی حاصل ہو ست جس سے عقل اور خوش حالی اور آسودگی حاصل ہو تم جس سے غصہ اور جہالت
اور تن آسانی حاصل ہو اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ تینوں گن برمھ یعنی خدا سے پیوند پاتے ہیں اور قیامت
کے باب میں جو انکا مذہب ہے سو پانچویں فصل میں بیان ہو چکا ہے دوسرا میمانسا شاستر ہے انکا لاہو
جیمن رکھا ہے اور اُس کے شاگردوں کا نام جن کے نام یہ ہیں مرلری مصر کماریل بہت پربھاکر اور اُس
شاستر والوں کو میمانسک کہتے ہیں اُن کے مذہب میں حق تعالی کو خالق نہیں جانتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ جو رنج و راحت اور اقبال اور ادبار اور خوشی اور غم وغیرہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے کرم یعنے عملوں سے ہے اور جیسے
کہ بیدانتی تینوں ایشروں کو نائب اور مظہر خدا جانتے ہیں میمانسک اِس بات کو نہیں مانتے لو

جیسا کہ ... کے پیچھے ... ابدیا یعنی ... اور بشن کا ... ناقص ... دیکھو ...

۱۲ مادہ یعنی ... معنی علم اور ابدیا بمعنی لاعلمی اور اگیان بمعنی نادانی ... علم اور ... بمعنی ۱۲ ... بچھیپ شکت ... فارسی ... و دیکھو ...

کہتے ہیں کہ انہیں آدمیوں میں سے کبھی کوئی برہما ہوجاتا ہے اور کوئی شیب اور جہان کا ابتدا اور انتہا نہیں
مانتے اور پہاڑوں اور دریاؤں کو ابدی جانتے ہیں اور جسموں کا مرکب ہونا اجزائے صغار سے جانتے ہیں
لا یتجزیٰ سے منکر ہیں اور مکت کا وسیلہ اُنکے نزدیک گیان اور کرم دونوں ہیں اور آدمی کو اپنے
کا مختار جانتے ہیں اور پدارتھ اُن کے نزدیک دس ہیں۔ چنانچہ پدارتھ کا ذکر نیائے شاستر کے
میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **تیسرا نیائے شاستر** نکالا ہوا گوتم رکھ کا اور اُس شاستر
میں اکثر بیان ہے حکمت فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضے ہندو اس شاستر کو بید کا انگ یعنی
عضو نہیں جانتے یعنے بید سے باہر جانتے ہیں لیکن تب بھی اُن کے نزدیک یہ شاستر مردود نہیں ہے
اور جو لوگ اس شاستر کے واقف اور پڑھنے والے ہیں نیایک کہلاتے ہیں اس شاستر کا خلاصہ یہ ہے
کہ اُن کے نزدیک خدا تعالیٰ بے ابتدا اور بے انتہا اور پیدا کرنے والا ہے اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا
کی ہوئی ایک صورت سے تعلق پکڑتا ہے اور اُسکے وسیلہ سے لوگوں کو ایک کتاب پہنچاتا ہے اور اُس کتاب
کی چار قسم ہیں ایک رگ بید دوسرا اجر بید تیسرا سام بید چوتھا اتھربن اور ہمیشہ رہنا بہشت اور دوزخ میں
نہیں مانتے اور خدا کی صفتیں آٹھ جانتے ہیں انہیں سے چھ صفتوں کو قدیم جانتے ہیں گیان یعنی ہر چیز کا
جاننا پرتن یعنے تدبیر اچھیا یعنے خواہش سنگھیا یعنی گنتی میں ایک پرمال یعنی مقدار بے انتہا پرتھکتو یعنی
تشخیص اور تمیز اور دو صفتوں کو حادث جانتے ہیں سنجوگ یعنے پیوند بھاگ یعنی جدا ہونا۔ اور جو موجودات
ہے اُنکے نزدیک سولہ پدارتھ یعنے اصل سے باہر نہیں اور سولہ پدارتھ کا بیان دراز اور سمجھنا اُن کا
تفصیل وار مشکل ہے اسواسطے یہاں صرف اُنکے نام لکھے جاتے ہیں پرتیچھ پرمان پرمیی سنشی
پریوجن درشٹانت سدھانت اوئیو ترک نرنی واد جلپ بتنڈا ہیتو ابھاس چھل
جات نگرہستان اور نیایک اعتقاد رکھتے ہیں کہ وسیلہ مکت یعنے نجات کا یہ ہے کہ ان سولہ چیزوں
کو جیسی کہ ہیں دریافت کرے اور عالم اُن سب کے نزدیک قدیم ہے لیکن فنا ہو جاوے گا چنانچہ حکمہ
حال اس بات کا پانچویں فصل میں بیان ہو لیا **چوتھا بیشیشک شاستر** نکالا ہوا کناد کا اور
اس مذہب والوں کو بیشیشک کہتے ہیں یہ شاستر اکثر مسائل میں نیائے شاستر سے موافق ہے لیکن پدارتھ

پانچواں سانکھ شاستر

انکے نزدیک سات ہیں وہ سب گن کرم سامان بسیکہ سموائے ابہاؤ یا

نکالا ہوا کپل کا اس شاستر والے خدا کو خالق نہیں جانتے ہیں بلکہ ہر چیز کی پیدایش پرکرتی سے جانتے ہیں یعنے

پرکرتی کو علت اولی جانتے ہیں اور عالم کو قدیم جانتے ہیں اور فنا ہونا کسی شئے کا نہیں مانتے کہتے ہیں کہ معلول

علت میں آجاتا ہے اور اس شاستر میں بڑی بحث چار چیز کی ہے جن کو چار تت کہتے ہیں **پہلا تت**

پرکرتی کہ اُن کے نزدیک ہر چیز کے کارن یعنے سبب ہے اور یہ پرکرتی کارج یعنے مسبب نہیں ہوتی او

صفت اُس کی یہ ہے کہ ایک جوہر قدیم بیدانش یعنی ہر جگہ موجود رجگن والے تم گن والے ست گن والے

دوسرا تت پرکرتی بکرتی کہ بعضے چیزوں کے کارن یعنے سبب اور بہ نسبت بعضی چیزوں کے کارج

یعنی مسبب ہوتی ہے اور یہ تین قسم پر ہے پہلا قسم مہتت جسکو بدھ بھی کہتے ہیں دوسرا قسم آہنکار اور

یہ تین طور پر ہے اگر اُسمیں ست گن کا غلبہ ہے تو بیکرت آہنکار کہلاتا ہے اور اگر اُس میں رجگن کا

غلبہ ہے تو تیجس آہنکار کہلاتا ہے اور اگر اُس میں تم گن کا غلبہ ہے تو بھوتا و آہنکار کہلاتا ہے تیسرا

قسم تن ماترا اور وہ پانچ ہیں سبد آواز سپرس یعنے ایک چیز کا دوسرے سے چھونا روپ یعنے شکل

رس یعنے ذایقہ گندہ یعنے بو **تیسرا تت** بکرتی کہ کارج یعنے مسبب ہوتی ہے اور کارن یعنے سبب

نہیں ہوتی ہے اور کارن یعنے سبب نہیں ہوتی اور یہ دو نوع پر ہے ایک اندری یعنے حواس اور بعضے

اعضائے دوسرے پانچوں عنصر پانچوں تن ماترے سے موجود ہوئے ہیں اکاش سبد سے بائو

سپرس سے اگن روپ سے جل رس سے پرتھی گندھ سے **چوتھا تت** نہ پرکرتی

نہ بکرتی کہ نہ معلول ہے اور نہ علت یعنے نہ سبب ہوتی ہے اور نہ مسبب اور اُسکو پرکھ اور آتما

بھی کہتے ہیں اور پرکھ دو قسم پر ہے ایک جیواتما یعنے نفس ناطقہ اُس کو بھی قدیم جانتے ہیں دوسرا

پرم آتما یعنے خدا تعالیٰ یہ لوگ اعتقاد رکھتے ہیں اس بات پر کہ جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہے پرکھ سے

جہان کی پیدایش ہوتی ہے اور کہتے ہیں کہ پرکرتی اندھی ہے اور آتما یعنے پرکھ لنگڑا ہے یعنی

یہ دونوں بغیر پیوند ایک دوسرے کے کچھ نہیں کر سکتے اور کہتے ہیں کہ وقت پرلے یعنے فنا ء عالم

کی تینوں عرض یعنے رجگن اور ست گن اور تم گن برابر ہوتے ہیں۔ اور وقت

ایش عالم کی ست گن غالب ہوتا ہے تب ہشت پیدا ہوتا ہے الغرض اُن کے نزدیک جب پرکرتی
کمسے پیوند ہوتا ہے اور ست گن غالب ہوتا ہے تب مہتت پیدا ہوتا ہے اور مہتت سے آہنکار
سے گیارہ اندریاں اور پانچ تن ماتر سے پانچ عنصر جیسے بیان ہوا ہے اور وقت فنا ہونے جہان
عنصر پانچوں تن ماتر میں غائب ہو جاتے ہیں اور پانچ تن ماتر آہنکار میں اور آہنکار مہتت
رتی ہیں چھٹا پاتنجل شاستر نکالا ہوا پتنجل کا اکثر باتوں میں سانکھ شاستر سے موافق
ان شاستر کے مکت یعنے نجات بدون جوگ یعنے ریاضت کے نہیں حاصل ہوتی۔ اور
ان چھ شاستروں کے تین شاستر اور ہیں کہ وہ برہمنوں کے نزدیک مردود ہیں ایک جین
شاستر نکالا ہوا جین کا اس شاستر والے اعتقاد رکھتے ہیں کہ آدمی نیکوکاری سے بھگوان بن جاتا
ہے پھر اس کا کلام خدا کا کلام ہوتا ہے اور اسکو ساکار پرمیشر کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ چوبیس آدمی
ایسے ہوئے ہیں پہلا انکا ادیناتھ اور پچھلا مہابیر اور خدا تعالیٰ کو نرگن پرمیشر یعنے خدا ئے بے صفت جانتے
ہیں یعنی خدا تعالیٰ اُن کے نزدیک کچھ چیز کرنیوالا نہیں بلکہ معطل ہے اور اُن کے نزدیک عورت کی مکت
نہیں ہوتی جب تک مرد کے جنم میں نہ آوے اور بعضے اُن کے ثواب حاصل کرنے کو غذا ترک کر کے مر جاتے
ہیں اسکا نام سنتھارا ہے برہمن اس فرقہ سے ایسے متنفر ہیں کہ شیر یا ہاتھی کے مونہ میں چلے جانا
بہتر جانتے ہیں اس سے کہ اِن لوگوں کے سامنے آویں دوسرا بودھ شاستر نکالا ہوا بدھ کا اور نام
اسکا شاکمن بھی کہتے ہیں بیٹا راجہ سدھاودن کا حاکم ملک بہار کا اور اسکی ماں کا نام مایا ہے کہتے ہیں کہ شاک
من ناف سے پیدا ہوا ہے اور برہمن لوگ اُس شخص کو دس اوتاروں میں سے نواں اوتار جانتے ہیں
اور اس مذہب کو اس سے نہیں جانتے اور اس مذہب والے خدا کو خالق نہیں جانتے اور جہان کا ابتدا اور
انتہا ہونا نہیں مانتے کہتے ہیں کہ ہر آن میں جہان فنا ہوتا ہے اور ہر آن میں پیدا ہوتا ہے اور یہ لوگ
نہانا دھونا بہت کرتے ہیں مردار کو کھا لیتے ہیں کہ یہ خدا کا مارا ہوا ہے اور آپ جاندار کو نہیں مارتے ہیں
سے گمان نہیں اُکھاڑتے عورتوں کی صحبت کرنیکو اچھا نہیں جانتے تیسرا ندیبناستک نکالا ہوا چارباک کا ہے
مذہب والا سوائے عنصروں کے کسی چیز کو موجود نہیں جانتے کہتے ہیں کہ سب کچھ انہیں عنصروں سے ہوا ہے انکے نزدیک

جو چیز حواس سے معلوم ہو بس اسیکو موجود جانتے ہیں معقولات پر یقین نہیں رکھتے خدا تعالیٰ کا ہونا بھی
نہیں مانتے بہشت اور دوزخ سے منکر ہیں بہشت اسبات کو جانتے ہیں کہ آدمی کی خواہشیں پوری ہوتی رہیں اور
دوزخ یہ کہ کسی غیر کا محکوم ہو اور ثمرہ زندگی کا صرف عیش اور عشرت دنیاوی اور نام آوری کو جانتے ہیں فقط
ہندؤں کے مذہبونکا بیان مختصر طور پورا ہوا پر اس مقام پر جو جو کچھہ اعتراض وارد ہوتے ہیں سو عقل والوں کے
نزدیک ظاہر ہیں سو میں نے اس جگہ صرف خلاصہ ان شاستروں کا بلا تعرض بیان کر دیا ہے اور صاحبان
عقل کو اس فصل میں گنجایش گفتگو کی بہت ہے اور بڑا بھاری اعتراض ہونا اختلاف کا ہے **فصل آٹھویں بیچ
بیان دعوت کے** دعوت سے مراد ہے اور دین والوں کو طرف دین حق کے بلانا. سو ہمارے دین میں
ضرور ہے کہ اور دین والوں کو خبر دیں اسبات کی کہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی طرف سے پیغمبر برحق
اور ختم الانبیا ہیں جو شخص اُنکے دین کو اختیار کریگا اللہ کی امان میں آجاویگا اور جو نہ مانے گا ہمیشہ جہنمی
رہیگا پس جو شخص مسلمان ہوا چاہے تو فرض ہے کہ اول اُسکو تلقین کرے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود اور حاکم اور
مالک حقیقی نہیں ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اُسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں پھر اُسکو ایمان کی صفتیں
سکھاویں اور مستحب ہے کہ پھر اُسکو غسل دیویں اور جو شخص کسیکو مسلمان ہونیکو کہے کہ تو ابھی توقف کر پھر مسلمان ہوجیو
یا یوں کہے کہ میں تجھے مسلمان نہیں کرتا تو کہیں اور جگہ جا کر مسلمان ہوجا تو یہ کہنے والا کافر ہوجاتا ہے اور جو شخص مسلمان
ہو پھر مسلمان کو اُسکی خاطرداری لازم ہے اور اللہ کے نزدیک اُس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے حضرت شیخ سعدی علیہ
الرحمۃ فرماتے ہیں بیت بحمد اللہ آن کس مسلمان شدہ ۰ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ ۰ اور ہندؤں کے دین میں
اور دین والے کو ملانا درست نہیں بلکہ اُنکی جو چار قوم مشہور ہیں اُن میں سے بھی ایک قوم دوسری قوم
میں نہیں ملسکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان ہوجاوے اور پھر ہندو ہوا چاہے اُسکو بھی پھر ہندؤں میں ملانا درست
نہیں یہاں میں ہندوں سے دو سوال کرتا ہوں **پہلا سوال** یہ کہ تمہارا دین خدا کی طرف سے ہے
یا نہیں؟ اگر کہو کہ خدا کی طرف سے نہیں تو چاہیے کہ اس دین کو چھوڑ دو. اگر کہو کہ خدا کی طرف سے ہے تو
میں کہتا ہوں کہ خدا کی رحمت عام ہوتی ہے اور جو دین کہ خدا کی طرف سے ہو چاہیے کہ ہر کسی کے لیے
عام ہو پھر کیا وجہ ہے کہ سوائے ہندؤں کے اور سب اس رحمت سے بے نصیب ہیں کسیکو اسمیں دخل نہ ہو

دین مسلمانی کہ بلاشبہ اللہ کی طرف سے ہے ہر کسی کے لیئے عام ہے یہودی نصرانی مجوسی برہمن کھتری
سب جو ہر اچار جو اس دین میں آوے گناہوں سے پاک ہو جاوے تمہارا دین کیا کامل ہو اکہ جسمیں
سوائے برہمن کے اور کسی کی گنجایش نہیں بلکہ کہتے ہو کہ ہندوؤں میں بھی سوائے برہمن کے اور کی گت نہیں
ہوتی چنانچہ اسکا بیان پہلے باب کی پانچویں فصل میں ہوا دوسرا سوال یہ ہے کہ تمہارے
ہمارا مسلمانوں کا دین خدا کی طرف سے ہے یا نہیں اگر کہو کہ خدا کی طرف سے ہے تو میں کہتا ہوں کہ
اس سے یقیناً ثابت ہے کہ جو کوئی اس دین میں نہ آویگا وہ شخص بلاشبہہ ہمیشہ کا دوزخی ہوگا تو تم کو
چاہیئے کہ مسلمان ہو جاؤ کیونکہ جو دین خدا کی طرف سے ہو اُسکا حکم ضرور ماننا چاہیئے ورنہ خدا کے غضب میں
آجاؤ گے اور جو یہ کہو کہ تمہارا دین خدا کی طرف سے نہیں ہے تو میں کہتا ہوں کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا
دین خدا کی طرف سے نہیں ہے تو ہم لوگ کیا کریں اپنی نجات حاصل کرنیکو کونسا دین اختیار کریں ہمارا دین کہتے ہو
تمہارے خدا کی طرف سے نہیں ہے آیا تمہارے دین میں کوئی طریق عبادت کا ہمارے واسطے لکھا ہے یا نہیں؟
اگر کہو کہ لکھا ہے تو پھر مسلمانوں کو اپنے دین میں کیوں نہیں ملایا کرتے اگر کہو کہ نہیں لکھا تو میں پوچھتا ہوں
کہ ہمارا کیا حال ہو تم ہمارے دین کو خدا کی طرف سے نجانو اور تمہارے دین میں ہماری گنجایش نہو کیا خدا نے ہمکو
عبث ہی پیدا کیا ہے بتلاؤ اسکا کیا جواب ہے **حکایت** جبکہ میں اپنا اسلام مخفی رکھتا تھا تو اُن دنوں میں بعضے
آشناؤں کو دین اسلام کی طرف رغبت دلایا کرتا تھا چنانچہ بفضل الٰہی دونس گیارہ ہندو میرے سمجھانے سے
پردہ میں مسلمان بھی ہوئے اور انہیں دوستوں کی خاطر اکثر اوقات پنڈتوں سے بحث اور چرچا کرتا تھا اور
عجب طرح کی صحبت تھی اور اُسکی لذت سے اب تک دل بھرا ہوا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اُن لوگوں کو ظاہر
مسلمان کرے چنانچہ بڑے بڑے پنڈت کہ اپنے دین سے خوب واقف تھے بحکم الحق یعلو ولا یعلی کے اس بحث میں مغلوب
ہوئے اس عرصہ میں ایک آشنا جسکو مدت سے ہم کئی شخص دین اسلام کی رغبت دے رہے تھے کہنے لگے کہ فلانا
پنڈت اگر دین کی بحث میں قائل ہو جاوے تو میں بھی دین اسلام اختیار کروں چنانچہ بصلاح سب دوستوں
کے وہ پنڈت کہ کسی اور شہر میں تھا بلایا گیا اور اُسکو چھ شاستروں میں دخل تھا اور بحث اور مناظرہ
ہونے لگا۔ پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرح کی تقریریں ہوتی تھیں اور اُس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم نہ تھا

بلکہ یوں جانتا تھا کہ یوں ہی مناظرہ کرتا ہی ایک رات مجھے القاء ربانی سے ایک تقریر سوجھی وہ سکروں میں نے اُس تقریر سے گفتگو شروع کی پہلے مینے سوال کیا کہ پنڈت جی میں آپسے پوچھتا ہوں کہ اگر مسلمان اپنے دین طریق پر رہیں تو انکی مکت ہوگی یا نہیں بولا کہ ہاں کیوں نہیں ہوگی پھر میں نے کہا کہ مسلمانوں کا دین حق ہی یا نہیں انکے لیئے حق ہی مینے کہا کہ اُنکے دین کی اصل ہی قرآن شریف سو قرآن شریف سچی کتاب ہے یا نہیں بولا کیوں نہیں سچی ہی کتاب ہے میں نے کہا کہ مصر جی اپنی اس بات پر قائم رہنا۔ آپنے کہا ہی کہ قرآن مجید سچی کتاب ہے اب اس سے پھرنا نہیں بولا کہ ہاں قرآن سچا ہے میں نے کہا کہ قرآن میں لکھا ہی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ یعنے جو کوئی تلاش کرے سوائے مسلمانی کے اور دین کو ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اُس سے اور وہ شخص عاقبت میں ٹوٹے والوں میں ہوگا تم نے اقرار کیا تھا کہ قرآن سچا ہے سو قرآن تو کہتا ہے سوا ے اسلام کے کوئی دین اللہ کو قبول نہیں اب تم بھی جلد مسلمان ہوجاؤ اور اپنے دین سے توبہ کرو یہ بات سُن کر پنڈت کہنے لگا اگر قرآن میں یوں لکھا ہی تو قرآن سچا نہیں مَیں نے کہا اگر قرآن سچا نہیں تو چاہیئے کہ مسلمانوں کو اُنکے دین میں نجات حاصل نہو تو میں پوچھتا ہوں کہ دریں صورت اگر معاذ اللہ مسلمان تم سے خواہش کریں کہ ہمکو اپنے دین میں ملا لو اور کوئی عبادت کا طریق ہمکو بتا دو کہ ہم اُس سے اپنی نجات حاصل کریں تو آیا تمہارے کسی شاستر میں مسلمانوں کے لیے کوئی وظیفہ عبادت کا لکھا ہی یا نہیں بولا کہ ہمارے شاستروں میں اُنکے لیئے کوئی طریق عبادت کا نہیں لکھا ابھی مینے کچھ جواب اِس بات کا نہیں دیا تھا کہ وہی آشنا کہ جنہونے مناظرہ کروایا تھا کہنے لگا کہ واہ مصر جی یہ عجیب بات ہی کہ مسلمانوں کے لیئے نجات نہ اُنکے دین میں نہ تم اُنکے لیئے کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچارے کیا کریں کس طور اپنے اللہ کی بندگی کریں دیکھو جو مسلمان تم کو کہتے ہیں کہ تمہارے دین میں تمہاری نجات نہو گی تو وہ تمکو یہ بھی کہتے ہیں کہ دین مسلمانی میں آؤ۔ اسمیں تمہاری نجات ہوگی اور تم کہتے ہو کہ مسلمانوں کی نجات نہ اُس دین میں ہوگی نہ اس دین میں ہوگی کوئی طریقہ عبادت کا اُن کے لیئے نہیں ہے کیا اُن کو خدا نے یوں ہی گھانس پھونس کی مانند پیدا کیا ہے کہ کسی طرح اُنکی مکت نہو پس ہم نے جان لیا کہ تمہارا ہی دین جھوٹا ہے فقط چنانچہ یہ بحث اِسی بات پر ختم ہوئی اور وہ آشنا بھی پردے میں ایمان لایا الحمد للہ علی ذلک جب ہندوؤں کو

ما جاتا ہے کہ کفر کو چھوڑ کر دین اسلام اختیار کرو یا کسی اور طرح کی گفتگو دین کے مقدمہ میں آجاتی ہے تو
بعضے ہندو کہا کرتے ہیں کہ ہم اپنے اصل یعنے روشن دین کو چھوڑ کر تمہارے گھور یعنی میلے دین میں کیونکر آویں
سو اسکا جواب یہ ہی کہ اصل دین تو ہمارا ہی جسمیں توحید بھری ہوئی ہو اور گھور دین تمہارا ہی جسمیں شرک بھرا ہوا ہے
ان میں گوبر اور موت کا کھانا اور پینا اور کپیر اور لنگی پوجا اور دوسرے کام بیحیائی کے درست
سمجھے ہوں تو وہ دین اصل کہاں رہا اور جو اعتراض کہ تم ہمارے دین پر کیا کرتے ہو انکے تو
جواب دیئے گئے ہیں اور باقی اور باتیں اصل اور گھور ہونے ہمارے اور تمہارے دین کے اس ساری کتاب
میں مطالعہ کرو اور بنظر انصاف دیکھو تا معلوم ہو کون اصل ہی کون گھور اور بعضے یوں کہا کرتے ہیں
کہ اگر دین مسلمانی از روے دلائل عقلی کے غالب ہے لیکن ہماری پوتھی گیتا میں لکھا ہے کہ اپنا دین
اگرچہ رائی سماں یعنے خردل کے دانہ برابر اور دوسرا دین اگرچہ پربت سماں یعنے پہاڑ کے برابر ہو جب بھی
اپنا دین نہ چھوڑنا چاہیئے سو اسکا جواب یہ ہی کہ جب یقیناً معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہی پھر اس پر قائم
رہنا محض بیوقوفی ہے اور اس بات سے تمہاری گیتا بھی باطل ٹھیرتی ہے جسمیں ایسی کم فہمی کی بات ہی
کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ میں زہر کھا رہا ہوں اور پھر اسکو کھاتے جاے تو وہ شخص ہلاک ہی ہوجاویگا
اور دھرم وہی ہوتا ہے جو حق ہو ناحق کو دھرم نہ کہنا چاہیئے اور جب تم نے دین اسلام اختیار کر لیا ہی
وہی تمہارا دھرم ہوجاویگا پھر اسکو نہ چھوڑنا چاہیئے **حکایت** ایک روز میں ایک دوست کے سامنے
اپنے پیرومرشد حضرت مولنا علاء الدین صاحب سے دین کے مقدمہ میں کچھ بحث کر رہا تھا اسی گفتگو
میں میں نے حضرت ممدوح سے عرض کیا کہ اگر آپ کو یقین کامل ہوجاوے کہ دین مسلمانی حق نہیں ہے
تو آپ اس دین کو چھوڑ دیں یا نہیں فرمانے لگے کہ اگر بفرض محال ہم کو یقین کامل ہو جاوے کہ دین
مسلمانی باطل ہے اور پھر ہم اس دین کو نہ چھوڑیں تو اللہ کی لعنت ہم پر نازل ہوگی دوسرے دن اسی آشنا کے
سامنے بشندت پنڈت سے بحث ہو رہی تھی میں نے کہا کہ پنڈت جی اگر تم کو یقین ہو جاوے اس بات کا
کہ ہندوں کا دین باطل ہی تو تم اس دین کو چھوڑ دو یا نہیں بولا کہ ہرگز نہ میں ابھی خاموش تھا کہ وہی آشنا
کہنے لگے کہ مصرجی یہ کیا انصاف کی بات ہے کہ باوجودیکہ ایک دین کو باطل سمجھیں اور پھر اسکو نہ چھوڑیں

ایسی بے انصافی کی بات مسلمان تو نہیں کہتے جیسے تم کہتے ہو فقط چنانچہ بعد چند روز کے یہ آشنا بھی
ہندوؤں کے دین کی قباحت اور اسلام کی خوبیاں دریافت کرکے پردے میں ایمان لایا۔ الحمد للہ علی ذلک
اور بعضے یہ کہا کرتے ہیں کہ دین مسلمانوں کا بہت اچھا ہے سوائے ایک رب کے اور کوئی ان کا معبود
نہیں اور ہندوؤں کا دین بہت برا ہے جسمیں ہزاروں رب مقرر ہو رہے ہیں لیکن یہ لوگ بہ سبب
اپنے بڑوں کے دین اسلام اختیار نہیں کرتے۔ چنانچہ بعضے ہندو کہا کرتے ہیں کہ اگر خدا کو ہمارا امر
منظور ہوتا تو ہمکو ہندوؤں کے گھر کیوں پیدا کرتا مسلمانوں ہی کے گھر پیدا کرتا سو ہم تو پہلے سے
پیدا ہوتے ہیں اب ہم خدا کی پیدائش کو کسطرح بدل ڈالیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ
جو شخص کسی قوم میں پیدا ہو وہ اسی قوم کے چال چلن پر رہے بلکہ یہ ضرور ہے کہ اپنی عقل سے دین حق کی
تلاش کرے جو دین اللہ کی طرف سے ہو اسپر چلے۔ اس واسطے ہمارے دین میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ
جب اسکو عقل آوے اپنے دین کے حق ہونیکی دلیلیں دریافت کرے صرف باپ دادا ہی کی تقلید پر نہ رہے
سو تم کو بھی خدا نے اس لیے ہندوؤں کے گھر پیدا نہیں کیا کہ تم ہندو ہی رہو بلکہ اسلیے پیدا کیا ہے کہ عقل
سنبھال کر دین حق کی تلاش کرکے مسلمان ہو جاؤ تاکہ مرتبہ تمہارا اللہ کے نزدیک اور مسلمانوں سے زیادہ
ہو اور سبب چھوڑنے روش باپ دادا کے کہ یہ کام نہایت جواں مردی کا ہے تم کو ثواب زیادہ ملے
اور دین اسلام کے طفیل سے تمہارے دل کا اندھیرا دور ہو حق تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِینَ اٰمَنُوا
یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی اللہ کام بنانے والا ہے ایمان والوں کا نکالتا ہے انکو اندھیرے سے طرف
نور کے اور یہ جو تم نے کہا کہ ہم اول ہی سے ہندو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ جس دن
تم جنم میں آئے تمپر کوئی نشانی ہندوپن کی نہ تھی نہ تم اسوقت رام لچھمن کو پہچانتے تھے اور نہ برہما اور بشن سے
واقف تھے نہ تمہارے گلے میں کوئی زنار تھا نہ تم سندھیا سے واقف تھے نہ ترپن سے تم پیچھے سے ہندو
بن گئے ہو اور یہ جو تم نے کہا کہ ہم خدا کی پیدائش کو کس طرح بدل ڈالیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرنے سے خدا تعالی کی پیدائش میں تغیر لازم نہیں آتا بلکہ یہ عین مرضی اللہ کی ہے
مثلاً کوئی بادشاہ اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ میں رکھکر اسکی پرورش کرے پھر ایک وقت وہ بادشاہ

معتمد کی زبانی اُس فوج کو کہلا بھیجے اور ساتھ ہی اپنا فرمان بھی اُسکے ہاتھ بھیجے اور صاف حکم دیوے کہ اس قلعہ سے
نے شہر میں جاؤ اور اس معتمد کی تابعداری میں رہو تاکہ ہم تم پر مہربان ہوکر تم کو بہت سا انعام بخشیں پھر
کے لوگ کہنے لگیں کہ ہم کو بادشاہ نے جس قلعہ میں پہلے سے رکھا ہے ہم تو وہاں ہی رہیں گے
ہ کو فلانے شہر میں داخل کرنا منظور ہوتا تو ہم کو پہلے سے اس قلعہ میں کیوں رکھتا سو ہم اگر
چھوڑدیں تو بادشاہ کے حکم کا تغیر لازم آویگا تو اس فوج کے لوگ بڑے بیوقوف گنے جاویں گے
اور یہ حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتے ہیں اور بادشاہ کے قہر میں گرفتار ہوگئے سو اسیطرح حق تعالی نے
تم کو اول ہندوؤں کے گھر پیدا کیا جب تم نے تربیت پاکر عقل سنبھالی تو تم کو زبانی اپنے معتمد کے یعنی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام بھیجا اور اپنے فرمان عالیشان یعنے قرآن شریف میں بھی حکم بھیجا کہ تم اپنے باپ دادا
کے طریق کو چھوڑو اور دین اسلام اختیار کرو تاکہ تم بہشت میں ہو اور ہم تم سے خوش رہیں پھر اگر تم مسلمان
ہونے کو خدا کی پیدائش کا تغیر سمجھو تو بڑا ہی افسوس ہے تمہاری دانائی پر اور اگر یہ بات ضرور ہوتی تو جو کوئی
جسکے گھر میں پیدا ہو اُسی طریق پر رہے تو چاہیئے کہ جو کوئی مفلس کے گھر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بنجاوے
اُسکو وہ مال اور دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اُسکے باپ دادا کی چال چلن تھے مفلس اور عاجز رہنا اُس
نے اُنکا خلاف کیوں کیا اور چاہیئے کہ جسکے باپ دادا اندھے ہوں اُنکی تقلید سے یہ بھی اپنی آنکھیں پھوڑ ڈالے
اور جسکے باپ دادا مجذوم یا اور بیماری میں مبتلا ہوں اور اولاد کو وہ بیماری ہو جاوے تو باپ دادا کی
تقلید کے لیئے اولاد کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اس طور سے عمل کرنیوالا
نہیں دیکھتے ہیں اور جو تم یہ کہو کہ ان باتوں میں باپ دادا کی تقلید پہ نہ رہیں درست نہیں بلکہ اپنی عقل کو
خرچ کرنا چاہیئے دین کے کاموں میں باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر ایسے
کاموں میں باپ دادا کی تقلید درست نہیں اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضرور ہے تو دین کے کام کہ سب پر
مقدم ہیں اُنمیں زیادہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیئے اُن کو کسی کی تقلید پہ نہ رکھنا چاہیئے اور نہیں تو یہ بات
لازم آوے گی کہ جسکے باپ دادا چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہوں تو بیٹے کو بھی ان باتوں میں
اُن کی تقلید میں ضرور چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہیئے۔ حالانکہ یہ بات

کسی کے نزدیک درست نہیں اور خیال تو کرو کہ خدا نے تمکو آنکھ دی دیکھنے کو اور کان دیئے سننے کو زبان

دی بولنے کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کے لیے دی ہے پھر میں پوچھتا ہوں عقل کہ سب چیزوں سے افضل ہے

یہ کس لیئے دی ہے آخر عقلمند یہی کہیگا کہ عقل خدا نے اس واسطے دی ہے کہ اپنے پیدا کرنیوالیکو پہچانے

دین حق و باطل میں تمیز کرے تاکہ اللہ تعالی کی رضامندی میں آوے اور اپنی سعادت حاصل کرے پھر اللہ کی

ہوئی عقل کو یوں ہی بیکار چھوڑ دینا اور حق و باطل کی تمیز صرف اوروں کی تقلید پر چھوڑ دینی سخت کبیرہ

گناہ ہے اگر دین کی تحقیق میں صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اللہ تعالی تمکو جدی جدی عقل کیوں

دیتا اور ہر کسی کو جدی جدی عقل خدا نے اسیواسطے دی ہے کہ ہر کوئی اپنے دین کی تحقیق آپ کرے سو ہر کسیکو

چاہیئے کہ باپ دادا کے چال چلن جو موافق مرضی اللہ کے ہو اُسپر چلیں اور جو مخالف ہو اُسکو چھوڑ دیں اور

کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے بیت لیک لیک گاڑی چلیں لیکن چلیں کپوت * تینوں لیک نہ چالتے

سورا سنگھ سپوت * اور خود تمہارے شاستروں سے ثابت ہے کہ جو باپ دادا کا مذہب بُرا ہو اُس کا چھوڑنا

ضرور ہے چنانچہ بقول تمہارے ہرن کسپ کا یہ مذہب تھا کہ وہ بدبخت اپنے آپ کو خدا کہلاتا تھا اور

پرہلاد اُسکے بیٹے نے اُس کے مذہب کو بُرا جانکر چھوڑ دیا ہرن کسپ کا مذہب خود پرستی تھا۔ پرہلاد کا

مذہب خدا پرستی ہوا پھر تمہارے شاستروں میں پرہلاد کی بہت تعریف لکھی ہے اسی سبب سے کہ اُس نے

اپنے باپ کا طریق بُرا جان کر چھوڑ دیا اور اگر تم یہ کہو کہ ہرن کسپ اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جُدا

جُدا تھا۔ اور دین دونوں کا ایک ہی تھا سو اُسکا جواب یہ ہے کہ دین کے بدلنے میں بھی تو اعتقاد اور چال چلن

کا بدلنا ہوتا ہے اور کچھ نہیں بدلتا سو جیسے پرہلاد نے اپنے باپ کے بُرے اعتقاد اور چال چلن کو چھوڑ کر اچھا اعتقاد

اور چال و چلن اختیار کیا اسیطرح تم بھی بُرا اعتقاد یعنے اللہ کے سوا اَور کی عبادت کو درست جاننا اور بُرا

چال و چلن یعنے بت پرستی چھوڑ کر اچھا اعتقاد یعنی اللہ کو معبود اور رسول کو رہنما جاننا اور اچھا چال چلن

یعنی خدا پرستی جیسے نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو اور جو تم یہ کہو کہ پرہلاد نے ہرن کسپ کا مذہب اسیواسطے

چھوڑ دیا کہ ہرن کسپ نے اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا تھا اور نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا

تھا اور اصل میں پرہلاد کا وہی مذہب تھا جو اُسکے بزرگوں کا تھا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ جیسے بقول تمہارے

٨٧

کسب نے اپنے بزرگوں کا مذہب یعنی خدا پرستی کو چھوڑ کر نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تھا اور پرہلاد
بُرا جان کر چھوڑ دیا اِسیطرح تمہارے باپ دادا نے بھی حضرت آدم اور حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہما
بزرگوں کا اصل مذہب قدیمی یعنی توحید کو چھوڑ کر بُت پرستی اختیار کر لی ہی تو تم بھی اُنکا مذہب
مذہب قدیمی حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کا یعنی توحید اختیار کرو۔ اور جو تم یہ کہو
ت آدم اور حضرت نوح ہمارے بزرگ نہ تھے بلکہ ہم برہما کی اولاد ہیں تو یہ قول تمھارا محض غلط ہی
۔۔ اگر تم برہما کی اولاد ہوتے تو جیسے بقول تمھارے برہما کے چار مُنہ تھے تمہارے بھی چار ہی مُنہ ہوتے
بلکہ تم نے صرف شیطان کی تلقین سے آپ کو برہما کی اولاد مقرر کیا ہے اور حقیقت میں ہم تم سب بنی آدم
ہیں اور تم جو خواہ نخواہ حضرت آدم کی نسل سے باہر ہو کر برہما دیو کی اولاد بنتے ہو تو اسمیں تمکو ایک
اَور قباحت لازم آویگی اور وہ یہ ہی کہ برہما نے اپنی بیٹی سارستی کو اپنی جورو بنا لیا اور تمہارے نزدیک
باپ دادا کی تقلید ضرور ہے تو تم کو بھی ایسا کام کرنا ضرور پڑا اور بعضے ہندو اِس خاکسار پر یہ اعتراض کیا
کرتے ہیں کہ تو نے جو اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑا کیا تیرے باپ دادا بے عقل تھے تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا
سو اُسکا جواب یہ ہی کہ پرہلاد نے اپنے باپ ہرن کسب کا طریق چھوڑا اور شاستروں میں اُسکی تعریف اور
ہرن کسب کی ہجو لکھی ہے اِس مقام میں کہنے والا یُوں کہہ سکتا ہے کہ کیا ہرن کسب بے عقل تھا پرہلاد ہی
بڑا عقلمند پیدا ہوا تھا اور اِس مقام میں تمہارے دین پر ایک بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے۔
میں نہیں جانتا کہ تم اِس کا کیا جواب دو گے اور وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیوں بُرا
جانتے ہو اور دُشٹ یعنی دشمن خدا کا سمجھتے ہو آخر اسیواسطے کہ وہ بندہ ہو کر خدا کہلایا اب میں کہتا ہوں
تمہارے رامچندر اور پرسرام اور کشن وغیرہ یہ لوگ بھی تو بندہ ہو کر خدا کہلاتے ہیں اُنکو دُشٹ کیوں
نہیں جانتے اُنکو بھی بُرا جانو اور اُنکی متابعت چھوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی متابعت
اختیار کرو جو خدا نہیں کہلاتے بندے کہلاتے ہیں بلکہ بندہ ہونے کو اپنا شرف سمجھتے ہیں جیسے ہمارے
کلمۂ شہادت سے ظاہر ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے میں گواہی دیتا ہوں اُس بات کی کہ نہیں کوئی معبود

برحق سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں اسکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور اُسکے رسول ہیں اور
جو یہ کہو کہ رام کشن وغیرہ خدا کے اوتار تھے اسواسطے ہم انکی متابعت اور پرستش کرتے ہیں تو اُسکا
جواب یہ ہے کہ جیسا ہرن کسب بھوک پیاس نیند موت وغیرہ عوارضِ بشری میں مبتلا اور عاجز تھا ایسے
رام اور کشن وغیرہ بھی چنانچہ تمہارے شاستروں سے ثابت ہوتا ہے کہ رامچندر کی بی بی کو راون پکڑ کر لیگیا
رامچندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخرش ہنومان وغیرہ بندروں کی مدد سے اُسکو چھڑا کر لایا اور کشن کے پیر میں
ایک شکاری کے ہاتھ سے تیر لگا اُسی زخم کی تکلیف سے مرگیا علے ہذا القیاس تمہارے معبودوں کا عجز اور
بندہ ہونا ثابت ہے پھر ان لوگوں میں کونسی صفت خدائی کی ہے کہ ہرن کسب میں نہیں ہے اور جو اس
مقام میں ہندو یہ اعتراض کریں کہ بعضے مسلمان بھی باپ دادا وغیرہ کے چال اور چلن اگرچہ خلاف
شرع کے ہو نہیں چھوڑتے جیسے بیاہوں میں سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ اور بھاجی کرنی اور مُردے
میں سوم اور چہلم اور چھ ماہی اور برسی اور عُرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور محرم اور شب برات
وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکے جن کا مونکی شرع میں کچھ اصل نہیں بلکہ بعضے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ
اگرچہ فلانی بات خلاف شرع کے ہے لیکن ہمارے بزرگوں کی رسم ہے ہم اُسکو ہرگز نہیں چھوڑیں گے
سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین میں یہ بات درست نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کی رسوم اگرچہ خلاف
شرع ہوں اُسکو نہ چھوڑیں ہماری شرع شریف میں یوں آیا ہے کہ جو رسم باپ دادا کی یا اُستاد مولوی کی
یا پیر مرشد کی یا حاکم اور بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کے ہو اُسکو چھوڑ دینا چاہیے اور
جو کوئی بزرگوں کی رسم کو شرع شریف پر مقدم جانے اور شرع کے حکم کو ناپسند کرے تو وہ شخص مسلمان نہیں
رہتا بلکہ اسلام سے خارج اور کافر اور مرتد ہو جاتا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے
ہیں یعنی اُنکے دین میں ہیں کچھ باپ دادا اور اُستاد مولوی اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ
نہیں پڑھتے بزرگوں کے چال چلن وہی اچھے ہیں جو مطابق شرع کے ہوں اور جو رسم برخلاف شرع
کے ہو خواہ کسی کی ہو اُسپر چلنا ہرگز درست نہیں دین کے امر میں رسول اللہ کو ہرگز خطا نہیں ہوتی
اور باپ دادا اُستاد مولوی پیر مرشد بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو خطا ہونی ممکن ہے اور جو کسی ہندو

٨٩

ا تقریر سے یہ شبہ پڑے کہ مسلمان لوگ کلمہ تو پڑھتے ہیں پیغمبر صاحب کا پھر حنفی اور شافعی اور حنبلی اور
قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور اویسی اور مجددی اور اشعری اور ماتریدی کیوں
ہیں اور ان بزرگوں کی تقلید کیوں کرتے ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو ان بزرگوں
ا نہیں جانتے یہ بزرگ بھی پیغمبر صاحب کے دین میں ہیں ہم لوگ بھی پیغمبر صاحب کے دین میں
اتنا فرق ہے کہ بہ نسبت ہمارے یہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کے معنے خوب سمجھتے ہیں اور
وں نے قرآن شریف اور حدیث کے معنے سمجھ کر اس سے مسئلے احتیاجی نکالے سو جس مسلمان کو جس
بزرگ سے زیادہ حسن ظن ہوا وہ اسی سے طریق محمدی کو سیکھنے لگا اور اپنے آپ کو اسکی طرف نسبت کرنے
لگا اور حقیقت میں سب محمدی ہیں اور ہم لوگ بزرگوں کی تقلید اسواسطے کرتے ہیں کہ حدیث سے مسئلہ نکالنا
اور ناسخ اور منسوخ حدیث کو دریافت کرنا ہم لوگوں کے حوصلہ سے باہر ہے لاچاری کیواسطے ہم انکی تقلید
کرتے ہیں اور جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سے مسئلہ نکال سکتا ہو اسکو انکی تقلید ضرور نہیں ہے کیونکہ
قرآن شریف میں آیا ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے اگر تم کو معلوم نہ ہو اور سمجھ
والوں سے پوچھ لو اور باوجود اسبات کے پھر جس مسئلہ میں ہمکو یقین ہو جاوے کہ فلانے امام کا فلانا قول
مخالف قرآن یا حدیث کے ہے تو ہم یہ گمان کرینگے کہ اس مسئلہ میں امام چوک گیا اور اس مسئلہ میں امام کے قول پر
ہرگز عمل نہ کرینگے کیونکہ اللہ اور رسول کے کلام میں خطا نہیں ہوتی اور ان کے کلام میں خطا کا ہونا محال نہیں اور
اس چوک ہو جانے میں امام کا ذرہ بھی قصور نہیں اسکو تو مسئلہ نکالنے میں تو اخطا پر بھی ملتا ہی چوک اور خطا
ہو جانی اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور ہمارے اماموں نے فرمایا ہی اُتْرُكُوْا قَوْلَنَا بِالْحَدِيْثِ یعنے جو ہمارے قول
تم کو برخلاف حدیث کے معلوم ہوں انکو چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو غرض بہر حال ہمارے دین میں اللہ اور
رسول کے حکم کے مخالف خواہ کسی کا قول ہو اسکی متابعت درست نہیں ہے چنانچہ یہ بات قرآن شریف
سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي
الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے اے ایمان والو تابع ہو اللہ کے اور رسول کے اور ان لوگوں کے جن کا تم پر اختیار ہے
یعنے بادشاہ مسلمان اور استاد اور پیر و مرشد یا کسی طرح کا امیر جیسے کہ قوم کا سردار یا چودھری

پھر آگے یوں فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنے اگر تم میں اور اُن لوگوں میں کسی بات میں اختلاف پڑے یعنی تم کچھہ کہتے ہو اور یہ تمھارے
امیر اَور طرح کہتے ہیں تو اس بات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کی طرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ اور پچھلے
دن پر یعنے جس طرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اُسپر چلو اگر تمھاری رائے کیموافق ہو اپنی رائے کو سچ جانو اور اگر
ان امیروں کی رائے کے موافق ہو تو انکی رائے کو درست جانو غرض بہر صورت اللہ اور رسول کے حکم کو مقدم
رکھو اور پھر آگے یوں فرمایا ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا یعنے یہ بات بہت نیک ہے اور بہتر تحقیق کرنا
اگر اس مقام میں کسیکو یہ وہم پڑے کہ دیوان حافظ میں لکھا ہے ؎ بمے سجادہ رنگین کن گرت
پیر مغاں گوید ٭ یعنی اگر پیر کسی کا خلاف شرع حکم کرے اُسکو ماننا چاہیئے سو اسکا جواب یہ ہے کہ اول
تو اس قول کا مطلب کچھہ اَور ہی ہے معنی ظاہری مراد نہیں دوسرے دیوان حافظ ہمارے دین کی
کتاب نہیں کہ جسکی سند پکڑی جاوے اور ہمارے ہاں ایک قاعدہ ٹھیر رہا ہے کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر
یا کچھہ عبارت بخلاف شرع شریف کے معلوم ہو تو انکی تاویل صحیح کرکے اُسکے معنے موافق شرع شریف
کے درست کیئے جاتے ہیں یا یہ گمان ہوتا ہے کہ اُسکے معنے وہ جو اُس بزرگ کی مراد ہیں ہماری سمجھہ میں نہیں آتے
لیکن اُسکے ظاہری معنے کہ مخالف شرع معلوم ہوتے ہیں قبول نہیں کیے جاتے یا یہ گمان کیا جاتا ہی کہ یہ کلام اس
بزرگ کا نہیں کسی بے سمجھہ یا بدمذہب نے کہکر اُسکے ذمہ لگا دیا ہے چنانچہ یہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہی کہ بہت سی حدیثیں
لوگوں نے آپ بناکے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام منسوب کردیئے ہیں اور یا یہ کہ کلام غلبۂ حال اور
بیہوشی میں اُس بزرگ سے صادر ہوا ہوگا اور بیہوشی کیحالت پر اللہ تعالیٰ بھی نہیں پکڑتا اور ایسی حالت کا
کا کلام قابل سند کے نہیں ہوتا اور یا یہ کہ کسی وقت میں اُس بزرگ نے اُس قول سے رجوع اور توبہ کرلی ہوگی
غرض بہر صورت برخلاف شرع شریف کے کسی کے قول کی سند نہیں پکڑی جاتی اور بُرے شاعروں کا
ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یوں فرمایا ہے وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ یعنے شاعروں
کی بات پر وہی چلتے ہیں جو بے راہ ہیں چنانچہ اس زمانہ میں بعضے اشعار اور عبارت ایسی بیراہی کی ہیں
کہ کسی کے ظاہر معنے کفر کے ہیں جیسے کہ یہ اشعار ؎ ہم عشق کے بندے ہیں مذہب سے نہیں واقف ٭

اگر کعبہ ہوا تو کیا بت خانہ ہوا تو کیا ہے ہوئے ہم بت کے بندے برہمن بے راہ کرتے ہیں + حرم
پہ بسنے والو تم سے عشق اللہ کرتے ہیں + دنیا میں بتوں کا جو طلبگار نہ ہوگا + محشر میں خدا کا آسے
ہوگا ہے شخصے آمد کہ من رسولیم + گفتار تو برو کہ من خدایم + چہ خوش گفت بہلول فرخند
ہ من از خدا پیش بودم دو سال ہے راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک + ترک دنیا ترک
ہے ترک مولی ترک ترک ہے کوے جاناں سے خاک لائیں گے ہم + اپنا کعبہ نیا بنائیں گے ہم +
ہے بھلی ہوئی ہر بیری سے ٹلی ٹلائے + ایکا کی کرگئی دوتیا گئی مٹائے ہے ہر نے نرک سرگ کھایا
گورنے آواگون مٹایا + ایسی گور پر تن من واروں + ہر چھاؤں پر گور نہ بساروں + اور کسی نے جھوٹ
اور زنا اور فسق کے قصوں کو مزہ دار بنانا جیسے کہ بدر منیر اور بہار دانش کے بعضے مقام اور کسی نے
لوگوں کو گناہ پر دلیری دلائی جیسے کہ یہ شعر ہے یہ حسن و جوانی یہ جوش و خروش۔ عفو ست اندر
تو ساغر بنوش + اور کسی نے بزرگوں کی ہجو کر ڈالی جیسے کہ شیعوں کے تبرے اور رفیع السودا وغیرہ شاعروں
کی بنائی ہجوئیں اور کسی نے القاب آداب میں بہت زیادتی کی لوگوں کو لکھنے لگے قبلہ و کعبہ بندگی پرستندگی
سجدات عبودیت وغیرہ اور کسی کے کلام سے فرشتوں کی حقارت نکلی جیسے کہ یہ شعر ہے جو دیکھے وہ
آگیا جو لہر تکار + فرشتہ ملے ہاتھ بے اختیار + اور سوائے اسکے اور بہت اقسام برے شعروں کے ہیں
کہ ہم ایسے کلاموں کو بہت بد جانتے ہیں اور ان کے پڑھنے سننے کو سبب خرابی دین کا سمجھتے ہیں لیکن
بسبب احتمال توبہ کر لینے کے صاحبان کلام کو برائی سے یاد نہیں کرتے اور اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت مولانا
روم بموجب حکم اپنے مرشد حضرت شمس تبریز کے شراب کا باسن اٹھا لائے مرشد نے کہا ہمکو معشوق چاہیئے
تو اپنی بیوی کو لے آئے مرشد نے کہا ہمکو نازنین لڑکا چاہیئے تو اپنے بیٹے کو حاضر کیا مرشد نے کہا ہم تیرا حسن
عقیدت اور رسوخ آزماتے تھے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی حکایات محض غلط اور جھوٹ اور مفسدوں کی
بناوٹ ہوتی ہیں اور جو کسی کتاب میں بھی لکھی ہوں تو کسی بیدین کی ملائی ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سے
ہوتی ہیں جبکہ لوگوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سی جھوٹ باندھے ہوں اگر کسی ولی پر باندھا تو کیا عجب
ہے ایسی حکایات سے ہمارے دین پر اعتراض نہیں آتا اور اگر حقیقت میں کسی بزرگ سے کوئی کام خلاف شرع ثابت

۹۲

ہوجاوے وہی احتمالات کہ اوپر ذکر ہوچکے ہیں ہاں بھی جاری ہوسکتے ہیں غرضکہ ہمارے دین میں اللہ اور رسول
کے برخلاف کسی کو حکم کرنا اور کسی کا حکم ماننا اور کسیکے قول و فعل کو سند پکڑنا درست نہیں استاد کا نہ پیر کا
کا اور جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم کے مقابلہ میں کسیکے حکم کو پسند کرے وہ شخص کافر اور مرتد اور دین سے
خارج ہے اور بعضے کہا کرتے ہیں کہ ہندو و مسلمان میں کیا فرق ہے خدا نے ایک حد بنادی ہے سو اپنی اپنی حد پر رہنا
چاہیئے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہندو و مسلمان میں زمین آسمان کا فرق ہے چنانچہ اس کتاب میں بہت بیان
فرق کا آیا ہے اور یہ حد تم نے آپ ہی مقرر کرلی ہے کچھ خدا نے تم کو یہ حکم نہیں دیا کہ اس حد پر قائم رہو ہمکو بتلاؤ کہ
تم کو خدا نے کسکی زبان سے حکم دیا ہے اور اگر اس حکم میں اپنے بزرگونکی سند پکڑتے ہو سو انکی زبان کا کچھ اعتبار
نہیں کیونکہ وہ لوگ بقول تمہارے فاسق اور کاذب اور بندہ نفس کے تھے چنانچہ پہلے سے معلوم ہوچکا ہے
ہاں دین اسلام قبول کرکے اس حد پر قائم ہونا چاہیئے کہ اسکے رہنما یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہیں
جسے کبھی مخالف مرضی خدا تعالیٰ کے قول و فعل خلق ظاہر نہیں ہوا

باب دوسرا بیچ بیان عبادات

کے اسمیں چھ فصلیں ہیں

فصل پہلی بیچ بیان دُور کرنے نجاست کے

ہمارے نزدیک نجاست کئی قسم پر ہے ایک ناپاک ہونا دل کا ساتھ بُرے اعتقاد اور بُرے اخلاق کے اور دلیر ہونا گناہوں پر سو یہ ناپاکی سب ناپاکیوں سے سخت تر ہے اور اسکے دُور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اول اعتقاد اپنا سنوارے اور بُرے اعتقادوں سے بچے چنانچہ اعتقاد کے بیان میں بہت کتابیں ہیں اُن سے دریافت کرے اور مختصر اعتقادات کا بیان اس کتاب کے پہلے باب میں ہولیا ہے اُسپر اپنا اعتقاد جماوے اور اُسکے خلاف سے بچے اور پھر بُرے اخلاق اور گناہوں سے بچے چنانچہ اسبات کا بیان کیمیاء سعادت۔ اور احیاء العلوم اور دوسری کتابوں سلوک اور فقہ میں مفصل لکھا ہے وہاں سے دریافت کرے دوسرے ناپاک ہونا بدن اور کپڑے وغیرہ کا چنانچہ اس مقام میں ہمکو اسی ناپاکی کے دور کرنیکی تدبیر کا بیان کرنا منظور ہے سو ہمارے نزدیک یہ ناپاکی دو طرح پر ہے ایک حقیقی دوسری حکمی نجاست حقیقی جیسے گُوہ پیشاب گوبر لہو پیپ سور وغیرہ سو اگر اسطرح کی نجاست کے لگنے سے کوئی چیز ناپاک ہوجاوے تو اسکے پاک کرنیکا یہ طور ہے کہ اس چیز کو ملکر پانی وغیرہ سے دھوڈالیں یہاں تک کہ نجاست باقی نہ رہے اور بعضی چیزیں رگڑنے سے بھی پاک

ف رینٹھ اور تھوک اور کان اور آنکھ کا میل اور پسینہ اور بال اور ناخن یہ سب پاک ہیں ۱۲

تی ہیں جیسے تلوار اور تانبے وغیرہ کے برتن اور آئینہ وغیرہ کیونکہ ان چیزوں کا جسم سخت ہے سلئے
اسلئے نجاست اُنکے جسم میں سرایت نہیں کرتی کہ دھونا اور نچوڑنا ضرور ہو بلکہ رگڑنے ہی سے
دور ہو جاتی ہے اور جو ناپاک چیز آگ میں جلکر راکھ ہو جاوے یا نمک میں ملکر نمک ہو جاوے یا زمین میں
دب جاوے اور طرح سے اُنکی ماہیت بدل جاوے تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے اور زمین یا دیوار
جو چیز کہ زمین میں گری ہوئی ہو بعد خشک ہونے کے پاک ہو جاتی ہے جبکہ نجاست کا اثر باقی
اور سوائے اسکے اور مسائل جزئی اسکے فقہ کی کتابوں میں موجود ہیں اور نجاست حکمی یہ ہے کہ مثلاً کسی
کی منی شہوت کے ساتھ نکلے یا سوتے میں منی نکلے یا جماع کرے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے سو اس قسم کی پلیدی
کو جنابت کہتے ہیں اور کسی عورت کے رحم سے بعادت معہود لہو جاری ہو تو اُسکو حیض کہتے ہیں اور کوئی
عورت بچہ جنے اور اُسکے اندر سے لہو نکلے تو اُسکو نفاس کہتے ہیں سو جنابت کی ناپاکی سارے بدن کے
دھونے سے دُور ہوتی ہے اور حدث کی ناپاکی وضو کرنے سے جاتی رہتی ہے اور جب حیض و نفاس کا خون
خشک ہو اُسوقت عورت غسل کرلے تو یہ نجاست جاتی رہتی ہے پر اس حکمی نجاست سے کچھ آدمی کا
بدن نجس نہیں ہوتا جو کسی چیز میں ڈالنے سے یا اُسکے پسینے سے کوئی چیز ناپاک ہو جاوے بلکہ حکم نجاست
کا کیا جاتا ہے یعنی اس حالت میں نماز پڑھنی اور بعضے اور کام منع ہو جاتے ہیں پھر اس ناپاکی کے دُور ہونیکو کچھ
دنوں کا گزرنا شرط نہیں ہے بلکہ جب وضو اور غسل کرلیا اُسیوقت جنابت اور حدث رفع ہوا اور جب حیض و نفاس
خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دُور ہوئی اور اگر حیض دس دن سے زیادہ اور نفاس چالیس دن سے زیادہ رہے تو یہ حیض
اور نفاس نہیں بلکہ ایک اور بیماری ہے جسکا نام استحاضہ ہے تو اس حالت میں غسل کرکے نماز درست ہے اور ہندوؤں
کے دین میں بھی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی ہے ایک حقیقی دوسری حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہے ایک قسم
جیسے گُوہ مُوت وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑے وغیرہ کو لگ جاوے تو پانی سے دہوتے ہیں اور بدنکو لگ جاوے تو
مٹی لگاکر پانی سے دہو دیں اور کانسی اور پیتل کے برتن کو لگ جاوے تو اُسکو آگ سے چھواکر اور مٹی لگاکر پانی سے
دھوئیں دوسری قسم جیسے ہندو کا مُونھ جو کانسی کے برتن کو لگجاوے تو راکھ ملکر دھوئیں اور چاندی یا سونے کے
برتن کو لگجاوے تو صرف پانی سے ہونا کفایت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سونیکا برتن ہوا سے پاک ہو جاتا ہے اور جو کسی غیر قوم کا منہ ہو تو برتن

لگ جاوے تو آگ اور مٹی دونوں کو لگا کر دھوویں سُبحان اللہ آدمی اشرف المخلوقات جسکو ہندو زنار اپنی بہہ
جانتے ہیں اُسکا جس سے کھانا کھایا جاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اُسکو ناپاک جانتے ہیں اور گھوڑے
اور گائے کا گوبر اور پیشاب پاک جانتے ہیں تیسری قسم یہ ہے کہ کپڑا جب بدن سے اُترتا ہے اُسکو
جانتے ہیں یعنی بدون پاک کئے اُس کپڑے سے عبادت کرنی درست نہیں گنتے اور اُسکو پاک یوں کرتے
ہیں کہ کپڑا اگر سفید اور سوت کا ہے تو پانی میں دھوتے ہیں اور اگر رنگدار ہے تو بقول اُنکے پانی کا چھینٹا دینے
سے پاک ہو جاتا ہے اور ریشمی کپڑا ہوا لگنے سے اور ریشمی سورج کے سامنے ہونے سے پاک ہوتا ہے چوتھی قسم جو زمین
کو پاک کرنا ہو تو گائے کا گوبر یا نرا پانی ملکر زمین کو پاک جانتے ہیں اور جو کوئی جائے ضرور سے باہر آوے اُسکے لیے
شاستر یوں کہتا ہے کہ اول بائیں ہاتھ کی سیدھی طرف کی انگلیاں دس بار مٹی اور پانی سے دھوویں اور پھر اسی
ہاتھ کی پیٹھ دس بار دھوویں اسی طرح اور پھر دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملا ملا کر سات بار مٹی اور پانی سے
دھوویں پھر بارہ کلیاں کریں تب کہیں پاک ہوں اور نجاست حکمی اُن کے نزدیک یہ ہے کہ جب آدمی رات کو
سو کر فجر کو اُٹھا ناپاک ہوا بدون غسل کئے عبادت نکرے اور کھانا نکھاوے اور جب آسن یعنی عبادت کی جگہ
سے اُٹھ کر اور جگہ گیا ناپاک ہوا ہاتھ پانوں دھوکے کُلی کرے تب عبادت کرے اور جب کسی عورت کو حیض آیا
اُسکا تمام بدن ناپاکی حقیقی سے ناپاک ہو گیا یہاں تک کہ اُس کا سوکھا ہاتھ بھی کپڑے اور برتن کو چھونے
نہیں دیتے جب بعد چھ دن کے غسل کرے تب پاک ہو یہاں عقل حیران ہے کہ لہو نکلا ایک مکان سے
سارا بدن کس طرح ناپاک ہو گیا اور جب کسی عورت نے بچہ جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اُسکا نجاست حقیقی
سے ناپاک ہوا بلکہ ساری قوم اُس کے سبب مرد و عورت ناپاک ہو گئے اور جو لوگ اُس کی قوم کے کسی اور
شہر میں یا سفر میں ہیں جس کسی کو یہ خبر پہنچی سب ناپاک ہو گئے اِس پلیدی کا نام سوتک ہے پھر اِن
پلیدیوں کا سندھیا یعنی ہر روزہ کی عبادت جو مشہور ہے اور ترپن یعنے مرے ہوئے بزرگوں کو پانی دینا
درست نہیں ہوتا اور اُنکے ہاتھ کا پانی اور قوم والے نہیں پیتے پھر اُس عورت جننے والیکا بدن چالیس دن
کے پیچھے پاک ہوتا ہے غسل کرے اور اپنے سر کو گائے کی گوبر اور پیشاب سے دھووے اور گائی کا گوبر اور پیشاب پیوے
اور باقی قوم کے لوگ اِس طرح سے پاک ہوتے ہیں کہ اگر وہ برہمن ہیں تو گیارھویں دن پاک ہوتے ہیں اِس طور پر

ہیں اور گنگا جل پیویں اور جو گوموت پیویں تو بہت ہی صفائی حاصل ہو اور جو کھتری ہیں تو
دن ہستو رند کو پاک ہوتے ہیں اور جو بیش یعنی بنیئے وغیرہ ہوویں تو پندرہ دن پیچھے پاک
اور شودر نجار لوہار وغیرہ ہیں تو تیس دن کے بعد پاک ہوتے ہیں اور سوتک کے دنوں میں مٹی کے
حال میں آتے ہیں پھر انکو اتار دیتے ہیں یہ عجب بات ہی کہ ایک عورت نے بچہ جنا تمام قوم ناپاک ہو گئی
یہ نا پاکی خبر کے ساتھ دوڑی اور پھر پاک ہوئے تو یوں ہوئے کہ کوئی قوم گیارہ دن میں کوئی تیرہ
دن پندرہ دنمیں کوئی تیس دن میں اور اُن کی ناپاکی بھی بڑی عقلمندی کہ ہر قوم میں بموجب شرافت
اور رذالت اُنہی کے رہتی ہی اور جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو اسی طرح سے تمام قوم اُسکی بھی ناپاک ہو جاتی
ہے اس ناپاکی کا نام پاتک ہی اور اکثر احکام اس ناپاکی کے یعنی پاتک کے اور پھر پاک ہونے ہر قوم
کے ویسے ہیں جیسے سوتک میں بیان ہوئے کچھ تھوڑا سا کسی حکم میں فرق بھی ہی اور جنازہ کے ساتھ جتنے
آدمی جاتے ہیں اگرچہ غیر قوم کے ہوں ناپاک ہو جاتے ہیں نہاویں اور کپڑوں کو پاک کریں پناہ خدا کی۔
ایسی ناپاکی سے کہ اپنی قوم کو ناپاک کر کے اور قوموں تک پہنچے اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور ہی کہ اگر کسی چمار
یا چوہڑے یا حائض اور نفاس اور مرتکب کبیرہ گناہ اور مردہ اور کتا اور گدھا اور بلی اور کوا اور مُرغ اور
خوجہ کا بدن اُنکے ایک عضو سے لگ جاوے تو انکا تمام بدن کپڑوں سمیت ناپاک ہو جاوے کپڑوں سمیت
نہاویں تو پاک ہوئیں اس ناپاکی کو نہ حقیقی کہہ سکوں نہ حکمی کچھ عقل کام نہیں کرتی او علی ہذا القیاس جب
کوئی ہندو کھانا کھاتا ہی تو بموجب حکم شاستر کے زمین کو گوبر وغیرہ سے ناپاک کر کے سوائے دھوتی کے
اور کپڑوں کو اُتار کر کھانا کھاتا ہے پھر اُسکی روٹی کھاتے ہوئے اگرچہ اُسکا سگا بھائی باہر سے اگر اُسکے
چونکے میں کپڑے سمیت چلا جاوے تو اُسکا چونکا بھرشٹ یعنی ناپاک ہو جاوے اور اُس طعام کا کھانا اُسپر نادرست ہو جاوے
دیکھو یہاں کی ناپاکی کیسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکے میں پیر دھرنے یا ہاتھ لگانے سے سب کچھ ناپاک ہو گیا اور
انگرکھہ اور پگڑی اور چادر کہ اوپر کے بدن میں ہوتی ہیں اُنکو ناپاک سمجھ کر کھانے کے وقت اُتار دیتے ہیں اور دھوتی
ہے کہ نیچے کے بدن میں ہوتی ہے اور دو مخرج نجاست کے اُسمیں ہوتے ہیں اس واسطے اکثر اوقات
دھوتی کے پلید ہونیکا احتمال ہوتا ہی اور زمین سے بھی اگر پیشاب یا پلید پانی کا چھینٹا پڑے تو بہ نسبت

اور کپڑوں کے دھوتی پر پڑنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے کیونکہ دھوتی زمین سے نزدیک ہوتی ہے سو اُس دھوتی کو

پگڑی اور انگرکھے اور چادر سے زیادہ پاک سمجھتے ہیں **فصل دوسری نماز کے بیان میں** ہمارے رسول

رات اور دن میں ایک عبادت خدا تعالیٰ نے فرض کی ہے جسکا نام صلوٰۃ ہے پانچ وقت اُسکے مقرر

اور نماز ایسی چیز ہے جسمیں دل اور زبان اور تمام بدن سے اللہ ہی کی تعظیم میں مصروف رہنا ہوتا

دل سے یہ خیال رکھنا کہ اللہ مجکو دیکھتا ہے اور لفظوں کے معنے سمجھکر اللہ کی تعظیم دل میں بٹھانی اور اُس

عذاب سے ڈرنا اور رحمت کا اُمیدوار ہونا اور زبان سے اللہ کی بزرگی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی

بیان کرنی اور اللہ سے دُعا مانگنی اور بدن سے اللہ کی تعظیم میں ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا اور دل میں دونوں

کانوں تک ہاتھ اُٹھانے اس لحاظ سے کہ میں نے سوا اللہ کے سب چیز سے ہاتھ اُٹھایا اور پھر اللہ کی تعظیم

میں جھک کر رکوع کرنا پھر ناک اور ماتھا کہ سارے بدن سے اُونچا ہے اللہ ہی کی تعظیم میں زمین پر رکھدینا پھر اسکی تعظیم

میں دوزانو بیٹھنا۔ دیکھو نماز میں کتنے کام تعظیم کے جمع ہیں سو ہمارے دین میں یہ سب کام سوائے اللہ کے

اَور کی تعظیم میں کرنے روا نہیں اور بموجب ہندوؤں کے دین کے دن اور رات میں ایک عبادت فرض

ہے اُسکا نام سندھیا ہے اور وقت اُسکے تین ہیں پراتکال یعنی صبح کا وقت مدھیان یعنی دن کے

بیچ سایںکال یعنی شام کا وقت اور سندھیا ایسی چیز ہے جسمیں دل سے تو برہما اور بشن اور مہادیو کی

تعظیم میں مصروف رہنا ہوتا ہے یعنی آنکھیں اور ناک بند کرکے اُنکی صورت کا دھیان کرنا بشن کی تصویر کو

اپنے ناف میں خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتھ ایک ہاتھ میں سنکھ ایک ہاتھ میں چکر ایک ہاتھ میں گرز اور برہما کی

صورت کو اپنے سینے میں دھیان کرنا سُرخ پوشاک چار مُنہ کنول کے پھول میں بیٹھا ہوا اور مہادیو کی صورت کو

اپنے دماغ میں خیال کرنا تین آنکھیں پانچ مُونہ سفید پوشاک ماتھے پر ٹیکا زبان سے گائتری کا جپ کرنا

اور سوائے اسکے اَور منتر بھی پڑھنے اور بدن سے آفتاب کی تعظیم میں مصروف رہنا صبح کی سندھیا میں

مشرق کی طرف مُونہ کرکے کھڑا ہونا اور دونوں ہاتھ بطور دعا کے اُٹھانے اور دن کی سندھیا میں کہ آفتاب

اُونچا ہوتا ہے کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ اُونچا کرنے اور شام کی سندھیا میں مغرب کی طرف مُنہ کرکے کھڑے ہونا

اور دونوں ہاتھ بطور دعا کے اُٹھانے اور اس سندھیا میں کہ ہندوؤں کے دین میں اس سے زیادہ کوئی عبادت نہیں ہے اللہ صاحب

۹۷

مہبی نہیں اور گاتیری کا پڑھنا اُنکے نزدیک بڑا ثواب ہے بلکہ تمام ہندوں کا اتفاق ہو اس بات پر کہ
برابر کوئی منتر نہیں ہے اور اُسکو مول منتر یعنی اصل منتر جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی برہمن
برابر گاتیری کا جپ کرے تو وہ کبیرہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی
بیانتے ہیں کہ ایسا کوئی کام نہیں ہے کہ گاتیری کے طفیل سے نہو سکے اور اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ
بشن اور شب اور بید گاتیری سے ہوئے ہیں اور منو شاستر میں لکھا ہے کہ پنڈت گاتیری کے
سے بیشک مکت حاصل کرتا ہی اگرچہ اور کام اپنے مذہب کے نہ کرے اور سورج نرائن اُپنشد میں لکھا ہی
کہ جو کوئی سورج کے سامنے بیٹھ کر گاتیری پڑھتا ہے اُس کے دل کا خوف جاتا رہتا ہے اور مصیبت دور ہو جاتی
ہے اور اُس شخص کا حرام کھانا اور بُری صحبت میں بیٹھنا بھی ضرر نہیں کرتا اور اسکندہ پُوران میں لکھا ہے کہ
بید میں گاتیری سے زیادہ کوئی چیز نہیں اور کوئی منتر اُسکے برابر نہیں جیسے کوئی شہر کاشی کے برابر نہیں
اور گاتیری بید اور برہمنوں کی ماں ہے اور وہ اپنے پڑھنے والوں کی حفاظت کرتی ہے سو جس گاتیری
کا اتنا وصف ہے وہ یہ ہی اُوں بھور بھوہ سوہ تت سب تر برے نیا بھرگو دے بستے دہیے
مہے دہیے یو نہ پرچو دیتے

ओं भूंव स्व: नत
सवितुर्व रे रायं भर्गो देवस्य धी मही धियो योन:
प्रचो दयात्॥

اور اسکے معنے یہ ہیں گاتیری کی ابتدا میں کہ لفظ اوُن کا ہی یہ لفظ تو ہر منتر کے ابتدا میں ہوا کرتا ہی اور
بید کی ابتدا میں آیا ہے اور یہ لفظ مرکب ہے اڑھائی حرفوں سے ایک اکار یعنی الف مفتوح اور دوسرا اُکار
یعنے الف مضموم تیسرا آدھا مکار یعنی آدھا میم اور اکار نام ہے بشن کا اور اُکار نام ہے مہادیو کا اور مکار شکتی
یعنی دیوی کا پھر دوسرا لفظ ہے بھور اسکے معنے ہیں زمین پھر تیسرا لفظ ہے بھوہ اسکے معنے ہیں آکاس
چوتھا لفظ ہے سوہ اسکے معنے ہیں سرگ اور سوائے اِن چار لفظوں کے باقی جتنی عبارت گاتیری
کی ہے اُسکے معنے ہیں کہ ہم سورج کی بڑی روشنی پر دھیان کرتے ہیں وہ ہمارے دل کی رہنمائی
کرے اب دیکھئے کہ جس گاتیری کی تعریف میں ہندوں کے یہاں اتنی دھوم دھام ہے اور اُسکو

۹۸

اَیسا چھپا کر رکھتے ہیں کہ سوائے برہمن اور کھتری کے اور کو سکھانی درست نہیں جانتے اور اُنکو بھی
ظاہر انہیں پڑھاتے آہستہ سے کانیں بتلاتے ہیں سو اس گائیتری کا مضمون اَیسا پوچ اور لغو
ہے کہ جس سے سوائے گناہ کے کچھ بھی حاصل نہیں اُسکی وہی مثل ہے کہ جیسے ایک چودہری گو
رئیس دربار لگائے ہوئے بیٹھا تھا ایک عورت حلال خوری نے آکر کہا کہ چودہری صاحب مجکو آپ سے خلوت
میں کچھ عرض کرنا ہے چودہری وہاں سے اُٹھ کر اُسکی بات سننے لگا اُس چوہڑی نے کہا کہ میں یہ عرض
کرتی ہوں کہ کل رات بہت ہی جاڑا ہوا تھا اب اِس بات کو خیال کرنا چاہیئے کہ اِس عورت نے اول
اپنی بات کو چھپایا اور جب ظاہر کیا تو ایسی بات نکلی کہ اُس کا بیان کرنا محض بے فائدہ تھا اور
کچھ لائق چھپانے کی نہ تھی **ف** اِس مقام پر شاید ہندوں کے خیال میں آویگا کہ بعضے مسلمان بھی
سوائے اللہ کے اور کے نام کی نماز پڑھتے ہیں جیسے بعض جاہل کہتے ہیں کہ فرض نماز اللہ کی ہے
اور سنت رسول اللہ کی اور بعض عورتیں حضرت بی بی فاطمہؓ کے نام کی نماز پڑھتی ہیں اور بعضے لوگ
صلواۃ الخطوات یعنے ضرب الاقدام پڑھتے ہیں یعنی گیارہ قدم بغداد کی طرف مونھ کر کے چلتے ہیں
اور اس میں حضرت پیر صاحب کا نام لیتے ہیں سو اِس کا جواب یہ ہے کہ سنت رسول اللہ سے مراد ہے
متابعت رسول کی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز پڑھتے تھے اور فرض سنت
میں فرق اِتنا ہے کہ جو شخص فرض نہ ادا کرے مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہے اور اگر فرض کا انکار کرے تو کافر
ہوتا ہے اور جو سنت نہ ادا کرے تو لائق جھڑکی اور ملامت کے ہوتا ہی بیچ میدان قیامت کے اور فرض
اور سنت سب اللہ ہی کی نماز ہے اگر کوئی شخص سنتیں پڑھتا ہوا یہ سمجھے کہ میں رسول اللہ کی بندگی کرتا ہوں
تو وہ شخص مسلمان کہاں رہا بلکہ کافر ہی ہوگیا اور بی بی فاطمہ کی تعظیم کی جو کوئی نماز پڑھے وہ بھی مشرک ہے
ہاں اگر اللہ کی نماز نفل پڑھ کر اُسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یا کسی
اور بزرگ کی روح کو بھیجدے تو مضائقہ نہیں اور جو لوگ صلواۃ الخطوات پڑھتے ہیں نماز تو قبلہ ہی کی طرف
مونھ کر کے اللہ کے نام کی پڑھتے ہیں لیکن اپنی دانست میں حضرت محبوب سبحانی کی تعظیم میں بغداد
کی طرف کئی قدم چلتے ہیں یا اِس فعل کو رقت یعنے عمدیات سے جانتے ہیں

ہمارے دین میں اس بات کی کچھ اصل نہیں ایک رسم پڑ گئی ہے چنانچہ حضرت نظام الدین اولیاء کے وقت میں ایک فتویٰ اس فعل کے رد میں لکھا تھا اور اس زمانہ میں ایک فتوے جناب سید الفقہاء مفتی محمد صاحب دہلوی نے اس فعل کے حرام ہونے پر لکھا ہے اور اسپر علماء دہلی و سہارنپور اور لدھیانہ اور لاہور اور قصور اور امرتسر وغیرہ نے مہریں کی ہیں غرض بہر صورت ہمارے دین میں اللہ کے سوا دیکھنا پوجنا اور بیت اللہ کے سوا اور کو قبلہ عبادت ٹھیرانا درست نہیں ۔

تیسری بیچ بیان روزہ کے ہمارے دین میں روزہ کہتے ہیں اس کام کو صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تلک اللہ کی تعظیم میں کھانے اور پینے اور جماع کرنے سے بند رہنا اور رات کو قوت حلال سے جو ملے سو کھا لینا تمام برس میں ایک مہینا رمضان کے روزے رکھنے فرض یعنی نہایت ضرور ہیں جو کوئی رکھے ثواب پاوے نہیں تو سخت گنہگار ہو اور منکر اس کا کافر ہے اور سوائے اسکے اور روزے نفل ہیں کوئی رکھے تو ثواب پاوے نہیں کچھ گناہ نہوگا اور روزہ بڑی عبادت ہے اور سوائے اللہ کے اور کے نام کا روزہ رکھنا کفر ہے اور ہندو اپنے معبودوں اور بتوں کے نام پر روزہ رکھتے ہیں اور اسکو برت کہتے ہیں ایکادشی یعنی گیارہویں تاریخ کا برت وشن کے نام کا رکھتے ہیں چودس کو مہادیو کا منگل کے دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کے دن سنیچر یعنی زحل کا بھادوں کی اشٹمی کو کشن کا برت رکھتے ہیں کاتک کی اماوس یعنے دیوالی کو لچھمی کا چیت اور اسوج کی نوراتوں میں دیوی کا برت رکھتے ہیں اور بعضے کالکا کا برت رکھتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اور معبودوں کے نام پر رکھتے ہیں اور بعضی غذا میں اور اناج وغیرہ کہ اور دنوں میں کھانے درست جانتے ہیں اور بعضے برتوں میں انکا کھانا حرام سمجھتے ہیں اور بعضے برتوں میں رات اور دن کو بھی کچھ نہیں کھاتے بعضے دن میں کھاتے ہیں رات کو بھی کچھ تھوڑا سا کھا لیتے ہیں غرضکہ اللہ کے نام کا برت انکے دین میں کوئی نہیں معلوم ہوتا اور دن ہی کے نام ہیں اور اگر اس مقام میں ہندوؤں کو شبہ پڑے کہ بعضے مسلمان مخدوم جہانیاں کے نام کا رکھتے ہیں اور بعضے حضرت مرتضےٰ علی کے نام کا اور بعضی عورتیں سید سلطان اور بی بی مراد اور غرض کے نام کا روزہ رکھتی ہیں اور بعضی عورتیں جھگڑی کا برت رکھتی ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگ گمراہ اور خلاف شرع ہیں انکے ایسے افعال سے ہمارے دین پر اعتراض نہیں آسکتا۔ کیونکہ یہ تمام کام

ہمارے دین میں درست نہیں ہیں اور جو کوئی مرد یا عورت مسلمان سوائے اللہ کے اوروں کی تعظیم میں نماز یا روزہ وغیرہ عبادت کرے وہ شخص مشرک ہے

فصل چوتھی بیچ بیان صدقہ کے

جاننا چاہیئے عبادت دو قسم پر ہے بدنی اور مالی۔ بدنی وہ جو بدن سے کیجاوے جیسے نماز اور روزہ وغیرہ اور جو مال سے ادا ہو یعنی اپنے مال میں سے کچھ ایک مال اللہ کے نام پر نکالنا جیسے مال کی زکوٰۃ فرض ہے اہل نصاب پر اور منکر اُس کا کافر ہے اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحیٰ کی واجب ہے اہل توفیق پر اور سوائے اُنکے اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہ ہر قسم کی عبادت ہم لوگ اللہ کی رضا مندی اور تقرب حاصل کرنے کو کرتے ہیں اور اللہ ہی سے اُمید رکھتے ہیں کہ ان کاموں کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو اور اللہ ہی سے ڈرتے ہیں کہ جو عبادت ضروری ہے اگر ہم ادا نہ کرینگے تو اللہ خفا ہوگا غرض ہر طرح کی عبادت خواہ مالی ہو خواہ بدنی اللہ ہی کی قربت حاصل کرنے کو اور اللہ ہی سے خوف اور اُمید رکھ کر ہم لوگ کرتے ہیں اور ہندو لوگ سوائے اللہ کے اوروں کی قربت و رضا حاصل کرنے کو یا اُن سے ڈر کر عبادت بدنی اور مالی کرتے ہیں عبادت بدنی جیسے اس سے پہلے بیان ہو لیا اور عبادت مالی جیسے دیوی کو بکرا زندہ چڑھانا یا جان سے مار دینا اور دیوتاؤں کے نام پر مال میں سے حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤں کی نذر و نیاز دینا اور جو کوئی ہندو یہ کہے کہ بعضے مسلمان بھی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسواں حصہ اپنے مال سے نکالتے ہیں اور بعضے اپنی اولاد کو پیر صاحب کا دسوندھی بنا کر انکی قیمت مقرر کرکے اُسکا دسواں حصہ پیر صاحب کے نام پر دیتے ہیں اور بعضے اپنے غلہ میں سے حضرت مرتضیٰ علیؓ کی چنگی نکالتے ہیں اور بعضے کسی کے نام پر اپنا زیور دھو کر رکھ چھوڑتے ہیں اور بعضے لوگ پیروں سے ڈر کر اور اُن سے نفع کی اُمید رکھکر انکی نیاز دیتے ہیں اور بعضے پیروں کے نام منتیں مانتے ہیں اور بعضے پیروں کے نام پر جانور ذبح کرتے یا چھوڑ دیتے ہیں بعضے قبروں پر بکرا وغیرہ چڑھا چڑھاتے ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ لوگ جاہل اور گمراہ ہیں اور ان کاموں میں سے ہمارے دین میں ایک بھی درست نہیں اور تمہارے دین میں سب درست ہیں ہمارے دین میں عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی سوائے اللہ کے اور سے تقرب حاصل کرنے کو کرنی درست نہیں اور سوا اللہ کے اوروں سے اُمید اور خوف رکھنا اور نفع یا نقصان سمجھنا درست نہیں

فصل پانچویں بیچ بیان حج کے

ہمارے دین میں ہر مسلمان صاحب

جو راہِ خرچ اور سواری رکھتا ہو اور جن کا نان نفقہ اُسکے ذمہ پر فرض ہو اُنکو دے سکتا ہو اور راہ
ہو ایک مرتبہ کعبہ شریف کا حج کرنا فرض ہے اور کعبہ ایک مبارک گھر ہے مکہ معظمہ میں اللہ کا
جب کوئی نماز پڑھے کعبہ کی طرف مُونہ کرکے ادا کرے اور اُس طرف سے سوا اور طرف کو مُنہ کرکے
منع ہے اور یہ سجدہ کچھ اُس گھر کو نہیں بلکہ سجدہ اللہ ہی کو ہے اُس گھر کی طرف مُنہ کرکے سجدہ
کرنے کا حکم ہے سو اللہ صاحب نے اُس گھر کو سب مُسلمانوں کے لیئے قبلہ عبادت کا ٹھیرا دیا ہے بسبب
شرف اور بزرگی اُس گھر کے پھر ہم مُسلمان لوگ وہاں جاکر اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اپنی
عاجزی اور اُس مُبارک گھر کا طواف کرتے ہیں اور کعبہ شریف کے نزدیک ایک عرفات میدان ہے
عرفہ کے دن وہاں جاکر کھڑے ہوتے ہیں اور ٹھیرتے ہیں اور جو کوئی حج کرتا ہے اِس سے پہلے جو
اُس شخص نے اللہ کی تقصیرات اور گناہ کیئے تھے سو اللہ معاف کر دیتا ہے اور سوائے خانہ کعبہ کے
کسی اور مکان کو حج کی نیت سے جانا درست نہیں بلکہ شرک ہے اور ہندوں کی زیارت گاہ مختلف
ہیں اپنے معبودوں کے نام پر مقرر کر لیئے ہیں اُن ہی مکانوں پر جاتے ہیں اور وہاں جاکر اپنے
معبودوں کی عبادت کرتے ہیں سو وہ زیارت گاہ سیکڑوں جیسے کرکھیتر گنگا جمنا جوالا مکھی کانگڑا
چنت پورنی منسا دیوی آسا دیوی بالا سُندری جینتی۔ بھدری کالی است بھوجی بندرابن متھرا اودکا
کاشی جگن ناتھ بدری کدار گیا پھکر ہمانچل اور سوائے اُنکے اَور بھی ہیں لیکن اِن جگہوں میں جانے
سے اللہ کی عبادت کا پتہ بھی نہیں لگتا سچ فرمایا حضرت شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نے ع ہر سُو دَوَد
آنکس کہ زور خویش براند * وانرا کہ بخواند بدرکس نہ دواند * اور اگر اِس مقام میں کوئی ہندو یہ اعتراض کرے
کہ مُسلمانوں کی زیارتگاہ بھی مختلف ہیں جن مکانوں میں بزرگوں کی قبوریں ہیں جیسے اجمیر سرہند پاک پٹن
سڈھورہ مکن پور بھڑائچ تھنسکہ گھڑام پیران کلیر گنگوہ شیخپورہ بناوہ سنام نکاہہ امروہہ وغیرہم اور دور
دور سے مُسلمان لوگ حاجتیں مانگنے کو اِن مکانوں پر جاتے ہیں بلکہ پاک پٹن سے تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں
کہ جو کوئی وہاں جاکر ایک دفعہ جنتی دروازے میں کو نکل جاوے بہشتی ہو جاوے سو ایسے اعتراضوں کا جواب ہم
کئی دفعہ دیچکے ہیں کہ جاہلوں کی بکت کا اعتبار ہرگز نہیں ہوتا اصل یہ ہے کہ ہمارے دین میں قبروں کی زیارت کا

بہت فائدہ لکھا ہے اِس طور پر کہ وہاں جاکر اہلِ قبور سے بطور مسنون سلام کہے اور اپنے اور اُن کے لیے اللہ سے بہتری کی دُعا مانگے اور اپنی موت کو یاد کرے تاکہ دنیا سے دل سرد ہو اور گناہ سے بچنے لگے اگر کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کو دُور سے قصد کر کے جاوے اِس نیت سے کہ اُن کی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجھے بھی اُس سے برکت حاصل ہو تو مضایقہ نہیں اور حضرت خواجہ کائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنی ایسی ہی کہ اُس کا بہت ہی ثواب ہے لیکن بہ نیت حج اور پرستش اور طلب حاجات کے کسی قبر پر جانا درست نہیں بلکہ یہاں تک اسبات کا بندوبست ہے کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا بھی درست نہیں سے کہ قبر پر چراغ جلانا بھی حرام ہے اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور اُسپر عمارت بنانی بھی منع ہے اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہے اسکی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ مجاوران طالب دنیا نے یُوں ہی مشہور کر رکھا ہے یہ بات ہمارے دین میں نہیں کہ کسی دروازے میں کو نکل کر بہشتی ہو جاوے بہشت میں داخل ہونیکا سبب اللہ کا فضل اور ایمان اور نیک اعمال ہیں اور ہمارے دین میں قطعی یعنی یقینی بہشتی کہنا کسیکو درست نہیں مگر اُن لوگوں کو کہ جنکا بہشتی ہونا قرآن یا حدیث سے ثابت ہو گیا ہے جیسے انبیا علیہم السلام اور حضرت ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور ابو عبیدہؓ اور سعدؓ اور سعیدؓ اور عبدالرحمنؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور سوائے اُنکے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اسی طرح قطعی دوزخی کہنا بھی کسیکو درست نہیں مگر جن کا دوزخی ہونا قرآن یا حدیث سے ثابت ہوا ہے جیسے شیطان اور دجال اور فرعون اور ابو لہب اور ابو جہل وغیرہ پھر جائیکہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قطعاً و یقیناً بہشتی ہونا معلوم نہیں تو دروازے میں کو نکلنے والا کہاں سے یقینی بہشتی ہوا اور پاک پٹن کے دروازے کی حقیقت یہ ہے کہ ایک روز حضرت نظام الدین اولیا رح کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اُس جگہ پر جہاں کہ وہ دروازہ بنا ہوا ہے سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبہ محبت اور مفرط شوق حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس جگہ سے محبت رکھتے تھے مجاوروں نے اپنی پیدا اسی کے لیے وہاں دروازہ بنا کر اُس کا نام جنتی دروازہ رکھدیا ہے

فصل چھٹی مُردوں کو ثواب پہنچانے میں

جاننا چاہیئے کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو عمل کرنے سے رہ جاتا ہے

ئی زندہ اُس مردہ کے لیئے عمل نیک کرے یعنی مسکین کو کھانا کھلا کے یا کپڑا پہنا کے یا نقد دیکے
علی یا روزہ نوا کر کے یا قرآن شریف پڑھ کے یا کوئی اور نیک عمل کر کے اُس کا ثواب مردے کو
بخی جو اُس عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ کی جناب سے اُسکو ملتا ہے اُس مُردے کو دلاوے تو انشا
اب مُردے کو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہ عمل اللہ کی خوشنودی کے لیئے کیا ہو اور جو دنیا کی نام آوری
یا ہے تو کچھ ثواب نہیں ہوتا نہ پہنچانے والے کو نہ مردے کو اور یہ ثواب پہنچانا دو طور پر ہے
ایک یہ کہ جب کوئی عمل نیک کرنے لگے تو ابتدا میں یوں نیت کرے کہ میں فلانے شخص کی طرف سے
نائب ہو کر یہ عمل کرتا ہوں اور یہ صورت خاص عبادتِ مالی میں ہے دوسری یہ کہ جب عبادت کر چکے
اُس وقت اللہ تعالیٰ کی جناب میں دُعا کرے کہ اے پروردگار اس عمل کا ثواب تو اپنے فضل سے فلانے
شخص کو بخشدے اور اس ثواب پہنچانے کیواسطے کوئی دن مقرر نہیں ہے جسدن چاہے پہنچاوے
لیکن بعضے دن افضل جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم ہوئی
چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کھانا اور کوئی عمل کسی کے لیئے خاص نہیں ہے بلکہ جو کچھ بن آوے
سو کرے لیکن مال حلال شرط ہے اور یہ بھی مقرر نہیں ہے کہ اس قسم کے کھانیکو فلانے لوگ کھاویں
اور فلانے نہ کھاویں بلکہ ہر کسیکو کھلا دینا اور دیدینا درست ہے لیکن فقیر اور مفلس اور ناتہ دار اور یتیم اور
مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم اور انیسوں کو کھلانا اور دینا بہت ہی اچھا ہے اور یہ ثواب پہنچانا حقیقت
میں ایک مروت ہے مُردوں کے ساتھ کچھ یہ نہیں کہ اُن سے ڈر کر یا اُن سے حاجت برآری کی اُمید
رکھ کر اُنکو ثواب پہنچاویں اور یہ بھی نہیں کہ مُردے کچھ غیب داں ہیں اور ثواب پہنچانے کے وقت
ضرور اُنکی روح حاضر ہو جاتی ہے بلکہ جہاں اُنکی روح ہوتی ہے اُس کا ثواب اُن کو وہیں پہنچ جاتا ہے
اور یہ ثواب پہنچانا کچھ فرض اور واجب نہیں ہے کہ قرض لیکر بھی کسی کی روح کو ثواب پہنچاویں بلکہ قرض
چڑھا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچھا نہیں بہتر یہ ہے کہ اپنے بچوں کے خرچ سے جو زائد ہو اُس میں سے خیرات
کر کے اُس کا ثواب پہنچاوے اور ثواب پہنچانے کے لیئے جو کھانا تیار کیا جاوے تو اُس کے لیئے نئے
باسن لگانے ضرور نہیں بلکہ جو برتن ہمیشہ برتنے میں آتے ہیں وہی کافی ہیں اور یہ بھی ضرور

ضرور نہیں کہ اُس کھانے پر کچھ پڑھا جاوے تب اُسکا ثواب پہنچے بلکہ نیت ہی کافی ہے اور اُسکے
ساتھ پانی رکھنا بھی ضرور نہیں ہے اور ثواب پہنچانے سے پہلے اُس کھانے میں سے جو کوئی کھاوے
درست ہے منع نہیں اور ہندؤں کے دین میں ثواب پہنچانے کا یہ طریق ہے کہ مثلاً کھانا کپڑا و
چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اُس کا سنکلپ یعنی نیت یوں کرے کہ ثواب پہنچانیوالا اپنے ہاتھ میں پانی
شاستری زبان میں یہ کہے کہ اب جو فلانا مہینا فلانی تاریخ فلانا دن ہے تو میں فلانا شخص فلانی میرکی
قوم فلانی فلانی چیز فلانے شخص کے لیے میں صدقہ کرتا ہوں پھر اُس پانی کو زمین پر ڈال دے اور
ثواب پہنچانا اُن کے نزدیک اگرچہ ہر روز درست ہے پر بعضے دن بھی مقرر کرنے ضرور جانتے ہیں چنانچہ
ایک دن واسطے کریا کرم کے مقرر ہے کہتے ہیں کہ مُردے کے مرنے سے اُسدن تلک اُس مردہ کا ایک بدن
عالم برزخ میں تیار ہوتا ہے اور قابل جزا و سزا کے ہوتا ہے اسواسطے اُس دن کا نام کریا کرم رکھا ہے کیونکہ
شاستری زبان میں کریا کہتے ہیں بدنکو اور کرم کہتے ہیں عمل کو یعنے مرنے کے دن سے اُسدن تلک کوئی شخص
اُس مُردے یا اقرب موافق شاستر کے ایسے عمل بجالاوے جن کے سبب سے اُس مُردے کا بدن تیار ہو پھر اُس دن
میں اُس مردہ کیواسطے کچھ عمل کیا جاوے اُس عمل کا نام کریا کرم ہے یعنی بدن کا عمل اُس دن میں کرم کے
لیئے یہ کرم کرتے ہیں کہ اُس مردے کے نام پر کھانا پوشاک پلنگ توشک لحاف زیور باسن چھتری
گھوڑا اسباب عمدہ بموجب اپنے مقدور کے مہا برہمن کو دیتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ سب کچھ اُس کو
پہنچتا ہے اور اُس دن میں اور بھی بہت سا بکھیڑا کرتے ہیں اور مہا برہمن وہ برہمن ہیں کہ مُردوں کے
نام کا صدقہ اُنکو دیتے ہیں اور اُس کریا کرم کیواسطے برہمن کے مرنیکے بعد گیارہواں دن اور کھتری کے مرنے
بعد تیرہواں دن اور ویش یعنے بنیئے وغیرہ کے مرنیکے بعد پندرہواں یا سولہواں دن اور شودر یعنی
یعنی نائی دھوبی وغیرہ کے مرنے کے بعد تیسواں یا اکتیسواں دن مقرر ہے از انجملہ ایک چھماہی کا دن
ہے یعنے مرنے کے بعد چھ مہینے از انجملہ برسی کا دن ہے اور اس دن میں گائے کو بھی کھانا کھلاتے
ہیں از انجملہ ایک دن سُدھ کا ہے مُردے کے مرنے سے چار برس پیچھے از انجملہ اسوج کے مہینے کے
نصف اول میں ہر سال اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچاتے ہیں لیکن جس تاریخ کو کوئی مرا اُسی تاریخ میں ثواب

اُنہیں کا ضرور جانتے ہیں اور کھانیکا ثواب پہنچانے کا نام سراوہ ہے اور جب سراوہ کا کھانا تیار ہوجاے
اول اُسپر پنڈت کو بلاکر کچھ بید پڑہواتے ہیں جو پنڈت اس کھانے پر بید پڑھتا ہے وہ اُن کی
[illegible] اکشر من کہلاتا ہے اور اسی طرح پر اور بھی دن مقرر ہیں اور جب اپنے معبودوں کی روح
[illegible] کرتے ہیں تو وہاں ثواب پہنچانے کی نیت تو ہوتی نہیں بلکہ اُن سے ڈرکر یا کچھ نفع کی اُمید
[illegible] نذر و منت کے بہی بھینٹ دیتے ہیں اور اُنکے واسطے بہی دن معین ہیں اور اُن کے بعضے
معبودوں کی روح کیواسطے بعضے کھانے بہی مقرر ہیں جیسے دیوی کو شراب اور گوشت کا بھوگ لگانا
بام مارگ میں بڑا ثواب جانتے ہیں اور ہنومان کو چورما اور مہادیو کو دہتورہ کا پھول اور بیل کا پتہ وغیرہ اور
اُنکے معبودوں کی نیاز اگرچہ سب ہندوں کو کھانی درست جانتے ہیں لیکن جو کسی مُردے یا معبود کے نام
پر سنکلپ کرکے دیا جاوے تو وہ سوائے برہمن کے اور کو لینا اور کھانا درست نہیں جانتے اگرچہ برہمن مالدار
اور دوسری قوم کے محتاج ہوں اور برہمنوں کے بڑوں نے اپنی اولاد کی گزران کی خوب تدبیر کری ہی کہ شاستر
میں لکھدیا کہ سنکلپ کیا ہوا مال سوائے برہمن کے کوئی نہ لیوے اور اپنے معبودوں کے نام پر میوہ جات
اور جو اور تل اور گھی اور شہد آگ میں جلادیتے ہیں اور اُسکا نام ہوم ہے اور کئی معبودوں اور مُردوں کے
نام لےلیکر پانی گراتے جاتے ہیں جب بشن برہما وغیرہ دیوتاؤں کو پانی دینے لگتے ہیں تو زنار کو داہنی
پسلی پر کرلیتے ہیں اور اسی طرح زنار رکھنے کو بشن مت کہتے ہیں اور بعضے جب اپنے پچھلے پنڈتوں اور
بھگتوں کو پانی دیتے ہیں جسکو رکھہ کہتے ہیں تو زنار کو سینے پر لٹکالیتے ہیں اُسکا نام ہی کنٹھی اور جب اپنے
بزرگوں کو پانی دیتے ہیں تو زنار کو بائیں پسلی پر کرلیتے ہیں اُسکا نام ہے پتر ست اور پتر اُنکی زبان میں
مرے ہوئے بزرگوں کو کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ پانی بزرگونکو پہنچتا ہے اسکا نام ترپن ہے معاذ اللہ
خداتعالیٰ کی نعمتوں کو آگ میں جلادینا اور زمین پر پھینکدینا کیسی بیوقوفی کی بات ہے بھلا ثواب تو اُسچیز کا
پہنچے کہ کسی مسکین کے کام آوے اور آگ میں جلادینا اور زمین پر پھینکدینا ایک بڑا گناہ ہے اور یونہی بے
فائدہ مال ضائع ہوجاتا ہے پھر اُس سے ثواب کی اُمید رکھنی محض نادانی ہی خدا کی پناہ شیطان کیا شریر
ہے کہ اسی بہانہ سے آدمیوں کے مال ضائع کرواتا ہے اور عاقبت کے عذاب میں پھنساتا ہے اور

جسدن اُنکے کسی مرشد یا معبود کے نام پر کھانا تیار ہوتا ہے اُس دن میں جب تک برہمن کھالیویں
تب تلک اُس کھانے میں سے اَوْر کو کھانا درست نہیں جانتے اگرچہ لڑکے بالے بھوک کے عذاب میں
گرفتار ہیں لیکن اُسمیں سے انکو نہیں کھلاتے ف اس مقام پر شاید ہندو یہ اعتراض کریں کہ مُسلمانوں
کے بھی ثواب پہنچانے میں یہی ساری رسوم ہندوں کی موجود ہیں بعضے مُسلمانوں نے ثواب پہنچنے
کے لیئے دن مقرر کر لیئے ہیں جیسے مردہ کی سوم کو قُل کرتے ہیں اور چالیسویں کو پلنگ بچھا کر اور طرح
طرح کے کھانے رکھ کر اعتقاد رکھتے ہیں کہ مردے کی روح یہاں آتی ہے اور بعضے کہتے ہیں اُسدن
روح گھر سے نکلتی ہے اور چھ ماہی اور سالیانہ کرتے ہیں اور حضرات پیران پیر کی فاتحہ سوائے گیارہویں اور
سترہویں کے اور دن میں نہیں کرتے اور حضرت امیر حمزہ کا ختم شب برات ہی کو کرتے ہیں اور حضرت امام
حسینؓ کا محرم کے عشرہ میں علیٰ ہذا القیاس اور بزرگوں کا فاتحہ اُنکے مرنے ہی کے دن کرتے ہیں اور
بعضوں کی روح کے لیئے بعض کھانے بھی مقرر کر رکھے ہیں جیسے شاہ عبدالحق کا توشہ حلوے کا اور حضرت بی بی
کی صحنک بھی خشکہ کی اور حضرت ابو علی قلندرؒ کا مالیدہ اور حضرت علیؓ کا کونڈا میٹھے چانولوں کا اور اس کا
کھانا بھی گرما گرم ضرور جانتے ہیں بلکہ اُسپر کیلہ کا پتہ اور سُرخ ڈورے بھی ضرور رکھتے ہیں اور بعضے اُس دن
روزہ رکھتے ہیں اور حضرت امام حسین کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان کا روٹ یا ریوڑیاں اور بابا
فرید کی کھچڑی میٹھی اور پیر نبوی کا نمک علیٰ ہذا القیاس اَوْر بزرگوں کے نام پر مقرر کر لیئے ہیں بلکہ بعضے
شخصوں نے یہ بھی قید رکھی ہے کہ فلانے بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی ہو فلاں کی پانچ پیسے کی فلانے کا
روٹ سوا من کا فلانے کا روٹ پانچ سیر کا فلانے کی تین کوڑی کی نیاز اور مردہ کا اسقاط خاص
قرآن مجید ہی کا ہو اور ضرور اُسکو سات ہی آدمیوں کے ہاتھوں میں پھرایا جاوے اور بعضوں نے ان نیازوں
کے کھلانے اور لینے والے بھی مقرر کر رکھے ہیں جیسے کہتے ہیں کہ شاہ عبدالحق کا توشہ وہی شخص کھاوے
جو حقہ نہ پیوے اور کھاوے تو وضو کر کے اور حضرت فاطمہ کی صحنک صرف عورتیں ہی کھاویں اور عورت
بھی وہ کھاوے جس نے دوسرا خاوند نہ کیا ہو حضرت عباس کی نیاز سید ہی کھاویں اور کُنڈوں
کی نیاز کنواری لڑکیاں کھاویں بلکہ بعضے دنوں کے لیئے بعضے کھانے مقرر کر رکھے ہیں

ہندوؤں کی رسم ہے کہ دسہرہ کو دہی اور خشکہ اور دیوالی کو شیرینی اور منگل اور اتوار کے دن برت
ہیں میٹھا اور گوگے پیر کی نومی کو سویاں اسیطرح مسلمانوں نے بھی مقرر کر لیئے ہیں کہ شب برات
ہو اور محرم کو حلیم اور شربت اور عید کو سویاں اور مخدوم جہانیاں کے روزے میں میٹھی
سوائے اُنکے ایسی قیدیں لگا رکھی ہیں اور بعضے مسلمان بزرگوں کی نیاز اس اُمید پر
کہ وہ ہمارے رزق یا اولاد میں ترقی دیں گے یا کوئی مراد پوری کرینگے اور ڈرتے ہیں کہ اگر ہم اُنکی
نیاز نہ دیں گے تو ہمارا کچھ نقصان کر دینگے اور بعضے لوگ ثواب پہنچانے کو فرض کی طرح ضرور جانتے
ہیں جو کوئی گیارہویں وغیرہ کا دن نہ کرے اُسے طعن دیتے ہیں اور بعضے نیاز وغیرہ کے دن نئے
باسن بھی لگانے ضرور جانتے ہیں اور جیسے ہندو سرادہ کے دن کھانے پر اہبشر من سے منتر پڑھوا دیتے
ہیں اسیطرح مسلمان بھی ملاں کو بلا کر ختم دلاتے ہیں اور جب تک ملاں اُس پر ختم نہ پڑھے تب تلک اُسمیں سے
کسیکو کھانے نہیں دیتے اور ہندو سنکلپ کرنیکے وقت داہنے ہاتھ میں پانی لے لیتے ہیں مسلمان پانی کا پیالہ
کھانے کے ساتھ ختم کیوقت رکھنا ضرور جانتے ہیں اور ہندو اپنے بزرگوں کو پانی دیتے ہیں ویسے ہی مسلمان
محرم میں حضرت امام کی روح کیواسطے پانی کی مشکیں زمین پر بہا دیتے ہیں اور جیسے ہندو دیوتاؤں کے
نام پر گھی وغیرہ آگ میں جلا کر اُسکا نام ہوم رکھتے ہیں اسیطرح مسلمان بزرگوں کے واسطے ہزارہا چراغ
روشن کرکے اور اُنمیں دھڑیوں اور منوں تیل جلا کر اللہ کی نعمت کو ضائع کرکے اُسکا نام روشنی رکھتے ہیں
اور بعضے ختم کیوقت ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اس اعتقاد سے کہ بزرگوں کی ارواح یہاں حاضر ناظر ہیں اور
بعضے ختم کیوقت چراغ بھی کرتے ہیں اور سوائے اسکے اس قسم کی رسوم مسلمانوں میں رواج پا رہی ہیں
جسکی تفصیل دراز ہے سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ یہ کام ہمارے دین کی کتابوں سے ثابت نہیں ہے سمجھ لوگوں
نے شاید ہندوؤں کی ریس سے یہ باتیں نکالی ہیں اور ہمارے دین میں دوسرے دین والوں کی ریس کرنی انکی رسوم
مخصوصہ میں منع ہے یہاں تک کہ ہولی اور دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندوؤں کے تہواروں میں سیر کیلیئے شامل ہونا
بھی حرام ہے کیونکہ فرمایا ہے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنے جسنے ریس کری
کسی قوم کی وہ اُن ہی میں سے ہے اور یہ رسوم باطلہ جو اس فصل میں ذکر ہوئی ہیں ہمارے دین میں انکی کچھ بھی اصل نہیں

اسواسطے ہم لوگ ان رسموں کو بدعات اور مشابہت میں گنتے ہیں اور بعضے انمیں سے مکروہ ہیں اور بعضے
حرام ہیں بعضی شرک پھر جو بات ہمارے دین میں نہو اسپر اعتراض کرنیسے ہمارے دین پر اعتراض نہیں آتا
سوال ہندواں تمنے جو کہا کہ ہمارے دین مسلمانی میں اور دین کی ریس کرنی بہت بری ہے اور اُ
کے تہواروں میں بطور سیر کے شامل ہونا منع ہے پھر اور دین والے کھانا کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں ت
بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں سو تمکو چاہئے کہ یہ کام بھی چھوڑدو اور ہندوؤں کے تہواروں میں یونہی بطور سیر شریک
ہونا برکنار بلکہ بعضے مُلّا شاگردوں کو بعض اشعار لکھکر دیتے ہیں جنمیں ہندوؤں کے تہواروں کی یعنی دیوالی وغیرہ
کی تعریفیں ہوتی ہیں اور اُن اشعار کا نام رکھا ہے عیدی سو اسکا **جواب** یہ کہ ہمارے دین میں اور دین
والوں کی ریس اُن باتوں میں منع ہے کہ جن کی اصل ہمارے دین میں کچھ نہو اور اُنھیں کی خصوصیات
میں سے ہو اور جو کام ہمارے اور دوسرے دین والوں کے مشترک ہیں وہ کام ہم کیوں نہ کریں اور یہ جو
تم نے کہا کہ بعضے مُلّا ہندوؤں کے تہوار کی عیدی لکھدیتے ہیں ہمارے دین میں یہ بھی منع ہے ایسی عیدی وہی مُلّا
لکھدیتے ہیں کہ دو چار پیسے پر اپنے تقوے کو بیچ دیتے ہیں اور یہ لوگ ہمارے نزدیک فاسق ہیں غرض یہ ہے کہ
اِن باتوں سے ہمارے دین پر ہرگز اعتراض نہیں آسکتا **باب تیسرا بیچ معاملات کے** اور اس
باب میں چھ فصل ہیں **فصل پہلی نکاح کے بیان میں** ہمارے دین میں نکاح وہ چیز ہے
کہ کوئی عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے عقد میں دے اور مرد اُسکو قبول کرے اگر وہ عورت یا مرد نابالغ ہو
تو کوئی عورت کا ولی جیسے باپ یا بھائی اُسکا نکاح کردیں پس اس اقرار کیواسطے دو شخص ایمان والوں کا
گواہ ہونا ضرور ہے اور عورت کے نفس کا کچھ عوض بھی مرد پر ٹھیر جاوے اُسکا نام مہر ہے اور وقت نکاح کے خطبہ
پڑھنا سُنت ہے اور خطبہ میں اللہ کی توحید اور حضرت کی رسالت کا بیان اور کچھ نصیحت کا مضمون ہوتا ہے
اور دولھا دولہن کے حق میں دُعا کرنی بھی سُنت ہے اور بعد نکاح کے مرد کو چاہئے کہ اس نعمت کے شکر
میں درویشوں اور دوستوں کی ضیافت کرے اُسکا نام ولیمہ ہے اور نکاح میں دولھا اور دلہن کو اچھے
کپڑے پہننے اور خوشبو لگانی واسطے ستھرائی کے نہ واسطے نام آوری اور تکبر کے درست ہے اور دف کی
آواز سے نکاح کی شہرت کردینی جائز بلکہ مستحب ہے اور اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دیدے یا کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اُس

ماً کسی اور مرد سے نکاح کر لینا درست بلکہ بڑا ثواب ہے اور ہندوؤں کے نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہے
کے والی جیسے باپ وغیرہ اُس عورت کو سنکلپ کر کے کسی مرد کو دیوے اور سنکلپ کا بیان دوسری
فصل میں ہو لیا اور مرد اُس عورت کو قبول کرے اِس لفظ سے سوست ۲۵ ۲۵ پھر اس اقرار
کو گواہ پکڑتے ہیں یعنی آگ جلا کر دولہا دلہن کو آگ کے گرد پھیرے دیتے ہیں نہیں معلوم کہ آگ کے
کیا فائدہ ہے اگر کوئی شعور والا گواہ ہو تو اُسکی گواہی وقت حاجت کے کام بھی آوے اور آگ تو
بان ہے اور جو ہندو یہ کہیں کہ آگ کا مؤکل ہے بسنتر دیوتا وہ شعور والا ہے ہم اُسکو گواہ پکڑتے
اِسکا جواب یہ ہے کہ آدمیوں کے گواہ کرنیسے تو یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر بر تقدیر حاکم کے سامنے جھگڑا
ہو جائے تو اُسوقت گواہ کام آوے اور دیوتا کی گواہی کہ امر موہوم ہے اور نظر سے غائب ہے کس کام آوے
اور سوائے اُسکے جتنی رسوم کہ ہندو نکاح میں کرتے ہیں اُن سے عقل حیران ہے از انجملہ دولہا اور
دلہن کے کنگنا اور سہرا باندھنا برادری کی عورتوں کا جمع ہو کر سات یا پانچ یا تین دن تک سہاگنوں کے
ہاتھ سے دولہا اور دلہن کے ٹبنا لگانا تیل چڑھانا اور تنی کڑاہی اور سانت کا کرنا اور چوک پورنا اور نام
آوری کیواسطے ڈھکاؤ کرنا باڑا دینا بے ضرورت ہاتھی گھوڑوں پر سوار ہو کر چلنا طوائف کا ناچ کروانا آتشبازی
چھڑوانا ڈھول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجے بجوانا بندوقیں شر کرنا اور سمدھیوں کا آپسمیں ملکر ہنسی اور ٹھٹھا
کرنا اور ملنا اور کٹھابھات مقرر کرنا بلکہ بعضے کھتریوں میں رسم ہے کہ جب برات کی ضیافت کرتے ہیں تو شیرینی
کی کہری بنا کر براتیوں کو اُسکے گرد بٹھلا کر کھلاتے ہیں اور چھلنی میں چراغ رکھ کر دروازہ پر لٹکانا اور نوشہ کا
اُسکو تلوار سے گرا دینا اور نوشہ سے عورتوں کا چھند کہلانے اور لونگ الائچی مانگنی اور نامحرم عورتوں کا نوشہ کے
گرد جمع ہو کر چھل اور مذاق کرنا اور طرح طرح کی پہیلیاں اور ہیر امردوں اور عورتوں کا کہنی اور عورتوں کا مردوں
کا راگ میں گالیاں فحش دینی جسکو سیٹھنا کہتے ہیں اور دلہن کی جوتی کا دولہا سے سجدہ کروانا اور دلہن کا
دولہا کا بدن سرخ ڈورے سے ناپنا اور عورتوں کے سر کے بال دولہا سے گندھوانے جسکا دھوریاں
ہے اور کنگنا کھیلنا اور گوت کنالا کرنا یعنے قوم کے مرد عورتوں کا ایک باسن میں کھانا اور دولہا کی ماں کا
کانسے میں پاؤں ڈالنا اور برسوہی اور کھٹ نام آوری کے لیے کرنی اور نام و فخر کے بے طرح طرح

کے باجے اور برادری کی روٹی کرنی اور سوا اسکے اور بہت سی رسوم باطلہ ہیں کہ اُن سب کا بیان کرنا سبب
طوالت کا ہوا اب نہیں معلوم کہ اِن رسوموں میں کیا فائدہ ہے بلکہ ظاہر مال کا ضائع کرنا ہے اور اکثر
بیحیائی کے کام ہیں اور اگر ہندو کہیں کہ اِن رسموں سے بعضی رسمیں بعضے مسلمانوں میں بھی جاری
اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین میں یہ کام سب باطل اور مردود اور منکر ہیں جاہل لوگ ہندوں
رسیں کرتے ہیں سو بُرا کرتے ہیں اور انکا کچھ اعتبار نہیں اور جو ہندو یہ کہیں کہ بعضی اِن رسموں میں سے
ہندوؤں کے شاستر میں بھی بیان نہیں ہوئیں بلکہ عوام لوگ از خود کرتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ تمھارے
جتنے پنڈت ہیں اِن رسموں کے پابند ہونے کو بُرا نہیں جانتے اور ہمارے دین کے علما باعمل رسوم کی
پابندی سے سخت انکار کرتے ہیں اور بُرا جانتے ہیں کیونکہ ہمارے دین میں سوائے شرع شریف کے اور کسی چیز
کا پابند ہونا درست نہیں اور بعضی رسمیں انہیں سے خود تمھارے شاستروں کے موافق بھی ہیں چنانچہ
مہابھارت کے اَپرب میں لکھا ہے کہ پانچ مقام میں جھوٹ بولنا گناہ نہیں ایک جہان یار و آشنا ہنستے
ہوئے جھوٹ بولیں دوسرے خاوند عورت کے دل خوش کرنیکو جھوٹ بولے تیسرے بیاہ میں جھوٹی
گالیاں دیجاویں چوتھے کسیکو ظالم کے قتل کرنے سے بچانے کے لیے جھوٹ بولا جاوے پانچویں مال
کی حفاظت کے لیے جھوٹ بولا جاوے غرض بیاہ میں گالیاں دینی شاستر سے ثابت ہیں اور جب کسی عورت
کا خاوند مرجاوے تو اسکے لیے پھر دوسرا نکاح کرنا ہندوؤں کے دین میں بمذہب مشہور روا نہیں مگر
انہیں جو لوگ رذائل ہیں وہ لوگ رانڈ عورت کو البتہ کسی کے گھر میں جورو بنا کے بٹھا دیتے ہیں اور نہیں جو
اشراف کہلاتے ہیں ہرگز یہ بات روا نہیں رکھتے اگرچہ وہ عورت عمر طفولیت میں بیوہ ہو جاوے پر تمام عمر
اسی حالت میں کاٹے بیوہ ہی رہے دیکھو یہ کتنی بڑی ظلم کی بات ہے اور جو کسی مرد کی عورت مرجاوے تو پھر اُس مرد
کے نکاح میں بڑا اہتمام کرتے ہیں اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتے ہیں کہ اسکو دوسری دفعہ خاوند نہیں
کرنے دیتے وہ بیچاری ساری عمر ترس ترس کر ٹھنڈے سانس بھرے اور ان ظالموں کی جان پر صبر کرے
اور سوائے اسکے عورت کے بے شوہر رہنے میں یہ قباحت کتنی بڑی ہے کہ بہت سی عورتیں بے شوہر زنا میں
پڑ جاتی ہیں اور اگر کوئی زنا سے بچی بھی تو خیالات فاسدہ سے بچنا تو نہایت ہی مشکل ہے اور حکمت الٰہی کو سمجھنا

ہے کہ مرد اور عورت کے نکاح ہونے میں کتنا بڑا فائدہ ہے کہ بنی آدم دنیا میں زیادہ پھیل پڑیں اور اللہ
ت کریں اور مرد یا عورت کو عبث بے نکاح چھوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حق تعالیٰ کے ہے
سردار اپنے غلاموں کو کچھ ایک زمین واسطے کھیتی کرنیکے سپرد کرے اگر وہ غلام اس زمین کو
وڑ دیں اور انہیں کھیتی کرنیکو اچھا نہ جانیں تو بلاشبہ اُن غلاموں پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسی
مصاحب نے عورتوں کو اسی لیے پیدا کیا ہی کہ مرد اُن سے نکاح کریں تاکہ اولاد حاصل ہو پھر جو کوئی
نکو بے نکاح چھوڑ دیگا وہ بھی اللہ کے قہر میں مبتلا ہوگا اِس مقام پر شاید ہندوؤں کے یہ اعتراض خیال میں
گزریگا کہ اشراف مسلمان بھی بیوہ عورتوں کو دوسرا نکاح نہیں کرنے دیتے سو اِس کا جواب یہ ہے کہ نکاح
دوسرا ہمارے دین میں منع نہیں ہی بلکہ سنت ہے اور بعض وقت واجب بھی ہو جاتا ہے ہندوؤں کی
صحبت کی تاثیر سے بعضے مسلمان اہل ہند از راہِ حماقت کے رانڈ عورتوں کا نکاح نہیں کرتے سو
ان لوگوں میں جو کوئی تھوڑی بھی سمجھ رکھتے ہیں اِس رسم کو یعنی نکاح نہ کرنیکو بہت ہی بُرا جانتے ہیں
اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنوں اور بیٹیوں اور رانڈوں کا نکاح کروا بھی دیتے ہیں اور مکہ معظمہ اور مدینہ
منورہ اور سارے عرب اور روم اور فارس اور ترکستان وغیرہ ولایتوں میں سب اشراف مسلمانوں
میں بیواؤں کے نکاح کی رسم جاری ہے ایک خاوند فوت ہو جاوے یا طلاق دیدے دوسرا نکاح کر دیں اگر
دوسرا فوت ہو جائے تیسرا اسی طرح اگر ایک عورت کے کتنے ہی نکاح ہوتے رہیں تو عیب نہیں جانتے
یہ آفت صرف ہند کی ولایت میں ہے اور بعضے جاہل بسبب صحبت ہندوؤں کے دوسرے نکاح کو نہیں ہونے دیتے
اور جو لوگ بیوہ کے نکاح ہونیکو عیب سمجھیں اور بُرا جانیں وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں بلکہ ہندوؤں کے بھائی
ہیں ہم انکو اشراف نہ کہا چاہیئے بلکہ اجلاف ہیں اور ان لوگوں کے حق میں مولانا شاہ عبدالعزیز رح رسالہ
نکاح ثانی میں لکھتے ہیں "پس الیق بحال ایشاں آنست کہ خود را از زمرہ سادات و شیوخ نشمارند بلکہ در
زمرۂ راجپوتاں و رانگھڑاں و دیگر کفرۂ فجرۂ ہندوستاں داخل نمایند" یعنے ان لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے
آپ کو سید اور شیخ نہ جانیں بلکہ اپنے آپ کو رانگھڑ اور راجپوتوں اور دوسرے کافران ہند سے سمجھیں اور
اِس زمانہ میں مولانا حافظ احمد علی سلمہ اللہ سہارنپوری نے ایک فتوی نکاح ثانی میں لکھا ہے خلاصہ یہ ہے

کہ عورت کے نکاح ثانی کو جو عیب سمجھے وہ کافر ہے اور اس فتوے پر چالیس سے زیادہ عالموں کی
مہر اور دستخط ہیں **حکایت** ایک روز ایک ہندو نے کہا کہ عورت کو خاوند بمنزلہ پرمیشر یعنے خدا کے
اور پرمیشر ایک ہی ہے سو عورت کا خاوند بھی ایک ہی چاہیئے سو اُسکا جواب یہ ہے کہ یہ قول تمہ
سراسر پوچ ہے اور قابل التفات کے نہیں آدمی کبھی خدائی کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا ہے اور اگر بفرض
محال خاوند کو عورت کا پرمیشر سمجھتے ہو تو ایسا پرمیشر ہے بقا جب موت کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر اپنے
پرمیشر ہونے سے معزول ہوا اور دوسرا شخص اُسکے قائمقام ہو تو کیا عجب ہے بلکہ بقول تمہارے
بعد مر جانے پہلے پرمیشر کے ہونا اُسکے قائمقام کا ضرور ہے اور نہیں تو اُس عورت کو ورصورت رہنے
بدون پرمیشر کے خدا جانے کیا کیا قباحت در پیش آویگی نعوذ باللہ منہا - اور اُن کے دین کا ایک اور
عجیب مسئلہ ہے کہ بڑے بھائی سے پہلے چھوٹے بھائی کا بیاہ کر دینا ایسا گناہ ہے جیسے گئو ہتیا یعنی گائے
کا قتل کرنا اور سوائے راجہ کے اَور کو دو عورتیں اپنے نکاح میں لینا درست نہیں جانتے اور مہا بھارت کے
آودھ پرب میں لکھا ہے کہ جو کوئی عورت حیض سے پاک ہو اور کسی آدمی کو اپنی طرف طلب کرے اور وہ شخص اُس کے
پاس نہ جاوے تو ایسا ہے جیسا ناحق خون کیا اور ہندوں کے مذہب میں آٹھ نو طرح کا نکاح ہوتا ہے اور منجملہ
ایک قسم یہ بھی ہے کہ چھتری کسی کی لڑکی زبردستی سے پکڑ لیں جیسے کہ بھیکم نے اپنے بھائی کے لیئے
بنارس کے راجہ کی بیٹیاں زبردستی سے پکڑ لیں اور یہ قصہ اور اِس طور کے نکاح کا بیان مہا بھارت
کے ادپرب میں لکھا ہے اور کچھ تفصیل اس قصہ کی پہلے باب کی دوسری فصل میں ہو چکی ہے

فصل دوسری بیچ بیان بعضی چیزوں حلال اور حرام کے

ہمارے دین میں جو چیز
زمین سے اُگے مثل ترکاریوں اور ساگ اور ہر طرح کا اناج وغیرہ سب حلال ہیں بشرطیکہ وہ چیز
آدمی کے بدن کو مضر اور مُہلک اور نشے والی نہ ہو یعنی زہریات اور افیون اور بھنگ وغیرہ زہریات
اور مسکرات اور مٹی یہ سب حرام ہیں اور جو چیز بدبودار ہو جیسے کچا لہسن اور پیاز وغیرہ سو مکروہ
ہے اور ہندوؤں کے دین میں اناج اور ترکاریوں میں سے مسور اور شلجم اور گاجر کا کھانا بھی مثل
لہسن اور پیاز کے منع ہے حالانکہ یہ چیزیں نہ آدمی کو مضر اور مُہلک ہیں نہ انہیں نشہ ہے نہ بدبو

ہمارے نزدیک ہر طرح کی شراب ہر کسی پر حرام ہے اور ہندوں کے نزدیک شراب تین قسم کی
ہے وہ کہ چانول وغیرہ اناج سے بنائی جائے دوسرے وہ کہ میوہ جات سے تیار کی جائے تیسرے
وہ کہ بنا لیویں سو انکے دین میں برہمن کو ہر طرح کی شراب حرام ہے اور کھتری اور بیش کو پہلی
قسم کی حرام ہے تیسری جائز ہے اور شودر کو ہر طرح کی حلال ہے اور بام مارگی لوگ تو پینا شراب
ہر کسی کو جائز اور بڑا ثواب جانتے ہیں اور انکے مذہب میں قسم کھانے کے وقت زہر کا کھانا بھی حلال
ہے چنانچہ آگے بیان ہوگا یہاں ذرا انصاف کرنا چاہیئے کہ شراب جو حرام ہے تو نشہ کے سبب حرام
ہے کیونکہ نشہ کے سبب آدمی کی عقل ماری جاتی ہے اور عقل پر مدار سب امور دین و دنیا کا ہے
سو ایسی چیز کہ جس سے عقل متغیر ہو جائے حرام ہے چاہیئے کیونکہ اکثر لوگوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ شراب
پی کر جورو اور بہن میں تمیز نہیں کرتے اور کچھ انگور اور چانول اور میوہ جات وغیرہ کے سبب حرام نہیں
ہوئی کیونکہ یہ سب چیزیں کھانے میں آتی ہیں اور ان کو کوئی حرام نہیں سمجھتا اور اس سبب سے بھی حرام
نہیں ہوتی کہ پتلی ہے کیونکہ اگر یہ ہوتا تو پانی بھی حرام ہوتا کہ وہ بھی اسی طرح پتلا ہے سو وہ بھی
بالاتفاق حلال ہے جب یہ بات ہوئی کہ شراب نشہ کے سبب سے حرام ہے تو چاہیئے کہ ہر قسم کی شراب
آدمی کو حرام ہو کیونکہ ہر قسم کی شراب میں نشہ ہے اور نشہ عقل کا دشمن ہوا اور عقل ہر آدمی رکھتا ہے پھر
اس تخصیص کی کیا وجہ کہ فلانی قسم کی شراب فلانے شخصوں کو حرام ہے اور فلانوں کو حلال
اور آدمی کو زہر کا کھلا دینا کیسی بری بات ہے اور ہمارے دین میں تمام پیشہ وروں کے گھر
کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ انکا مال حرام کے پیشے سے پیدا نہ ہوا ہو یعنے کنچنی اور ڈوم اور
سود خوار اور رہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جن کے گھر صرف حرام کی وجہ
سے مال آتا ہے سو انکے گھر کا کھانا حرام ہے اور ہندوؤں کے دین میں کمہار صیقل گر سنار جولاہے دھوبی قلعی
سلاح فروش سراج شکاری طبیب ان لوگوں کے گھر کا بھی کھانا منع ہے حالانکہ ان لوگوں کے کسب
عقلاً برے نہیں اور ہمارے دین میں حلال جانوروں کا دودھ پینا حلال ہے اور ہندوؤں کے نزدیک
جس گائے کا بچھڑا مر جاوے اسکا دودھ پینا درست نہیں اسمیں بھی ناحق اللہ کی نعمت کا ضائع کرنا ہے

فصل تیسری بیچ بیان تحیّت ملاقات کے ہمارے دین میں بڑا ثواب ہے اس بات
کا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملیں کھلے ماتھے ملیں اور آپس میں سلام کریں ایک کہے اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور دوسرا کہے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا
وَمَغْفِرَتُہٗ اور حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو پہلے سلام کرے اُسکو بڑا ثواب ہے او
پہلے سلام کرنے سے عار کرے وہ بڑا بخیل ہے اور یہ سلام سب مسلمانوں کا ساجھا ہے خواہ بوڑ
ہو خواہ جوان خواہ لڑکا امیر ہو یا فقیر اُستاد ہو یا شاگرد پیر ہو یا مرید میاں ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف
ہو یا ناواقف یعنی اِن سب کو آپس میں سلام کرنا درست ہے [illegible] نامحرم سے سلام کرنا مردو
کو منع ہے اور جوان مردوں نامحرموں سے سلام کرنا عورتو [illegible]
اور ماں اور خالا اور پھوپی وغیرہ جن سے نکاح کرنا کبھی درست نہیں ہوتا [illegible]
علیکم کرنا سنت ہے اور اول سلام کرنا سنت علی الکفایہ ہے یعنی ساری جماعت میں سے ایک بھی کر دیوے
تو سب کے ذمّے سے سنت ادا ہو جاوے اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہے یعنی ساری جماعت میں سے
ایک بھی جواب دیوے تو سب کے ذمّے سے فرض اُتر جائے اور نہیں تو سب گنہگار ہوں۔ اور سلام کے ساتھ
پشت خم کرنا منع ہے اور ہاتھ اُٹھانا بھی اچھا نہیں اور مصافحہ یعنی ایکدوسرے کے ہاتھ پکڑنے پیار سے بہت
اچھے ہیں اور ہندؤں کے تحیۂ وقت ملاقات بہت مختلف ہیں اور اُنکے نزدیک جو چھوٹا ہے وہ پہلے بڑے
کو ماتھا ٹیکے یعنی تسلیمات کرے اور خادم مخدوم کو اور چیلا گرو کو اور شاگرد اُستاد کو اور بیٹا باپ کو اور بڑا
اُسکے جواب میں دُعا دیوے اور برہمن اسیرباد اور چرن جیوکے لفظ سے دعا دیتے ہیں اور دوسری قوم
باہمن کو ماتھا ٹیک کریں اور سنیاسی فقیروں کو نمونارائن کہتے ہیں اور بیراگی فقیروں کو ڈنڈوت مہاراج کہتے ہیں
اور سکھ لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو واہ گروجی کی فتح کہتے ہیں اور باہمن اور فقیر اور بڑے اُنکے مارے تکبّر کے
اوروں کو اور چھوٹوں کو سلام میں ابتدا نہیں کرتے اگر اس مقام میں ہندو یہ اعتراض کریں کہ مسلمانوں سے بھی
بعضے اس زمانے کے پیرزادے اور مشائخ پہلے آپ سلام کرنا گوارا نہیں رکھتے اور السلام علیکم کی جگہ اپنے مریدوں
سے حضرت سلامت کہلاتے ہیں اور مصافحہ کی جگہ گھٹنوں کو ہاتھ لگواتے ہیں بلکہ قدمبوسی کرواتے ہیں

ٹے لڑکوں سے السلام علیکم کرنا درست نہیں جانتے اور بعضے لوگ صاحب سلامت کہتے ہیں اور بعضے
سلام کہتے ہیں اور بعضے اپنے اُستادوں کے آگے پشت خم ہو کر اوّل زمین پر پھر چھاتی پر ہاتھ رکھکر
تے ہیں اور اُنکے اُستاد و اسباب سے خوش ہوتے ہیں اور بعضے فقرا السلام علیکم کی جگہ یاد
ا اور بعضے علی مدد اور بعضے کرم مرتضے اور فضل حق اور بعضے عشق اللہ کہتے ہیں بعضے
بے مجرا کہتے ہیں اور بعضے شخص بندگی آداب مجری کہتے ہیں اور بعضے اتنا ہی کہدیتے ہیں کہ
بیے حضرت جناب اور بعضے فقط ہاتھ ہی کا اشارہ کردیتے ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے
دین میں سب نادرست ہیں اور یہ لوگ بُرا کرتے ہیں کیونکہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم کہ سب بڑوں
سے بڑے ہیں ہر کسیکو پہلے آپ سلام کرتے تھے بلکہ حضرت نے چھوٹے لڑکوں کو بھی السلام علیکم
کیا ہے اور جو شخص السلام علیکم سے بُرا مانے یا کسی اور سنت نبوی کو بُرا جانے وہ شخص گمراہ اور بڑا خبیث
ہے سو جاہلوں کی بات کا اعتبار نہیں ہوتا اور تمھارے دین میں قدیم سے ایسا ہی حال معلوم ہوتا ہی
کہ چھوٹے بڑوں کو سجدہ کرتے رہے ہیں کیونکہ تمھارے نزدیک سوائے خدا کے اَوروں کی تعظیم بطور عبادت
کے کرنی درست ہے چنانچہ پہلے باب کی چھٹی فصل میں معلوم ہو چکا ہی **فصل چوتھی بیچ بیان شروع**
کرنے کاموں کے ہر کام کے پہلے اللہ کا نام لینا اور اُسکی تعریف کرنی موجب ثواب اور برکت کا
ہے سو ہم لوگ ہر کام کے پہلے کہتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہ کام میں شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ
کے کہ بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اور بعضے کاموں کی ابتدا میں اتنا ہی کہنا آیا ہے بسم اللہ اور بعضے
کاموں کی ابتدا میں بعضی اَور دُعائیں بھی حدیث سے منقول ہیں جنسے اللہ کی صرف خاوندی اور بندوں
کی عاجزی اور بیچارگی معلوم ہوتی ہے اور ہندوؤں کے دین میں ہر کلام کے پہلے گنیش کا نام لینا ضرور ہے سو
ہندو ہر کام کے پہلے کہتے ہیں سری گنیشائے نمہ یعنی گنیش کو میری نمشکار یعنی تسلیمات ہی اور گنیش وہی ہے
مہادیو کا بیٹا جسکا سر ہاتھی کا سا ہے چنانچہ اسکا بیان پہلے باب کی پہلی فصل میں ہو چکا ہے سبحان اللہ
سب نعمتوں اور سب کاموں کی قوت تو بخشی اللہ نے اور یہ لوگ ہر کام کی ابتدا میں گنیش کا نام لیتے ہیں
بلکہ سچ تو یوں ہے کہ جسکا کھائے اُسی کا گائے شاید اس بات پر بھی ہندو یہ شُبہہ اُٹھاویں کہ بعضے

مسلمان بھی اکثر کاموں کی ابتدا میں اور اپنے اُٹھنے اور بیٹھنے میں بعضے اولیاء کا نام لیتے ہیں جیسے
کہتے ہیں یا علیؑ یا حسینؓ یا محبوب اور بعض اہلِ حرفت اپنے کام کے شروع میں اُستاد پیر لُقمان حکیم کو کہتے
ہیں اور بعضے لوگ پنجابی شہر کے دروازہ میں داخل ہوتے ہوئے کھیڑا بادشاہ کہتے ہیں اور ملاح کشتی چلاتے وقت
حضرت خواجہ خضر کا نام لیتے ہیں سو اُسکا جواب یہ ہے کہ اِس طرح کی باتیں ہمارے دین میں درست نہیں
ہیں بلکہ بہت بُری ہیں یہ صرف اِن لوگوں کی بیوقوفی ہے **فصل پانچویں بیچ بیان شرافت اور رذالت قوموں کے اور اختیار معاش ہر ایک کے** ہمارے مسلمانوں کے دین
سے ثابت ہے کہ شرافت اور رذالت ہر کسی کی دو جہت سے ہے ایک اعمال کی جہت سے یعنی جو
شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہوں سے بچنے والا اور اللہ اور رسول کی اطاعت میں
سرگرم ہو وہ شخص اللہ کے نزدیک اشرف ہے اُسکا مرتبہ عاقبت میں بلند ہوگا اور جو شخص بد اعتقاد اور
بدعتی اور بداخلاق اور فاسق ہو وہ اللہ کے نزدیک ارذل ہے اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جُدی چیز ہے چاہے
بُرے کو اچھا کرے غرضکہ اللہ کے نزدیک شرافت و رذالت بسبب اعمال کے ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے تم میں گرامی تر اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار تر ہے اور دوسرے بسبب
قرابت انبیاء اور اولیاء کے یعنے جو قوم کسی نبی یا ولی سے قرابت رکھتے ہوں اُنکو شرف ہے دوسری قوموں
سے جیسے سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسمٰعیلؑ اور قوموں سے افضل ہیں لیکن یہ شرف قوم کا بیچ توقف
ہے ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہ ہوں تو قوم کی شرافت کسی کام نہیں آتی اور ہمارے
دین میں جو کسب حلال ہے جو سب قوموں کو کرنا درست ہے جیسے کھیتی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری
اور جولاہگی اور رنگریزی اور معماری اور سوائے اُنکے اور کسی پورے مسلمان کو کسب حلال سے عار نہیں ہے
اور جو کسب حرام ہیں وہ سب قوموں کو حرام ہیں جیسے شراب کشی اور ضیاگری اور قلتباقی اور مزامیر معازف
نوازی اور سوائے اُنکے اور ہر مسلمان سمجھ والیکو ایسے کاموں سے عار ہے اور یہ نہیں کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو
تو درست ہو اور فلانے کو منع ہے چنانچہ روایت صحیح میں آیا ہے کہ سرور کونین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ آپ
گانٹھ لیتے تھے اور ہندؤں کے دین میں اگرچہ شرافت بسبب اعمال کے بھی ہے لیکن اُنکے نزدیک

ت کی شرافت کو غلبہ اور زیادہ اعتبار ہے سارے ہندو چار برن یعنے چار قوم ہیں ایک برہمن دوسری
) کہ اب کھتری مشہور ہیں تیسرے ویش یعنے بنیئے وغیرہ چوتھے شودر یعنے جاٹ وغیرہ سوا ان چاروں
ن کو سب سے اور کھتری بیش اور شودر سے اور ویش کو شودر سے اشرف جانتے ہیں اور ان کے
میں لکھا ہے کہ موکش یعنے نجات اخروی سوائے براہمن کے اور کسی کو حاصل نہیں ہوتی یعنے
ہنی ہیں خواہ کیسے ہی عمل نیک کریں لیکن جبتک براہمن کا جنم نہ پاویں انکی موکش یعنی نجات
نہیں ہوتی اور لکھا ہے کہ شودر اپنی عمر میں عمل نیک کرتا ہے تو بعد مرنے کے ویش کا جنم لیتا ہے
اور اسیطرح ویش کھتری کا اور کھتری برہمن کا اور برہمن عمل کرتا ہے جب موکش حاصل کرے اور
برہمن کی تعریف میں اور شودر کی حقارت میں عجب طرح کا مبالغہ کرتے ہیں کہ عقل حیران ہے چنانچہ
منو شاستر میں لکھا ہے کہ برہمن کے نام میں دو لفظ چاہئیں پہلے کے معنے پاکیزگی اور دوسرے
کے معنے اقبالمندی ہوں اور چھتری کے نام میں بھی دو لفظ چاہئیں پہلے کے معنے قدرت اور
دوسرے کے معنے حفاظت اور ویش کے نام میں دو لفظ چاہئیں پہلے کے معنے مال اور دوسرے
کے معنے پرورش کرنا اور شودر کے نام میں بھی دو لفظ چاہئیں پہلے کے معنے حقارت دوسرے کے معنی
عاجزی سے خدمت کرنا اور اسی واسطے ہے کہ ہندوؤں کے نزدیک ہر قوم کے لیئے جدے جدے پیشے
مقرر ہیں اور ایک قوم کو دوسرے کا پیشہ کرنا درست نہیں جانتے چنانچہ برہمن کے لیئے یہ کام مقرر ہیں
بدیا یعنی علم پڑھنا پڑھانا جگ کرنا جگ کرانا صدقہ دینا صدقہ لینا اور کھتری کے لیئے یہ کام مقرر ہیں
بدیا یعنی علم پڑھنا نہ پڑھانا جگ کرنا صدقہ دینا نہ لینا برہمن کی خدمت ملک کی حفاظت حفاظت کی مزدوری
لوگوں سے وصول کرنی دین کی حفاظت بدکاروں سے جرمانہ لینا اور انکو سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ
کرنا ہاتھی گھوڑا بیل اور خادموں کی خبر رکھنی سوال نہ کرنا نیکوں کا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کے لیئے
یہ کام مقرر ہیں علم پڑھنا جگ کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کھیتی کرنی سوداگری کرنی بیل چرانا اور
شودر کے لیئے یہ کام مقرر ہیں برہمن اور چھتری اور ویش کی نوکری کرنی اور انکے اترے ہوئے کپڑے
پہننے اور انکا جھوٹا کھانا اور مصوری اور زرگری اور درودگری اور رنگ اور شہد اور دودھ صابون بیچنا

لمی اور آبایج کی سوداگری کرنی اور منوشاستر میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شودر برہمن کو سخت بات کہے تو اُس
کی زبان کاٹی جائے کیونکہ شودر برہما کے پاؤں سے پیدا ہوا ہے اور پاؤں سارے اعضا سے ادنیٰ
ہے اور جو کوئی کم ذات اشرف ذات کے آسن پر بیٹھ جاوے تو راجہ اسکی کمر پر داغ دلوا کر اسکو ملک
سے نکال دے یا اُسکے چوتڑ میں زخم کرے اور لکھا ہے کہ برہمن کو قتل کی سزا دینی نہایت بیوقوفی ہے پر ادنیٰ
ذات کو جان کی سزا دینی جائز ہے برہمن نے اگرچہ سب سے زیادہ گناہ کیا ہو تو بھی اُسکو قتل کرنا نہ چاہیئے
بلکہ اسکو معہ مال و اسباب کے اپنے ملک سے نکال دیجئے اور لکھا ہے کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاؤں کے رہنے
کی جگہ ہے اگر وہ مارا جاوے تو اُنکا کہاں ٹھکانا اور لکھا ہے کہ برہمن شودر کا مال بیدھڑک لے لے کیونکہ
شودر کا کچھ بھی نہیں اُسکا مال و اسباب اُسکے آقا کا ہے یعنے برہمن کا اور سوائے اسکے اور بہت بیان
اِس طرح کا ہے کہاں تک لکھا جاوے غرض برہمن اُنکے نزدیک سب کا آقا اور کھتری اُس کا سپاہی
اور ویش اُس کا سوداگر اور شودر اُس کا غلام ہے اور اِن چاروں قوموں کے سوا اور سب خلقت کو ملیچھ
جانتے ہیں اور ان چاروں قوموں کے مقرر ہونے میں اُنکی روایات مختلفہ ہیں پر سام بید اور اکثر
پوتھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمن برہما کے مونہ سے اور کھتری برہما کے ہاتھوں سے اور ویش اُسکی
زانوں سے اور شودر اُسکے پاؤں سے پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ چاروں قوم راجہ شونک کے وقت
سے مقرر ہوئی ہیں اور بھاگوت میں یوں لکھا ہے کہ برہما نے اپنے آپ کو دو حصے کر ڈالا داہنا حصہ مرد
بن گیا جسکا نام سویم بھو ہے اور بایاں حصہ ست روپا۔ عورت اور اُنھوں نے اپنی اولاد کو چار قسم پر
کر دیا انتہیٰ اور اُنکے یہاں کا ایک اشلوک برہمن کی تعریف میں واسطے سند کے لکھا جاتا ہے سے
دیودھینے نان جگت سرون منترا دھینے تنت دیوتا۔ تی منترا براہمنا دھینا برہمن بشمات دیوتا۔ یعنی
تمام جہان دیوتاؤں کا تابع ہے اور دیوتے منتر کے تابع ہیں اور منتر برہمن کا تابع ہے سو برہمن میرا دیوتا ہے

देवाह्य नान जगत सर्ब मंत्रा धा मंत्र देवता ॥ ते मंत्रा
ब्राह्मणा धीनां ब्राह्मणा समान देवता : ॥

اور منوشاستر میں لکھا ہے کہ اگر برہمن کے ہاتھ کتا یا بلی یا مینڈک یا چھپکلی یا کوا یا اُلّو مارا جاوے تو اُس کا

ایسا ہے جیسا شودر کے مارے جانیکا اِس سے معلوم ہوا کہ اُن کے نزدیک شودر ان جانوروں
ہے

فصل چھٹی بیچ بیان بعضے مسائل عدالت اور انصاف کے جاننا

جو شخص عدالت میں جا کر کسی طرح کی نالش اور دعوے کرتا ہے اُسکو مدعی کہتے ہیں اور جس
پر اُسکا دعوی ہوتا ہے اُسکو مدعا علیہ کہتے ہیں سو ہمارے دین میں انصاف کا طریق یہ ہے کہ مدعی
سے گواہ عدل طلب کیے جاویں اگر ایسے دو گواہ اُسکے دعوے پر گواہی دیں تو وہ شخص قاضی کے
نزدیک سچا ہوتا ہے ورنہ مدعا علیہ کو حلف دیجاوے اور قسم کا طریق یہ ہے کہ قسم کھانے والا اللہ کی قسم کھا کر
مدعی کے دعوے کا انکار کرے تو وہ سچا ہو جاتا ہے اور سوائے اللہ کے اور کسی کے نام کی قسم کھانی درست
نہیں اور ہندؤں کے دین میں بیوہار شاستر یعنے عدالت کے علم میں یوں لکھا ہے کہ مدعی چار یا تین گواہ
حاضر لاوے اور جو گواہ عادل ہو تو ایک بھی کافی ہے اور قسم اُنکے نزدیک مدعی پر ہے یا حاکم جسکو چاہے
قسم دیوے لیکن اُنکے نزدیک قسم عجب طرح کی ہے کہ اُسکی بنا وہم اور خیالات اور اُمور اتفاقیہ پر ہے اور بعضی
قسم ایسی ہے جس سے آدمی ہلاک ہو جاوے اور قسم دینا اُن کے ہاں آٹھ قسم پر ہے پہلا قسم یہ کہ قسم کرنے
والے کو ایک پلۂ ترازو میں بٹھاویں اور کچھ منتر پڑھیں اگر اُس کا پلہ اونچا ہو جاوے تو اُسکو سچا جانیں اور
نہیں تو جھوٹا اور یہ قسم خاص برہمن کے لیے ہے دوسرا قسم یہ کہ سات خط مدور زمین پر کھینچے اور قسم
کھانے والیکو غسل دیں اور کچھ منتر بھی پڑھا جاوے اور سات پتے پیپل کے اُسکے ہاتھ پر رکھ کر کچا سوت
اسپر لپیٹیں اور لوہا آگ میں سرخ کر کے اِن پتوں پر رکھدیں اور وہ شخص اِسی طرح سے اُن دائروں
کے اندر قدم رکھتا ہوا چلے جب آخری دائرے میں پہنچے لوہے کو گراوے اِس عرصے میں جو اُسکے
ہاتھ کو آنچ نہیں پہنچے تو اُسکو سچا جانتے ہیں اور یہ قسم خاص کھتری کے لیئے ہے تیسرا قسم وہ کہ قسم
کھانے والیکو ناف کے برابر گہرے پانی میں رو بمشرق کھڑا کر کے غوطہ دے اور اُس کے غوطہ
لگانے کے ساتھ ایک شخص سو اچھ انگل کی کمان میں تیر بے پیکاں رکھ کر چلاوے۔ اور ایک شخص تیز
قدم اُس تیر کو اٹھانیکو جاوے تیر کو اٹھا کر ناف تلک اگر وہ غوطہ خور پانی میں اپنا دم قائم رکھے تو
جانیں کہ سچا ہے اور یہ قسم خاص بیش کے لیئے ہے۔ چوتھا قسم یہ کہ تھوڑا سا زہر ہلاہل گھی

میں ملا کر اور اُسپر کچھ منتر پڑھ کر قسم کھانیوالے کو رُو بجنوب کر کے کھلاویں اور کھلانیوالا رُو بشرق یا رو
بشمال ہو پانسو تالی بجانے کی مدت تلک اگر زہر تاثیر نہ کرے تو اسکو سچا جانیں پھر زہر کے دفع کرنیکی
دوا اُسکو کھلاویں اور یہ قسم خاص شودروں کے لیے ہے ہندؤں میں بیچارے شودروں کی ہر طرح
ہی جسکے لیے قسم بھی ایسی تجویز کری جو ہلاک کا سبب ہے پانچویں قسم یہ کہ ایک بُت کو نہلا کر اُسکے دہوون
سے تین چلو قسم والیکو پلاویں اگر چودہ دن سے پہلے اُسکو کچھ تکلیف نہ پہنچے تو جانیں کہ سچا ہے چھٹی قسم
یہ کہ ساٹھی کے چانولوں کو رات بھر مٹی کے برتن میں رکھ چھوڑیں اور کچھ منتر پڑھ کر قسم والیکو رُو بمشرق
کر کے کھلاویں پھر اُس کا تھوک پیپل کے پتے یا بھوج پتر پر گراویں اگر کچھ لہو نکلے یا اُسکے مُنہ پر کسی طرف سوجن
ظاہر ہووے یا کانپنے لگ جائے تو جانیں کہ جھوٹا ہے ساتویں قسم یہ کہ ایک مٹی یا کانسی کے برتن میں
کہ سولہ انگل لمبا اور اُسیقدر چوڑا اور چار انگل گہرا ہو بوزن چالیس دام کے گھی یا تلوں کے تیل کو خوب جوش
دیں اور ایک ماشہ سونا اوسمیں ڈالدیں قسم کرنیوالا اگر اُس سونے کو دو انگلیوں کے ساتھ نکال لے اور اُس کا ہاتھ
نہ جلے تو اُسکو سچا جانیں آٹھویں قسم یہ کہ دہرم یعنے راستی کی صورت چاندی سے اور آدہرم یعنی ناراستی
کی صورت لوہے سے بنا کر نئے کوزے میں ڈالیں یا دھرم کی صورت سفید پرچہ یا بھوج پتر پر لکھ کر اور ادہرم
کی صورت سیاہ پرچہ پر لکھ کر کوزے میں ڈال دیں اور قسم کرنے والا اُن دونوں میں سے ایک کو نکال لے
اگر دہرم کی صورت اُسکے ہاتھ میں آجاوے تو اُسکو سچا جانیں انتہی چاروں پچھلی قسم ہر قوم کے لیے درست
جانتے ہیں **باب چوتھا بیچ جواب بعضے اُن اعتراضوں کے کہ ہندو لوگ دین
اسلام کیا کرتے ہیں** سو ہم پہلے اُن سب اعتراضوں کا جواب کلی دیتے ہیں اور پھر اُن کے جوابات
جزئیہ لکھتے ہیں جواب کلی یہ ہے کہ ہمارے دین کی جو بات ہے سو بموجب حکم حضرت حق جل و علا کے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہمکو پہنچی ہے اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل اُنکے خوش اخلاق
اور نیک اعمال اور ظاہر ہونا معجزات کا ہے کہ پہلے باب کی چوتھی فصل میں اُسکا بیان ہو چکا ہے اور ہم کو
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا بجا لانا فرض ہے سو تم ہمارے دین کی جس بات پر اعتراض کرو اُسکے جواب میں
ہمکو اتنا ہی کہہ دینا کفایت کرتا ہے کہ ہمکو جس طرح ہمارے پیشوا مخبر صادق صاحب معجزات علیہ السلام نے

دیا ہم وہ کرتے ہیں اور جو اُسکے جواب میں تم یہ کہو کہ ہمارے ہندؤں کے دین کی جو بات ہے وہ
سب حکم خدا کے برہما اور دوسرے دیوتاؤں اور رکھیشروں کی زبان سے معلوم ہوئی ہیں اور جیسے
پیغمبر صاحب سے معجزات ظاہر ہوئے ویسے ہی ہمارے بزرگوں سے خرق عادات ظاہر ہوئے
برہما کی اچھا یعنی خواہش سے اُسکے چار مُنہ ہو گئے اور بشن اپنی کرامات سے جلندر دیت کی صورت
پر بن گیا تھا اور کشن کی ہزار بیوی تھی رات کو اکیلے ہی کشن جی ہر ایک کے محل میں ہوتے تھے اور کشن نے
ایکبار پہاڑ کو ہاتھ پر اُٹھا لیا تھا اور مہادیو کے غصے کی تیزی سے جلندر دیت پیدا ہو گیا تھا اسیطرح اور بہت
خرق عادات ہمارے بزرگوں سے ظاہر ہوئی ہیں سو جیسے معجزات کا ظاہر ہونا تمہارے پیغمبر صاحب کی
صداقت کی دلیل ہے ایسے ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہمارے بزرگوں کی صداقت کی دلیل ہے اور جیسے
تم کو پیغمبر صاحب کے ارشاد کی بجا آوری ضرور ہے ہمکو بھی اپنے بزرگوں کے ارشاد کی بجا آوری ضرور ہے ہم بھی جو کام دین کے
کرتے ہیں انھیں کے بتلائے ہوئے کرتے ہیں پھر تم ہمارے دین پر کیوں اعتراض کیا کرتے ہو جیسے
تم پیغمبر صاحب کی متابعت کرتے ہو ویسے ہی ہم برہما وغیرہ کی متابعت کرتے ہیں انتہی سو اسکا جواب
یہ ہے کہ پیغمبر صاحب سے جو معجزات ظاہر ہوئے تو معتبر روایتوں سے ثابت ہوئے ہیں اور اُسکے ساتھ
ہی روایتوں سے حضرت کے خوش خلاق اور نیک افعال بھی ثابت ہیں اور راویوں کی راست
گوئی اور معتبری کی تحقیق کیواسطے ہمارے یہاں ایک جُدا علم اور فن مقرر ہے اور اُس فن کے استعمال
کرنیوالے علماء محدثین کہلاتے ہیں اور وہ لوگ اسی خدمت میں اکثر مشغول رہا کرتے ہیں تاکہ ضعیف
روایتوں کو صحیح روایتوں سے جُدا کریں اور ہر ایک راوی کی تحقیق یہاں تک ہوتی ہے کہ کون شخص تھا
کس کا بیٹا کہاں رہتا تھا کب پیدا ہوا کب مرا کیسا تھا فضول گو تھا یا راست گو مغلوب النسیان تھا یا حافظہ
والا روایت کی تحقیق میں تجسس کرتا یا سستی کرتا تھا اور اپنے بیان اور تقریر میں مضطرب تھا یا مستقل تھا
اور حق و باطل میں تمیز کرنیوالا تھا یا نہیں اور کبیرہ گناہ سے بچنے والا تھا یا نہیں اور کیسا مذہب رکھتا
تھا انتہی پھر بعد اسقدر تفتیش حال راوی کے اگر اُسکے معتبر ہونے میں کچھ شک پڑ جاتا ہے تو اُسکی روایت
کا چنداں اعتبار نہیں کرتے اور تمہارے بڑوں کی خرق عادات تمہارے ہی شاستروں سے معلوم ہوتے

ہیں اور تمھارے شاستروں کا کچھ اعتبار نہیں ہے کیونکہ تمھارے دین میں راویوں کی تحقیق اور تفتیش نہیں ہے
اور کوئی فن واسطے تحقیق راویوں کے مقرر نہیں ہی بلکہ جو کچھ کسی نے لکھدیا وہی مذہب ٹھیر گیا اور سوائے اسکے
اور باتیں وہی تباہی جو تمھاری پوتھیوں میں مندرج ہیں کہ وہ تمھارے نزدیک بہت ہی معتبر ہیں تو
تمھاری پوتھیوں کی بات بالکل پایۂ اعتبار سے ساقط ہے اور بالفرض والتسلیم اگر تمھاری پوتھیوں کی رو
تصدیق کر کے تمھارے بڑوںکی خرق عادات سچ بھی جان لیں تو بھی وہ انکی کرامات اور معجزہ نہیں ہو سکتے
کیونکہ انھیں پوتھیوں کی روایات سے تمھارے بڑوں کے اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہیں چنانچہ کچھ
تھوڑا بیان انکا اس کتاب ہی میں ہو لیا ہے اور جس شخص کے اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہوں اگر اسکے
ہاتھ سے کچھ خرق عادات ظاہر ہوں تو انکو کرامت اور معجزہ نہیں کہتے بلکہ استدراج کہتے ہیں اور جسکے ہاتھ
سے کوئی خرق عادات بطور استدراج کے ظاہر ہو تو وہ شخص خدا کا مقبول نہیں ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے
سو بقول تمھارے اگر تمھارے بڑوں کے افعال ذمیمہ جو تمھاری پوتھیوں میں لکھی ہیں سچ ہیں اور اُن
سے خرق عادات بھی ظاہر ہوئے تو ہم انکو استدراج جانیں گے معجزہ اور کرامت نہیں کہہ سکتے اور
استدراج والی بات کا اعتبار نہیں ہوتا اگر یہ کہو کہ بعضے فقیر مسلمان بھنگی شرابی اور بے نماز اور فاسق
ہیں اور اُنکے ہاتھ سے خرق عادات ظاہر ہوتے ہیں اور مسلمان انکو نیک بخت اور ولی اور سائیں
لوگ انکی خرق عادات کو کرامت کہتے ہیں سو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگ ہمارے نزدیک نیکبخت
اور ولی نہیں ہیں بلکہ کمبخت اور گنہگار ہیں اور انکا خرق عادات کرامت نہیں ہے بلکہ استدراج ہے
حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نزدیک خرق عادت کئی قسم پر ہے ایک تو یہ ہے کہ کسی پیغمبر کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے
پیچھے اس سے کہ اُس نے دعویٰ پیغمبری کا کرلیا ہو اُسکو معجزہ کہتے ہیں جیسے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم کے بعضے معجزات اس کتاب میں بیان ہوئے ہیں اور دوسرا وہ کہ پیغمبر کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے
پیغمبر ہونے سے پہلے اُسکو ارہاص کہتے ہیں جیسے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر اور درخت نے
سلام کیا پہلے پیغمبر ہونے سے اور تیسرے کسی ولی کے ہاتھ سے ظاہر ہو اُسکو کرامت کہتے ہیں چنانچہ تھوڑا
سا بیان اس قسم کا بھی اس کتاب میں ہو لیا ہی چوتھا وہ کہ کسی عام مسلمان نیکبخت کے ہاتھ سے ظاہر ہو اُسکو

تے کہتے ہیں پانچواں وہ کہ کسی مسلمان بدعتی وفاسق جیسے بے نماز اور شرابی اور بھنگی وغیرہ یا کسی کافر
سے ظاہر ہو اسکو استدراج کہتے ہیں چھٹا وہ کہ ایسے شخص کے ہاتھ سے ظاہر ہو جسنے جھوٹا
پیغمبری کا کیا ہو پر اُسکے ہاتھ سے اِس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بدبخت اُس سے ظاہر جھوٹا اور
رسوا ہو جاوے اُسکو اہانت اور خذلان کہتے ہیں جیسے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت میں مسیلمہ
نے یمامہ میں دعوی پیغمبری کا کیا اور حضرت کو اِس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہے مسیلمہ نبی اللہ سے طرف محمد
رسول اللہ کے کہ زمین آدھی ہماری ہے اور آدھی تمہاری لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری زمین یعنی تمام
نواح عرب وغیرہ اپنے قبضہ میں کر رکھی ہے حضرت نے اُسکے جواب میں فرمان عالیشان لکھا اُسکا حاصل
مطلب تھا کہ یہ خط ہے محمد رسول اللہ سے طرف مسیلمہ کذاب کے زمین نہ میری ہے نہ تیری بلکہ اللہ کی ہے تو نے یمامہ
کے لوگوں کو تباہ کر دیا اللہ تجکو تباہ کرے کہتے ہیں کہ مسیلمہ نے سُنا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کلی کر کے وہ پانی
کنوئیں میں ڈالا کنوئیں کا پانی بہت اور میٹھا ہو گیا مسیلمہ نے بھی ایسا ہی کیا جس کنوئیں میں اپنی کلی کا
پانی ڈالا اُس کنوئیں کا پانی زمین میں غائب ہو گیا اور جو کچھ کہ رہا سو کھاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم اپنی اُمت کے بیمار لڑکوں کے حق میں دُعا کرتے وہ اچھے ہو جاتے مسیلمہ نے ایک لڑکے کے سر
پر ہاتھ پھیرا وہ گنجا ہو گیا اور ایک لڑکے کے حلق میں اُنگلی ڈالی اُسکی زبان ٹوٹ گئی اور ایکدفعہ اپنے وضو کا پانی
ایک باغ میں چھڑک دیا پھر کبھی اُس باغ میں گھانس نہ اُگی اسیطرح جس کے حق میں عمر درازی کی دُعا
کرتا وہ اسیوقت مر جاتا اور جس کسی کی آنکھ کی روشنی کی دُعا کرتا وہ اُسیوقت اندھا ہو جاتا غرض اُس کے
خرق عادات اُسکے دعوے کے برخلاف ظاہر ہوا کرتے تھے جس سے وہ مردود ہوتا اور ذلیل ہو جایا کرتا سو ان
سب خرق عادات سے چار قسم پہلی یعنی معجزہ اور ارہاص اور کرامت اور معونت تو بہر صورت اچھی اور فائدہ
دینے والی ہیں اور دو قسم پچھلی یعنے استدراج اور اہانت جسکے ہاتھ پر ظاہر ہوں اُس کے حق میں مفید
نہیں ہوتیں بلکہ سراسر مضر ہوتی ہیں آمدم بر سر مطلب اَب بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہمارے پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم کہ صاحب اخلاق حمیدہ اور افعال برگزیدہ ہیں اُن سے بیشمار معجزے ظاہر ہوئے انکا ارشاد
فیض بنیاد واجب الانقیاد ہے اور تمہارے بڑے کہ جن کے افعال قبیحہ و اخلاق شنیعہ تمہاری ہی پوتھیوں سے

مسلمان بدعتی و فاسق ... استدراج ... مسیلمہ ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ...

خرق عادات ... قسم ... مفید ... مضر ...

ثابت ہیں اُنکا کہنا واجب الانقیاد نہیں سو جو بات ثابت ہو جاوے کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہے اُسپر اعتراض کرنا کسیکو نہیں پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کرو اول جو جو اعتراض
تمہارے دین پر آتے ہیں اُنکی طرف تو خیال کرو اور اُنکے جواب دینے سے فارغ ہو جاؤ تب ہم
پر اعتراض کرنا چنانچہ اُن میں سے بہت ہی تھوڑے اس کتاب میں بھی درج ہیں اور ہمارے دین
میں کوئی بات ایسی نہیں ہے کہ عقل کے نزدیک ناپسند ہو اور اگر تم بعضی باتوں کو اپنی عقل ناقص کے
نزدیک ناپسند سمجھ کر اعتراض کرو تو اُنکے جواب باصواب دیئے جاوینگے انشاء اللہ تعالی اور جواب جزئیہ
اُن اعتراضوں کے یہ ہیں **اعتراض قولہم** مسلمان اپنی بہن سے نکاح کرتے ہیں یعنی چچا کی بیٹی سے
کہ وہ بھی بہن ہوتی ہے نکاح کرتے ہیں یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے **جواب** چچا کی بیٹی کو بہن اسواسطے
کہتے ہو کہ وہ باپکے بھائی کی بیٹی ہے تو اس قیاس پر ماموں کی بیٹی بھی بہن ہے کیونکہ یہ ماکے بھائی
کی بیٹی ہے سو ماموں کی بیٹی سے کہ وہ بھی بہن ہے بیاہ کرنا تمہارے دین میں درست ہے یہ کیسی بے
شرمی کی بات ہے اِس مقام میں بعضے ہندو کہا کرتے ہیں کہ ماموں کی بیٹی سے نکاح کرنا ہمارے ہاں
جائز نہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ تم اپنے مذہب سے ناواقف ہو شاستر والے کہتے ہیں کہ بیٹی کے بیٹے کے
واسطے بھانجے سے زیادہ کوئی ادھکاری یعنے مستحق ہے اور بعضے شاستروں میں لکھا ہے دکشنی
ماتلی کنیاں اُترے مانس بھوجنا پچھمی کریا ناشے ترپو دوش بندتے یعنی دکھن کے ملک میں ماموں کی بیٹی کو بیاہ
لینا پہاڑ کے ملک میں گوشت کھانا اور پچھم کے ملک میں کریا کرم کا ناس کر دینا ان تینوں میں کچھ دوش
یعنے گناہ نہیں۔

दक्षरो मातिली कन्या उत्तरे मानस भोजना।
यश जमे किरिया नसि से त्र्यो दोश निंदत्रे -

اور پنڈت عشق لال کیتھل نے یہ کہا تھا کہ ماموں کی بیٹی اپنی قوم سے خارج ہوتی اور چچا کی بیٹی اپنی قوم
میں داخل سو اسکا جواب یہ ہے کہ چچا کی بیٹی باپ کی قوم میں سے ہو اور ماموں کی بیٹی ماں کی قوم میں سے
سو قرابت اور بہن ہونا ہر طرح ثابت ہے اور بقول تمہارے برہمانے اپنی بیٹی سارستی سے کہ اُسی قوم سے
تھی بدون بیاہ کے قصد جماع کا کیا اور اُسکو اپنی جورو بنایا اور اپنے بیٹے سے بیاہ دیا یہ کیسی بے شرمی

ہے اور بقول تمہارے پراشر رکھی نے مچھودری سے زنا کیا جس سے بیاس تمہارا بڑا پیشوا شاستروں کا
پیدا ہوا یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے دروپدی کشن جی کی بھگتنی کے پانچ خاوند
پانڈو کہتے ہو کہ یہ کشن جی کے بڑے مقرب تھے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور اگر یہ کہو کہ یہ پانچوں اپنی
دروپدی کو آگ میں جلا کر پھر زندہ کرتے تھے سو اس کا جواب یہ ہے کہ بدن جل جاتا تھا جان تو
نہ جلتی کیونکہ جان جل نہیں سکتی اور جسم میں جلکر پھر وہی جسم بقول تمہارے زندہ ہوتا تھا پھر جان
ہے اور جسم بھی وہی باقی رہا تو جوں کی توں دروپدی باقی رہی اور بقول تمہارے کنتی ان پانچ پانڈوں
کی ماں راجہ پانڈو کی بیوی جس سے کئی دیوتاؤں نے زنا کیا اس سے پانچ پانڈو ولد الزنا پیدا ہوئے یہ کیسی بے
شرمی کی بات ہے اور بیاس تمہارے پیشوا نے اپنے بھائیوں سے زنا کیا جس سے راجہ پانڈو اور دہرتراشٹ
پیدا ہوئے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے اندر بہشت کے راجہ نے چندرماں دیوتا کی رفاقت
سے اہلیا گوتم کی بیوی سے زنا کیا اور گوتم کی بددعا سے ہزار فرج اسکے بدن پر ظاہر ہوئی یہ کیسی بے شرمی
کی بات ہے اور بقول تمہارے سیتا رام چندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا پھر جب وہ رامچندر کے گھر
میں آئی رام چندر نے غیرت سے اسکو جنگل میں نکال دیا پھر لاکر اپنے گھر میں رکھا یہ کیسی بے شرمی کی بات
ہے اور باوجود ان باتوں کے ان عورتوں میں سے بعضیوں کو تم کنیاں یعنی کواریاں اور معصوم گنتے
ہو یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور سب مرد اور عورت مہادیو کے لنگ کو پوجتے ہو یہ کیسی بے شرمی
کی بات ہے اور بقول تمہارے برہما اور بشن مہادیو کے آلت کو ناپنے لگے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور
بام مارگی فرج کی پرستش کرتے ہیں یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور کشن اپنی بیوی کی نقل بنا کر اپنے سامنے
بٹھاتا نا اللہ کی فضیحتوں کو بیان کرنا یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے ایکدفعہ مہادیو کو نیند کی
حالت میں شہوت غالب ہوئی اور انکا لنگ کھڑا ہوا پاربتی بخیال اس بات کے کہ انکی شہوت ضائع نہ جائے لنگ
کو اپنی فرج میں داخل کر کے اسپر بیٹھ گئی اور لنگ زیادہ بڑھنے لگا یہاں تک کہ آسمان تک پہنچا پاربتی بھی اسکے
اوپر بیٹھی رہی جب دیوتاؤں کے مقام تک پہنچا پاربتی وہاں بھاگ کر بھاما یعنی شرمناک ہوئی یہ کیسی بے شرمی کی
بات ہے اور بقول تمہارے مہادیو جی برہمنوں کی عورتوں میں اپنے لنگ کو ننگا کرکے جا کھڑے

ہوئے یہ کیسی بے شرمی کی بات ہے اور سوائے اُنکے اور بہت بے شرمی کی باتیں تمہارے دین میں
ہیں **اعتراض - قولہم** مسلمان بڑے گندے ہیں پاخانہ سے نکلکر ہاتھ پاؤں مٹی سے ملکر نہیں دھوتے
کلی نہیں کرتے برتن کو نہیں مانجھتے **جواب** ہم لوگ نجاست کے دُور کرنے میں اتنی کچھ ستھرائی کر
ہیں کہ تم ہندوں کو نصیب نہیں یعنے اوّل نجاست کو ڈھیلوں سے دور کرکے پھر اس احتیاط سے دھوتے ہ
ناپاکی کا اثر باقی نہ رہے اور نجاست کچھ مُنہ اور ہاتھ پاؤں کو نہیں لگجاتی کہ ناحق پانی ضائع کریں اور تم لوگ شاید
مُنہ سے ہگتے ہوگے کہ بموجب حکم شاستر کے بارہ کُلیاں کروتب تمہارا منہ پاک ہو اور اپنے دل میں سوچ
تو سہی کہ جو لوگ گوبر اور مُوت کو پاک جانیں وہ اَوروں پر کیا اعتراض کریں **اعتراض قولہم** مسلمان
ایکدوسرے کے جھوٹے سے نہیں بچتے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھالیتے ہیں ایکدوسرے کا جھوٹا پانی پیتے
ہیں **جواب** آدمی کا مُونہ پلید نہیں ہے اگر پلید ہوتا تو اس سے اللہ پاک کا نام لینا اچھا نہ ہوتا اور جبکہ
مُونہ پاک ٹھیرا تو ایک کو دوسرے کے جھوٹے سے بچنا کیا ضرور ہے اور تم لوگ آدمی اشرف المخلوقات کے مُنہ
کو پلید جانتے ہو گھوڑے کے مُنہ اور گائے کے گوبر اور پیشاب کو بہت پاک جانتے ہو مصرعہ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا **حکایت** ایک سردار ہندو نے جناب مولوی فضل امام مرحوم سے کہا دیکھو ہندو
ایک دوسرے کے جھوٹ سے کیسے بچتے ہیں اور مسلمان آپس میں بیٹھ کر ملکر کھانا کھالیتے ہیں مولنا
نے جواب دیا کہ گائیں دس ملکر ایک کھرلی پر گھانس کھالیتی ہیں اور کُتے دو بھی ملکر نہیں کھاتے اور
فرمایا ہے شیخ مصلح الدین سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دہ درویش بر یک سفرہ بخورند و دو سگ
بامروارے بسر برند اور دوسرے تمہارے شاستروں سے بھی ثابت ہے کہ جگن ناتھ میں کھتری
برہمن بیش شودر سب کو ملکر کھانا درست ہے - ایک دوسرے کے جھوٹے سے پرہیز کرنا نہیں درست
اور دوسرا ہمارا منہ پاک ہے اسیواسطے ہم ایک دوسرے کے جھوٹے کو پلید نہیں جانتے تمہارا مُنہ
پلید ہے تم اسواسطے ایک دوسرے کے جھوٹے کو پلید جانتے ہو **اعتراض قولہم** مسلمانوں کے
دین میں لکھا ہے کہ ان لوگوں کو اللہ نہیں بخشے گا یعنی درخت کا کاٹنے والا اور آدمی کا بیچنے والا ہمیشہ کا
شرابی ذوابح البقر یعنے گائے کا ذبح کرنے والا تس پر بھی مسلمان ہندوں کی ضد سے گئو کا

کرتے ہیں جواب یہ بات سراسر جھوٹ ہے ہمارے دین میں کہیں نہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ اِن شخصوں
بخشے گا درخت کا مالک اگر اپنے درخت کو کاٹے کچھ ڈر نہیں اور گائے کا ذبح کرنا بھی منع نہیں
شراب کا پینا ہمارے دین میں سخت گناہ ہے مگر یہ نہیں کہ خدائے تعالیٰ مدمن الخمر کو بھی نہیں بخشیگا
الخمر خواہ اور کسی گناہ کا مرتکب جب توبہ کرے اُسیوقت اللہ اُس کا گناہ بخشدیتا ہے اور توبہ یہ ہے
اپنے گناہ کیئے پر ندامت کھائے اور آگے کو وعدہ کرے کہ گناہ نہ کروں گا اور جو نماز روزہ حج زکوٰۃ
قربانی وغیرہ ترک ہوئی ہیں تو اُنکو ادا کرے اور جو گناہ ایسے ہیں کہ جن میں بندوں کے حق تلف ہوئے
ہیں جیسے رشوت لینا چوری قزاقی غیبت دشنام وغیرہ سو اِن سے معاف کرالے اور خدا تعالیٰ کے
آگے بھی توبہ کرے اور حق تعالیٰ ایسا مہربان ہے کہ جسکو چاہیگا بدون توبہ کے بھی بخشدیگا اور ہم جو گائے
کو ذبح کرتے ہیں تمہاری ضد سے نہیں کرتے بلکہ جیسے بکری وغیرہ جاندار ہمارے نزدیک حلال ہیں ایسے
ہی گائے بھی ہے اور ہم گائے کا بُرا نہیں کرتے بلکہ بھلا کرتے ہیں کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لے کر ذبح
کیا جاتا ہے آخر وہ بہشت کی مٹی بنایا جاویگا یہ ذبح اُس کا بُرا نہیں بلکہ بھلا ہے اور تم کیا گائے کا
بھلا کرتے ہو کہ بیلوں پر بوجھ لادتے ہو اُن سے ہل چلاتے ہو اور طرح طرح کی اُن پر مار کرتے ہو
بچھڑے کو باندھ کے ترساتے ہو اُسکی ماں کا دودھ آپ پی جاتے ہو اور مری ہوئی گائے کو چوہڑے
چماروں کے حوالے کردیتے ہو تم آپ تو اُس کا گوشت نہیں کھاتے لیکن چوہڑے چماروں کی ضیافت
کرتے ہو اور اُسکے چمڑے کی جوتیاں آپ بھی پہنتے ہو اور تمہاری کتاب منو سمرتہ میں لکھا ہے کہ جب برہمن
کا بیٹا کاشی سے بِدیا یعنی علم پڑھ کر آئے تو اُس کا باپ اُس کے استقبال کو جائے اور گائے ذبح
کرکے اُسکی کھال گرما گرم بیٹے کے بدن پر رکھے اور تمہارے دین میں تو گائے کا کھانا اور ذبح کرنا بڑا
ثواب ہے بلکہ اگر کوئی بیگانی گائے کو چوری سے ذبح کرکے کھا جائے اور اُسکے ساتھ تھوڑا سا جھوٹ
بھی بول دے تو اُسکی نجات ہی ہوجائے چنانچہ متیسہ پوران میں لکھا ہے کہ کوشک کے سات بیٹے تھے
اُسکے مرنے کے پیچھے بڑا قحط ہوا جب اُنکے پاس کچھ کھانیکو نہ رہا وہ گرگ رشی کے پاس چلے گئے اُس
نے اُنکو اپنی گائے چرانے کے لیئے بَن میں بھیجدی بَن میں جاکر مارے بھوک کے اُس گائے کو

۱۲۹

ذبح کرکے دیوتوں پر چڑھا کر کھا گئے وقت شام کے آکر گائے کے مالک سے کہنے لگے کہ تمھاری گائے کو شیر نے کھا لیا چنانچہ اُس پُن کے سبب سے اُنکی پرم گت یعنی نجات ہوگئی اب چاہیئے کہ ذرا سمجھو آنکھیں انصاف کی بند نہ کرو جس دین میں بیگانہ جانور کو ذبح کرکے دیو پتروں کو چڑھانا اور کھا جانا اور جھوٹ اُن گناہ نہو بلکہ سبب نجات کا ہو پھر ایسے دین کو خدا کی طرف سے سمجھنا اور اُس پر نجات کی اُمید رکھنی پرلے سرے کی گمراہی اور جان بوجھ کو جہنم میں داخل ہونا ہے اور گائے کی قربانی کا بیان رگ بید میں بھی لکھا ہے **اعتراض قولہم** گئو ہندوؤں کو دودھ دیتی ہے مسلمانوں کو کیا موت دیتی ہے کہ اُنکی تعظیم نہیں کرتے **جواب** حقیقت میں گائے موت تمکو دیتی ہے کہ مزے سے پیتے ہو ہمکو دودھ بھی دیتی ہے اور گوشت بھی دیتی ہے اور گائے ہمارے اور تمھارے درمیان میں یوں تقسیم ہوئی ہے کہ اُس کا دودھ تو ہمارا تمھارا ساجھا ہے اور اُس کا گوشت خاص ہمارے حصّہ میں آیا ہے اور موت خاص تمھاری غذا ہی

اعتراض قولہم ہندو سے مسلمان بن جاتا ہے مسلمان سے ہندو نہیں ہوتا یعنی اچھی چیز بگڑکر بُری بن جاتی ہے اور بُری سے اچھی نہیں ہوتی جیسے اناج سے گندگی گندگی سے اناج نہیں بنتا۔

جواب یہ قول تمھارا غلط ہے کیونکہ تم ہی لوگ کہتے ہو کہ سدھنا قصائی اور گنگا کنجنی اور میراں بائی اُنی اور راجہ نل پہلوان اور گوپی چند بھرتری راجہ یہ لوگ سب پرمیشر کے بھگت ہوئے اور بُرے سے اچھے ہوگئے اُنکو بھی کہو کہ اناج سے گندگی بن گئی اور ہندو سے مسلمان بنجاتا ہے ایسا نہیں جیسا تمنے کہا بلکہ ایسا ہے جیسا تانبے سے سونا اور قلعی سے چاندی بن جاتا ہے جیسے اکسیر کے ڈالنے سے تانبا سونا اور قلعی سے چاندی اور پارس کے چھونے سے لوہا سونا بنجاتا ہے ایسا ہی اعتقاد کے ساتھ کلمہ پڑھنے سے کافر بھی اور مسلمان سب گناہوں سے پاک بن جاتا ہے **اعتراض قولہم** مسلمان ہر قوم کے لوگوں کو اپنے میں ملا لیتے ہیں خواہ چوہڑا ہو یا چمار سائیسی یا گندھیلا ایسی ناکارہ قوموں سے بھی بچاؤ نہیں کرتے **جواب** سمندر میں تمام جہان کی ندیاں جا ملتی ہیں اور سمندر سب کو اپنے میں ملا لیتا ہے ایسا ہی دین مسلمانی میں ہر کسیکو دخل ہو جاتا ہے چھوٹے جوہڑ کو کہاں حوصلہ ہے کہ اور ندیاں اُنہیں مل جاویں اور جیسے ہر طرح کی ناپاک چیزیں سمندر میں جاکر دھوئی جاتی ہیں پاک ہو جاتی ہیں اسی طرح دین

نام میں آکر ہر آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے سو یہ ویا ولی دین مسلمانی کو ہے کفر کو نہیں اور جو شخص
خود پلید ہو اُس سے اَور چیز کس طرح پاک ہو سو اسی طرح تمھارا دین ہے وہ دوسرے کو کیا پاک
و ہیر عاقل صاحب فراست پر ظاہر ہے کہ گندگی دو قسم کی ہوتی ہے ایک گندا ہونا بدن کا ہر طرح
ہیبیوں سے دوسرے گندہ ہونا روح کا بُرے اعتقاد اور بُرے اخلاق سے بُرے اعتقاد جیسے سوائے
خدا کے اَور کو جہان کا مالک اور حاکم اور واجب الوجود اور غیب دان سمجھنا اور سوائے اللہ کے اَور کی عبادت
کو درست جاننا اور پیغمبروں اور آسمانی کتابوں سے بے اعتقاد رہنا اور فرشتوں اور شریعت کے احکام کو حقیر
سمجھنا اور قیامت کے ہونے میں شک رکھنا اور خدا کی رحمت سے نا اُمید اور اُسکے عذاب سے بیخوف ہونا
اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیئے ہیں نہ فرمائے ہیں اُنکو مستحسن اور دین کے کام سمجھنا اور سوائے
اِسکے اَور بُرے اخلاق جیسے اپنے آپ کو بہتر سمجھنا اور اپنی عبادت پر لوگوں کی خوشی اور شاباشی کی خواہش
کرنی اور کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر جلنا اور کسی کی طرف سے دل میں کینہ رکھنا اور مال و دولت سے
محبت رکھنی اور بہت دن تک زندگانی کی اُمید رکھنی اور گناہ پر دلیر ہونا اور سوائے اُنکے سو دوسری قسم کی
گندگی پہلی قسم سے زیادہ خبیث ہے کیونکہ بدنی گندگی کا دُور ہونا بہت آسان ہے فقط پانی سے دور ہو جاتی
ہے اور روح کی پلیدی کا دُور کرنا سخت مشکل ہے اور روح کی پلیدیوں میں کفریات کی ناپاکی سب سے زیادہ سخت ہے
کہ ہمیشہ کے عذاب کو پہنچاتی ہے سو ہم لوگ جو کافروں کو بُرا جانتے ہیں بسبب پلیدی روح یعنی کفر کے بُرا جانتے ہیں
نہ بسبب پلیدی بدن کے سو یہ روح کی پلیدی یعنی کفر ایمان لانے سے جاتی رہتی ہے کیونکہ جب اعتقاد سنور گیا
روح پاک ہو گئی خواہ چوہڑا خواہ چمار اور ہمارے نزدیک چوہڑا چمار ہندو سب برابر ہیں جو شخص کفر کی پلیدی سے
توبہ کرے وہ ہمارا بھائی ہے اسی واسطے ہمارے دین میں فرض ہے کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہے اول اُسکو یہ تلقین
کریں سوائے اللہ کے کسی کی بندگی کرنی روا نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے اور ہمارے راہنما
ہیں اور حضرت کی متابعت ہر کسی پر فرض ہے پھر اُسکو مضمون صفت ایمان کا سکھاویں اور کفریات سے توبہ کراویں
اسکے پیچھے ستھرائی کے لیئے اُسکو غسل دینا مستحب ہے اور تم چوہڑے چمار کو بُرا جانتے ہو بسبب پلیدی بدن کے
بُرا جانتے ہو روح کی پلیدی کہ سب سے بُری ہے اُسکو تم بُرا نہیں جانتے یہ تمھاری بے سمجھی ہے اور اگر

۱۳۰

تم اِن لوگوں کو بسبب استعمال پلیدی ظاہری کے دین میں ملانا بُرا جانتے ہو تو ایک چُوہڑا یعنے بایاں ہاتھ
تمھارے بدن میں بھی موجود ہے کہ دو وقت نجاست کو اُسی سے دھوتے ہو اُسکو بھی اپنے بدن سے
کاٹ ڈالو **اعتراض قولہم** مُسلمان جو ختنہ کرتے ہیں اگر یہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اوّل ہی ہر مُسلمان کو
ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا **جواب** اللہ کو پسند ہونا یا نہ ہونا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے معلوم
ہوتا ہے سو اللہ کو اگر یہ کام پسند نہ ہوتا تو ہمکو حضرت کی زبان سے اسکا حکم نہ کرتا اور اُس مقام میں کہنے
والا یوں کہہ سکتا ہے کہ ہندو جیتی عورت کو آگ میں جلا دیتے ہیں اور بعضے کانشی میں جا کر آرہ کے ساتھ چر کر
مرجاتے ہیں اور گنگا میں پرواہ لیکر یعنی ڈوب کر مرجاتے ہیں اور ہما نچل یعنی ایک برف کے پہاڑ میں گل کر
مرجاتے ہیں اور آنکھ بند کرکے دکھن کی طرف روانہ ہوتے ہیں اِس اُمّید پر کہ کوئی کنواں یا خندق آگے
آجاوے اُس میں گر کر مرجاویں اور اس طرح کی موت کو بڑا ہی ثواب سمجھتے ہیں اگر خدا کو یہ کام منظور
ہوتے تو اِن لوگوں کو پہلے سے دنیا میں پیدا نہ کرتا اور اگر کہو کہ اِس زمانے میں کوئی ہندو ایسا کام نہیں کرتا
سو اُس کا جواب یہ ہے کہ تمھارے دین میں یہ سب کام جائز بلکہ مستحسن ہیں اَب انگریزی حکومت میں
ایسے کاموں سے مُمانعت ہوگئی ہے۔ اسواسطے کوئی ہندو ایسا کام نہیں کرسکتا اور حقیقت میں جان کا
ضائع کردینا اور حرام موت مرنا بڑی بیوقوفی ہے اور جو تم لوگ کہا کرتے ہو کہ آپ گھاتی مہا پاپی یعنے اپنے نفس کا
قاتل بڑا گنہگار ہے اور بڑا تعجّب ہے کہ یہ لوگ حرام موت مرجاتے ہیں تمھارے نزدیک بڑا درجہ پاتے
ہیں اور جو کوئی بیچارہ چارپائی پر مرجائے یا کوئی عورت بچّہ جن کر مرجاوے یا کوئی سانپ کے کاٹنے
سے مرجاوے یا بے اختیار پانی میں غرق ہوجاوے تو اِس قسم کی موت کو تم آپ مرت یعنی حرام
موت جانتے ہو حالانکہ اِس بات میں اُس بیچارے مرنے والے کا کچھ قصور نہیں ہے اور عقلاً
تو یہ بات ٹھیک ہے کہ جو کوئی اپنے آپ کو قصداً مار ڈالے وہ حرام موت سے مرے اور جو بے
قصداً کسی آفتِ شدید میں مرجاوے وہ مستحق ثواب کا ہو سو ہمارے دین سے اسی طرح ثابت ہی
دوسرے جیسے ہمارے مسلمانوں کے موئے زہار کا مونڈنا سُنّت ہی ایسی ہی تمھاری ہندوؤں کی ڈاڑھی
منڈانا ضرور ہے سو تم پر یہ اعتراض آتا ہی کہ اگر اللہ کو یہ کام منظور ہوتا تو پہلے سے تمکو بدون ڈاڑھی کے پیدا کر دیتا

اعتراض قولہم مسلمان جاندار کو ذبح کر کے کھا لیتے ہیں اتنا نہیں جانتے کہ جیسا اپنا جی ہے ایسا ہی
اون کا ہے جواب سب حیوان اللہ نے انسان کے لیئے پیدا کیے ہیں۔ کوئی سوار ہونے کو کوئی
ہے اونیکو۔ سو جس جانور کے گوشت کھانیکا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوٰۃ کے ہم کو معلوم ہو گیا
اسکو ہم کھاتے ہیں ہم بھی اللہ کے بندے ہیں اگر ہم بغیر حکم اللہ کے جانوروں کو ذبح کرتے تو البتہ
تمام اعتراض تھا اور عقلاً بھی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطے فائدے آدمی کے برا نہیں کیونکہ اگر ناقص کو کامل
پر فدا کیجیئے تو مضایقہ نہیں مثلاً اگر گائے یا بیل یا گھوڑے کے بدن میں کیڑے پڑ جائیں تو ایک
گھوڑے یا گائے یا بیل کے لیئے ہزار ہا کیڑے کا مار دینا جائز ہے کیونکہ کیڑے بہ نسبت گھوڑے
یا گائے یا بیل کے ناقص ہیں اور گھوڑے اور گائے اور بیل بہ نسبت کیڑوں کے کامل ایسی طرح
انسان کہ ساری مخلوقات سے کامل تر ہے اگر اُسکے فائدے کیواسطے سب حیوانات کو قتل کر دیں
تو برا نہیں اور گوشت کھانا تمہارے دین میں بھی منع نہیں ہے چنانچہ تمہارے دھرم شاستر میں لکھا
ہے کہ جو جانور کھانے میں آتے ہیں اور جو لوگ اُنھیں کھاتے ہیں دونوں کو برہما نے پیدا کیا ہے اسلیئے
اگر دھرم شاستر کے طور پر اُنکو کھاویں تو کچھ گناہ نہیں اور یہ بھی تمہارے ہاں لکھا ہے کہ دیوتاؤں اور پتروں
پر گوشت چڑھا کر کھانا کچھ پاپ نہیں اور لکھا ہے کہ جو جانور گھر میں رہتے ہیں اور جنکا حال معلوم نہیں اُنکو نہ
کھانا چاہیئے اور لکھا ہے کہ برہمنوں کو ساہی گرگٹ چھپکلی مگر مچھ خرگوش وغیرہ کھانا درست ہے اور متاکھشرا میں
لکھا ہی کہ پانچ ناخن والے جانوروں میں گوہ کچھوا ساہی خرگوش اور مچھلیوں میں روہو سنگھاڑا کھانے کے لائق
ہیں اور منو شاستر میں لکھا ہے کہ سورج کے اتراین اور دکھشناین یعنی ساون اور ماہ کے ابتدا میں قربانی
کرنا اور کھانا فرض ہے اگر اس مقام میں ہندو یوں کہیں کہ گوشت کا کھانا ہمارے دین میں تو پچھلے زمانہ میں
درست تھا اب حرام ہو گیا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ تمہارے دین میں تو پچھلے زمانہ میں جائز تھا ہمارے
دین میں اب جائز ہے تمہارا اعتراض ہم پر کسیطرح نہ رہا اور یہ قول بھی تو معتبر نہیں ہے کہ تمہارے دین
میں اب گوشت کھانا مطلق حرام ہے ایک بشنو لوگ تو ضرور اب گوشت کھانے کو حرام جانتے ہیں اور
شیو لوگوں کے مذہب میں حلال ہے اور یہ لوگ دیوی کے تھان پر بکری اور بھینسے قربانی کرتے

١٣٢

ہیں بلکہ یہ بھی تمہارے ہاں لکھا ہے کہ جو شخص دیوی کے نام پر بلدان یعنی قربانی کرے جتنے اُسکے
سر پہ بال ہوں اُتنے برس وہ سرگ میں رہے اور گیا میں جاکر سارے ہی ہندو اپنے پتروں کو گوشت
کے پنڈ یعنی غلولے چڑھاتے ہیں اور یہ سب کچھ شاستر میں جائز ہے **خاتمہ بیچ بیان خوبیوں** دین
اسلام کے دین مسلمانی میں جتنی کہ خوبیاں ہیں سو میرا کیا حوصلہ ہے کہ سب کو بیان کر سکوں لیکن
بعض اُنہیں سے کہ اسوقت مجھے سوجھیں بقدر اپنی طاقت کے بیان کرتا ہوں **پہلی خوبی** توحید
یعنے کسیکو اللہ کی ذات اور صفات اور افعال میں شریک نہ کرنا کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکماء ہند اور
ہر صاحب عقل توحید کو اچھا جانتے ہیں سو وہ توحید اس دین میں ایسی کچھ ظاہر ہوئی کہ سوائے اللہ کے
کسی اور کو سجدہ تحیہ کا بھی حرام ہو گیا اور دفع بلائے اور طلب حاجات میں سوائے اللہ کے اوروں سے تضرع
اور التجا کرنا منع ہوا اور تصویروں کا بنانا اور کسیکی قبر کی نقل بنانی یعنی جھوٹی قبر بنا لینا اور اُسکی زیارت
کرنی کہ یہ کام مبدء بت پرستی کے ہیں حرام ہوئے یہاں تک کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی قسم کھانی بھی
منع ہو گئی چنانچہ کچھ بیان اسکا پہلے باب میں ہو چکا ہے **دوسری خوبی** اتباع سنت نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ جس دین میں خرابیاں پڑ گئی ہیں تو اکثر بدعات کے اختیار کرنے سے پڑی ہیں
سو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے بار ہا تاکید سے فرما دیا تھا کہ میرے اور میرے اصحاب کے قول
فعل سے زیادہ کوئی کام دین میں نہ کرنا اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ حق تعالیٰ میری اُمت کے لیے ہر سو برس
کے ابتدا میں ایسے شخص کو برانگیختہ کریگا کہ وہ شخص اُنکے دین کو بدعتوں سے صاف کر کے تازہ کر دیگا
چنانچہ ہر صدی میں ایسے شخص ظاہر ہوتے رہے جن کے سبب سے یہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا
ہی رہیگا **تیسری خوبی** درستی اعتقاد کی کہ اس کتاب کے پہلے باب سے ظاہر ہوئی ہے **چوتھی خوبی**
عبادات بدنی اور مالی اس دین میں ایسی ہیں کہ جس سے دل و جان کو لذت حاصل ہو از انجملہ ایک نماز
ایسی عبادت ہے کہ تمام مخلوقات نماز ہی میں رہتی ہے یعنے اکثر فرشتے ذکر حمد اور تسبیح اور تقدیس وغیرہ میں
رہتے ہیں اور درخت قیام میں اور پہاڑ قعدہ میں اور چارپائے رکوع میں اور حشرات سجدہ میں سو حق تعالے
نے ان سب کی نماز جمع کر کے مسلمانوں کو عنایت کری کہ نماز میں یہ سب افعال موجود ہیں

پانچویں خوبی معاملات اور رعیت داری اور حق ماباپ اور جورو اور خاوند اور قرابتیوں اور ہمسایہ
یتیم اور مسافر اور قیدی اور مسکین کی خاطرداری وغیرہ اور آداب طعام اور نکاح وغیرہ اس دین
(تف)صیل سے بیان ہوئے کہ جب کسی کو کسی مسئلہ کی احتیاج پڑے وہی مسئلہ دین کی کتابوں
ہوتا ہے یہاں تک کہ پاخانے اور پیشاب کے آداب بھی حضرت بتلا گئے اور فقہ کے ابواب
(دیکھ)یئے تا حقیقت اس بات کی معلوم ہو **حکایت عجیبہ** اکبرآباد میں ایک انگریز ایک عالم
(سے ک)ہنے لگا کہ دین اسلام کے حق ہونے کی کیا دلیل ہے اُس بزرگ نے حضرت کے معجزات کا
(ا)ور کچھ اور دلیلیں بیان کیں وہ انگریز کہنے لگا کہ یہ دلائل بھی ہیں اور سوائے اسکے ایک
(د)لیل ہونے دین اسلام کی اور ہی اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جو قانون عدالت کا مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا نے
کئی پرگنوں سے جمع ہو کر یہ قانون اپنی عقل کے زور سے مقرر کیا ہے اور ہمارا ملک کہ یونان سے قریب
ہے اسواسطے اس ملک کے حکیموں کی عقل بھی تیز ہوتی ہے اور اس قانون کو باندھتے باندھتے جو
اُن حکیموں میں سے مرتے گئے تو اُنکے عوض میں اور حکما بھرتی ہوتے رہے غرض کئی سو دانا نے کئی
سو برس میں آپس کے مشورہ سے یہ قانون مقرر کیا ہے اور پھر بھی بعد چار پانچ برس کے اس قانون میں کچھ نہ
کچھ تغیر آجاتا ہے اور تمہاری شرع کے سب قانون ایک شخص کی زبان سے بدون مشورہ اور اصلاح کسی
دوسرے کے فقط تیئیس برس کی مدت میں مقرر ہو گئے اُسوقت سے ابتک اسمیں کچھ فتور اور تفاوت نہیں آیا
تو ہم یہ جانتا ہے کہ ایک شخص سے تھوڑے سے دنوں میں بدون مشورہ اور صلاح دوسرے کے ایسا قانون
شایستہ اور بائستہ مقرر ہو جانا بغیر مدد وحی کے نہیں ہو سکتا فقط یہ بات سُنکر مولویصاحب نے فرمایا کہ تم ہمارے
دین کو حق جانتے ہو پھر مسلمان کیوں نہیں بنجاتے کہنے لگا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو پھر یہ پانچسو روپیکی
تنخواہ مجکو کہاں سے ملے انتہی اور مولنا محمد یعقوب صاحب سے میں نے سُنا کہ پھر وہ مشرف باسلام ہو گیا اور سرکار انگریزی
سے اُسکی تنخواہ بھی بحال رہی **چھٹی خوبی** علم اخلاق اور تصوف اور تزکیہ نفس جیسا کہ دین اسلام میں بیان
ہوا ہے ایسا کسی دین میں معلوم نہیں ہوتا چنانچہ کتاب احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت وغیرہما اور کتب
اس علم کے دیکھنے سے اس کی خوبی معلوم ہوتی ہے اور یہ سب علوم قرآن وحدیث سے نکلے ہیں

ساتویں خوبی اللہ کا کلام بالفاظ جن صفتوں کے ساتھ ہے خاص دین میں موجود ہے اور کسی دین میں موجود اور محفوظ نہیں ہا چنانچہ بیان اسکا پہلے باب کی تیسری اور چوتھی فصل میں ہے

آٹھویں خوبی لکھا اولیا، اور صلحا، صاحب ظاہر و باطن اور اہلِ کرامات موصوف باوصافِ حمیدہ دین میں ہوئے

نویں خوبی کوئی بات ایسی کہ عقل کے نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام میں نہیں ہا جو کسی اور دین والے نے کسی بات پر کچھ اعتراض کیے ہیں تو ہمارے علما، باصفا نے کہ اللہ نے انکی قدر منزلت زیادہ کرے انکے رد میں ایسے جواب میں لکھے ہیں کہ مخالفوں کی زبان بند ہوگئی ہی چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری لوگ واسطے مغالطہ دہی عامی مسلمانوں کے کیا کرتے ہیں سو انکے رد میں کتاب صولۃ الضیغم اور استفسار اور ازالہ الاوہام اور سوائے اسکے بہت سی کتابیں موجود ہیں انکو دیکھنا چاہیئے تاکہ حقیقت حال معلوم ہو

دسویں خوبی حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جامع جمیع خصائل حسنہ ہونا اور ہر طرح کے معجزات کا ظہور حضرت کے ہاتھ پر ہونا کہ حق تعالیٰ نے سب پیغمبروں کی خوبیوں اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات میں جمع کر دیا ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

گیارہویں خوبی حضرت اور حضرت کے اہلبیت اور اصحاب اور دوسرے خواص امت کا بادشاہی کو چھوڑنا اور درویشی کو اختیار کرنا چنانچہ حضرت کے اہلبیت پر جسطرح کی تکالیف دنیاوی گزرتی تھیں ظاہر ہیں انکے بیان سے جی بھر آتا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ باوجودیکہ انکی خلافت کی دھوم دھام چین تک پہنچی تھی کسی نے دیکھا کہ تیرہ پیوند آپ کی چادر میں لگے تھے اور انمیں بعض چمڑے کی بھی تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کسی شہر کے امیر تھے جنگل سے لکڑیوں کا بوجھ اٹھا کر لاتے اسیطرح بازار میں چلے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ تو امیر کو رستہ دے اپنے امیر کے لیے راہ دو اور ایسا ہی اور اچھوں کا حال رہا

بارہویں خوبی جماعت ہر عاقل جانتا ہے کہ جماعت میں بڑے بڑے فائدے ہیں از انجملہ ایک یہ بھی ہے کہ آدمی ایک جگہ پر جمع ہو کر اپنا دکھ درد ایکدوسرے سے بیان کریں اور ضرورتوں میں ایکدوسرے کے مددگار ہوں سو ہمارے واسطے حق تعالیٰ نے کئی جماعتیں مقرر فرمائیں ایک جماعت اور ہمسایہ اور محلہ والوں کی پانچ وقت محلہ کی مسجد میں کیونکہ ان لوگوں کا حق اوروں سے مقدم ہے دوسری جماعت تمام شہر کے مسلمانوں کی آٹھویں دن جمعہ کو جامع مسجد میں تیسری جماعت تمام پرگنہ کے مسلمانوں کی

یک برس میں دو بار عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن ہوتی جماعت سارے جہان کے مسلمانوں کی مکہ معظمہ میں
کے دن تیرھویں خوبی عورتوں کے لیئے پردہ ستر ہونا کہ یہ بات عقل کے نزدیک بہت ہی خوب
خاص اسی اُمت میں ظاہر ہوئی چودھویں خوبی نشے کی چیزوں کا حرام ہونا کہ جن کے سبب سے
عقل کہ مدار سب اُمور دین و دُنیا کا اُسی پر ہے مغلوب ہو جاتی ہے پندرہویں خوبی ترقی
کی باوجودیکہ فرنگی لوگ بہت سا روپیہ خرچ کرتے ہیں اسباب پر کہ لوگ اُنکا دین اختیار کریں چنانچہ پادریوں
کو نوکر رکھنا اور مدرسوں کا تعمیر کرنا اور کتابوں کا تقسیم کرنا اسی واسطے ہو اور جو کوئی اُنکا دین اختیار کرتا ہی
اُس سے نان و نفقہ کی بھی مروت کرتے ہیں پھر باوجود اتنے تردد و سامان کے کوئی عقلمند اُنکے دین میں
نہیں آتا ہے اور اگر کوئی بے عقل اور حوادث زدہ بسبب طمع دنیاوی کے اُن کا دین اختیار کرتا ہی
تو کوئی ہزار میں ایک آدھا ہوتا ہے اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب نہ ہونے سلطنت اہل اسلام کے
اس مُلک میں ضعیف ہو گیا ہے اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہیں چنداں اسباب دنیاوی
موجود نہیں رکھتے کہ کسی شخص مشرف باسلام کا روٹی اور کپڑا اپنے اوپر کر لیں اس حال پر بھی بہت
سے آدمی اپنی حشمت دنیاوی کو چھوڑ کر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی اور مفلسی میں آنا غنیمت
جانتے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں چند شہروں میں بہت سے لوگ ایمان لائے ہیں از انجملہ جو کہ میرے
دوست اور آشنا ہیں اُنکا ذکر خیر ہوتا ہے اور اُنمیں سے کئی شخصوں نے تو اپنا اسلام ظاہر کر دیا ہے اور بہت
دیندار اور نیک اخلاق ہیں جنکے نام یہاں لکھے جاتے ہیں شیخ عبد الرحیم المعروف بہ منشی فدا حسین آگے
اُنکا نام تھا جواہر سنگہ قوم کھتری پانڈہ باشندہ پائل بڑے بہادر اور خوش اخلاق اور روزگار پیشہ ہمارے
پائل کے یاروں کے مجمع میں سب سے پہلے اُنھوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا حجاب کی حالت میں واسطے
اظہار اسلام کے بہت بیقرار تھے ایک رات کسی مسجد سے اذان کی آواز کان میں پڑی اللہ اور رسول
کا نام سُن کر تمام رات غلبۂ محبت میں نیند نہ آئی صبح کے وقت اُن کا دادا کہنے لگا رام رام یہ اسی بیقراری
میں خفا ہو کر بولے کہ اللہ اللہ کہہ پھر گھبرا کر گھر بار چھوڑ کر مجنون کی طرح باہر نکلے انبالہ میں پہنچے کسی کو
نہ پایا جن کے پاس مشرف باسلام ظاہری ہوں غرض ایک مدت تک اُن کا یہ حال رہا

عاشق و دیوانۂ سرگشتہ ایم * یار جویاں گرد ہر در گشتہ ایم * آخر کوہ کسولی پر پہنچے وہاں جاکر اسلام
ظاہر کیا۔ ماں اور بیوی اور دو بیٹے اور مال اور دولت اور حویلیاں اور تمام آرام کی چیزوں کو چھوڑ کر اللہ اور
رسول کی طرف ہجرت کر کے آئے ؎ آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند * فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی * دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند * اب ارادہ رکھتے ہیں کہ روزگار کو ترک کریں
تاکہ دین کئی طرح کی خرابیوں سے سلامت رہے اللہ تعالی اُنکی مراد پوری کرے **شیخ عبد الواحد**
چھوٹے بھائی منشی فدا حسین کے بہت صالح اور پارسا ہیں اُنکے مسلمان ہونے کا عجیب قصہ ہے
چھوٹی عمر میں واسطے تحصیل علم کے منشی فدا حسین کے پاس آرہے موضع کوم میں بخدمت بابرکت
حضرت مولٰنا علاء الدین کے سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیاں اور اسلام کی خوبیاں معلوم کیں
ایک دن ایسے بیقرار ہوئے کہ مغرب کیوقت اظہار اسلام کر دیا اور کفر کی بیماری سے غسل صحت
فرماکر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہوئے۔ اُن کی ماں اور بہت لوگ پائل سے آئے رونے چلانے
لگے اُنھوں نے سوائے اللہ اور رسول کے کسی طرف التفات نہ کی ؎ کوئی لاکھ جی سے ہو مجھپر فدا
میں تجھپر فدا ہوں مجھے اس سے کیا * تھانہ دار ہندو تھا کہنے لگا اس کو پکڑ لے جاؤ اُنھوں نے کہا کبھی
نہ جاؤں گا۔ تھانے دار نے کہا تو کیوں مسلمان ہوا کہنے لگے دوزخ سے ڈر کر۔ غرض ہر چند بیدینوں
نے اُن کو پھیرنے جانے کو زور لگایا اُن کو کسیکا قول نہ بھایا اب تحصیل علوم میں مشغول ہیں اور
منشی فدا حسین اُنکے خبر گیراں ہیں۔ **مولوی نعمت اللہ** جوان متقی صاحب دل طالب علم بلکہ عالم
با عمل اور ناصح خلق اللہ اُنکی پند و نصیحت سے بہت مرد اور عورتوں کو فیض ہوا اور ہوتا ہے آگے
اُنکا نام تھا ہر نام داس قوم کھتری اصل باشندہ پائل احوال اُن کا یہ ہے کہ جب سن تمیز کو پہنچے حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دل میں بھڑکنے لگا اور دین ہنود کی خرابیاں اور دین اسلام
کی خوبیاں بخوبی ظاہر ہو گئیں وطن مالوف سے ہجرت کر کے لودہیانہ میں آکر اسلام ظاہر کیا اُنکے
باپ اور بھائی اور کئی ہنود پائل سے آئے اُنکے باپ نے بہت بیقراری اور رونا چلانا شروع کیا
کئی دن تک ہنگامہ برپا رہا۔ محکمہ انگریزی تک جانے کی نوبت پہنچی بفضل حق تعالے خیر رہی پھر

انکو اپنے ساتھ مالیر کوٹلہ میں لے گیا پائل کے ہندوؤں نے سرکار پٹیالہ میں اِس خاکسار پر نالش
بہ ہمیں لڑکے کو پائل سے پکڑ لے گیا ہی پٹیالہ سے رئیس مالیر کوٹلہ کے نام خط سفارش کا لائے
پنچایت نے بھی زور لگایا اور ایک دفعہ بہت ہندو جمع ہوکر میرے مکان سکونت پر بطور
ئے اور بہت کشمکش ہوئی۔ لیکن بہرحال اللہ کا فضل شامل حال رہا۔ ایک دفعہ اُن کا
ور رئیس کوٹلہ اُنسے کہنے لگا کہ بیٹا میں تیرا باپ ہوں اُنھوں نے کہا کہ میرے باپ تو حضرت
سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں رئیس اِس بات سے بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ کسیکا
مقدور نہیں کہ تجکو پکڑ لیجائے تم چین سے رہو لیکن اُنکے والد نابزرگوار نے پیچھا نہ چھوڑا اور مدت
تک گردرہا۔ آخر ناامید ہوکر چلا گیا۔ اب یہ مالیر کوٹلہ میں رہتے ہیں اور حضرت مولٰنا عبدالرحیم صاحب
کی خدمت میں تحصیل کرتے اور اَوروں کو پڑھاتے ہیں اور حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
جناب میں بزبانِ حال عرض کرتے ہیں ؎ بلند مرتبہ زاں خاک آستاں شدہ ام ✤ غبار کوئے تو ام گر بر
آسماں شدہ ام ✤ شیخ عبدالحق یار وفادار اور مرد ہوشیار اور بہت مدت میری رفاقت میں رہے
اور میرے ساتھ ہی مظہر اسلام ہوئے آگے اُنکا نام تھا سدہ سنگھ قوم جاٹ ساکن نروانہ۔ لڑکپن میں
میرے بڑے بھائی کے پاس نوکر ہوئے جب جوان ہوئے دین اسلام کی حقیقت معلوم کری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں آئے اور مدت دراز میرے پاس رہے اور بہت سے سفر
کیے سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں اُنکو عاقبت کا سفر درپیش آیا۔ حق تعالیٰ غریق رحمت کرے اور اُن کا چھوٹا بھائی
بھی مسلمان ہوکر بعد چند روز کے اُنکے سامنے ہی انتقال کرگیا تھا بعد مرنے کے ایک دن میں نے عبدالحق کو
خواب میں دیکھا کہ اچھے خوبصورت امرد کی شکل میں تھے۔ میں نے پوچھا کہ کچھ تم کو عذاب قبر تو نہیں
ہوا کہنے لگا کچھ تھوڑا سا عذاب ہے میں نے تین دفعہ درود شریف پڑھ کر اُن پر دَم کیا کہنے لگے
اب عذاب دور ہوگیا ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ✤ دافع ہر بلا درود شریف ✤
شیخ عبدالعزیز المعروف بہ عزیز الدین نیک مرد قوی دل صاحب ہنر ہیں ماں اور باپ اور
بیوی اور بیٹے اور دولتِ دنیاوی کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے آگے اِن کا نام تھا سائیں دتا

قوم برہمن سنڈ ساکن پائل۔ انکی ایک عجیب بات ہی کہ جن دنوں میں یہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکھتا تھا
ایک دفعہ پائل میں قریب ۲ برس کے اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کے
میں مسلمان تھے اور بعضے اوقات ہندؤں سے کھلی کھلی باتیں ہوا کرتیں اور بہت لوگوں کو
مسلمان ہونے کا ظن تھا اور میرے چچا لالہ گینڈے رامے باوجود ہندو ہونے کے ہم لوگ
محبت رکھتے تھے اور بات کلام میں اور بروقت ایذا رسانی کسی موذی کے ہم لوگوں کی مدد
حمایت کرتے ہم نے انکا نام ابو طالب مقرر کر لیا تھا اور ایک شخص بدمعاش ایک اور یار کا چچا تھا
اور وہ اس گروہ کا بڑا دشمن اور ایذا رساں تھا اُسکا لقب ابو جہل ٹھیرایا تھا چنانچہ ایک دن یہی ابو جہل
ہمارے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا تھا یہ صاحب یعنی میاں عبد العزیز کہ قوم کے برہمن اور ہمارے
پروہت تھے وہاں آ پہنچے میں نے ابو جہل کو سنا کر اُنسے کہا کہ پروہت میں تو مسلمان ہو چکا ہوں
تمھاری کیا صلاح ہے کہنے لگے کہ مہاراج جہاں ججمان وہاں ہی پروہت۔ سبحان اللہ وبحمدہ یہ لفظ ایسا مبارک
ہوا حالانکہ اُسوقت انکو دین اسلام سے کچھ واقفیت نہ تھی بعد چند روز کے اللہ نے ایسا سبب کیا کہ گھر بار
چھوڑ کر مسلمان ہوئے ؎ آنرا کہ تو رہبری کشش گم نکند ٭ وانرا کہ تو گم کنی کشش رہبر نیست شیخ
خدا بخش اور انکا نام عبد الرزاق بھی ہی ایام جاہلیت میں بڑے اوباش تھے اسواسطے انکا نام ہی مشہور
تھا اب اللہ تعالیٰ نے انکو اپنی بکمند رحمت سے کھینچا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعداروں
میں کر دیا آگے انکا نام تھا لچھمن قوم کھتری نیچابل باشندہ پائل برادری میں ہمارے قریب میں شیخ عبد الکریم
نوجوان پرہیزگار آگے انکا نام تھا اودھو قوم برہمن کاپڑی باشندہ کوٹلہ مالیر لدھیانہ میں اظہار اسلام کیا
انکی ماں ملنے کو آئی رونے لگی یہ صاحب کہنے لگے اگر مجھسے محبت رکھتی ہے تو مسلمان ہو جا۔ پھر اپنی
ماں سے پچھلے قصورات معاف کرائے اب علم پڑھتے ہیں شیخ عبد الرحمن جوان صالح آگے انکی
قوم تھی کھتری ساکن امرت سر وطن سے ہجرت کر کے آگے کو گئے تھے مدت سے اُن کا حال معلوم
نہیں شیخ غلام محمد پہاڑ کے شہزادوں میں تھے اور اُنکے ساتھ بعضے حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوئے
آگے اِن کا نام تھا کنور جوالا سنگھ قوم کنوچ اِن کی زیارت اِس فقیر کو نصیب نہیں

بی شوق اور ارادہ ہی رہا کہ اتنے میں اُنکے انتقال کی خبر پائی اللہ جلشانہٗ جنت نصیب کرے
غلام محمد آگے انکا نام تھا وزیر سنگھ متوطن مانجہ **شیخ غلام قادر** درویش آگے انکا نام تھا
سنگھ متوطن مانجہ **حاجی نور محمد** بہت سی مال و دولت چھوڑکر مسلمان ہوئے آگے اِن کا نام
دھرلال قوم سراوگی باشندہ آجا **شیخ عبداللہ** آگے انکا نام تھا دیوان سنگھ قوم بنیا۔ **شیخ**
بخش سراج بہت نیک مرد ہیں انکا قوم تھا روڑا کھتری ساکن میرٹھ اور اُنکے چھوٹے بھائی مسلمان
بعد چند روز کے اِس دنیا سے کوچ فرماگئے غفر اللہ لہٗ ولاخیہ **شیخ الٰہی بخش** بہت خوش اور
سو اضع ہیں آگے انکا نام تھا موہن لال قوم برہمن گوڑ ساکن بجنور **شیخ محمد** آگے انکا نام تھا للو سنگھ
قوم راجپوت ساکن الور اور اُنکی بیوی بھی مسلمان ہوئی **شیخ عبداللہ** شیریں مزاج آگے اِن کا نام
تھا مادھو قوم گوڑ **شیخ کمال الدین** مرد ہوشیار اور نیکبخت ہیں بیوی اور بیٹے اور پوتے اور اسباب
اور مکانات چھوڑکر اللہ اور رسول کیطرف آئے اور اِنکے کئی دوست پردے میں مسلمان ہیں اور
آگے انکا نام تھا منگل سنگھ قوم کھتری باوہ ساکن کپورتھلہ اور اب ایک عورت کہ قوم کھتری
سوڈھی میں سے مسلمان ہوئی تھی اِنکے نکاح میں آئی **الٰہی بخش** مرد صالح آگے اِن کا نام تھا
راما قوم نجار ساکن بسی۔ **شیخ محمد حسین** اگلا نام موہن قوم سود ساکن پٹیالہ **خدابخش** پوربیہ
عبدالباری نوجوان قوم برہمن ساکن تھانیسر **سلطان محمد** اور شیر محمد دونوں بھائی آگے اِن کا نام
تھا سلطان سنگھ اور شیر سنگھ قوم سکھ ساکن اٹاری **شیخ عبدالقادر** خوب سیرت مرغوب صورت
صاحب ہمت مہاجر الی اللہ آگے انکا نام ٹھاکر داس قوم کھتری پُری ساکن جالندھر صاحب ثروت
اور روزگار پیشہ تھے مدت تک پردے میں مسلمان رہے۔ آخر مثل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عشق
محمدی نے اُنکے دل میں جوش مارا نوکری کو ترک کیا اور بقول بزرگے کہ ؎ ملکِ دنیا کو وہ کیا
خاک میں لیکر ڈالے ٭ جو کوئی دولتِ دیدار کا سائل ہووے ٭ ماں باپ مکان اسباب زیور وغیرہ
سب کو وطن ہی میں چھوڑا اپنے بسبب بیقراری کے ایسی جلدی کی کہ بعد ترک روزگار وطن کو بھی
نہ گئے اور سسرال میں جاکر اپنی بیوی کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے لودھیانہ میں پونہچکر بیوی سے

کہنے لگے کہ میں نے تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہے اگر تم کو دین اسلام منظور ہے تو عین مراد
اور نہیں تو اسی گاڑی میں تمکو پیچھے روانہ کروں اُس نیکبخت وفادار نے کہا کہ مجکو بھی دین اسلام
منظور ہے پس وہاں سے دونوں میاں بیوی مالیر کوٹلہ میں تشریف لائے اور جب یہ خاکسار بھی
مالیر کوٹلہ ہی میں تھا چنانچہ وہاں پہنچکر لباس کفر کے دور کرکے خلعت اسلام سے مشرف ہوئے
بڑی دھوم دھام اور شہرت ہوئی چند روز وہاں تشریف رکھکر پانی پت میں آئے بعد ایک
مہینے کے شاہجہان آباد میں پہنچکر چند مدت پابند روزگار کے رہے اب بہ نیت تحصیل علوم روزگار
کو ترک کردیا ہے اور اُنکے پیچھے اُنکی بیوی کے باپ وغیرہ اقربا جمع ہوکر مالیر کوٹلہ میں آئے اور فریاد
اور واویلا بہت کیا اور وہاں سے اُنکی تلاش میں کول تک پہنچے جب کہیں اُن کا پتہ نہ لگا ناامید
ہوکر پھر آئے جب اُنکے شاہجہان آباد میں ہونے کی خبر سُنی تو اُنکے باپ نے کئی خط اُنکے نام
بھیجے اور اپنا شوق لکھا اور اُنکو بڑی تمنا سے بُلایا کہ ہم تمکو اپنی قوم میں پھر ملالیں گے چنانچہ میاں
عبدالقادر نے اُنکو یہ مضمون لکھ بھیجا کہ بندہ بخوشی خود حقیقت دین اسلام کی دریافت کرکے مُسلمان
ہوا اور کسی طرح کی تکلیف مجکو نہیں اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت سمجھوں گا اب مجھ سے اور میری بیوی سے
دین سے پھرنے کی امید ہرگز نہ رکھیئے بلکہ آپ کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ اگر اپنی نجات منظور ہے
تو دین اسلام اختیار کیجئے اور میں اُسی طور آپ کا خادم اور فرماں بردار رہوں انشاءاللہ تعالے
خدمتگزاری میں دریغ نکرونگا لیکن دین کے مقدمہ میں آپکا تابعدار نہیں ہوں انتہی مختصراً ۵ ای محمد
ترا در چھوڑ کہاں جائے فقیر * بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری * شیخ عبدالقادر آگے اُن کا
نام تھا موہن لال قوم کھتری متوطن پٹیالہ مرد ہنرمند کندہ کش ہیں اُنکی بیوی بھی مسلمان ہوئی
کنبے کے لوگوں کو چھوڑکر پٹیالہ سے ہجرت کرکے شاہجہان آباد میں آرہے شیخ محی الدین جوان
مرد صالح آگے اُنکا نام تھا ہرچیف قوم کھتری گکڑ بڑے امیر کے بیٹے ہیں متوطن علیگڈھ ضلع
پنجاب اُنکا باپ پنشندار اور بھائی سررشتہ دار اور یہ محرر تھے اول مدت تک پردے میں مسلمان رہے
آخر خورشید عشق محمدی چھپ نہ سکا بے اختیار اظہار اسلام کردیا اُنکے بھائی کو خبر ہوئی آیا اور اُنکو پکڑ کر

پنچے مقام پر سے گیا اور ساری رات اُنکو سمجھاتا رہا اور دین اسلام سے پھرنے کی ترغیب دیتا رہا۔
اُس رات اُسکے گھر میں کھانا بھی نہ پکا اور یہ صاحب یعنی میاں محی الدین صاحب ساری رات بھائی
اسکے خاموش بیٹھے رہے اور بزبان حال یہ مضامین درد آمیز ادا کرتے رہے ؎ ترا بر درد
نیاید ٭ رفیقے من یکے پر درد باید ٭ کہ با او قصہ گویم تا شب و روز ٭ دو ہیزم خشک را خوشتر
تندرستاں را نباشد درد وریش ٭ جز بہمدردی نگویم درد خویش ؎ ناصح از حال ونالہ
خبردار نبود ٭ کہ بجائے چو من خستہ گرفتار نبود ٭ ؎ اُٹھ جا طبیب یاں سے میرا کام ہو چکا ٭ مت کر
مری دوا مجھے آرام ہو چکا ؎ رو بکار خود لے واعظ این چہ فریاد است ٭ مرا فتادہ دل از کف ترا چہ
افتادہ است ٭ اسی حال میں جب رات گزری صبح ہوئی بمضمون اس بیت کے ؎ رخصت اے
زنداں جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے ٭ مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے ٭ ناصح مشفق نصیحت اپنی
بس تہ کر رکھو ٭ میں اُسے سمجھوں ہوں دشمن جو مجھے سمجھائے ہے ٭ بے اختیار وہاں سے اُٹھے اور
کہا کہ قضائے حاجت کو جاؤں گا اُنکے برادر نامہربان نے ایک محافظ اُن کے ساتھ کر دیا۔ یہ شہر سے
دُور آئے اور اُس محافظ کی طرف دیکھا اور جانا کہ زور میں مجھ سے کمتر ہے تو کئی پتھر زمین سے اُٹھا کر اُس
شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا جب وہ پیچھے کو بھاگا۔ اُنھوں نے اُس کا پیچھا چھوڑا اور اپنا
پیچھا چھوڑا کر ایک طرف کو مُنہ کر کے چلنا شروع کیا ؎ یہ دل جو ہاتھ سے چھوٹے بمثل تیر
جاتا ہے ٭ اُسے میں قید کر دیکھا مع زنجیر جاتا ہے ٭۔ تمام دن اور ساری رات چلے صبح کو ایک مسجد
میں کہ قریب کنارۂ دریائے سندھ کے ہے پہنچکر بسبب غلبہ نیند اور ماندگی راہ کے بیتاب ہو کر
تھوڑی دیر آرام کیا۔ وہاں سے اُٹھ کر دریائے اٹک بانسدہ سے پار ہو کر ایک درویش بزرگ کی خدمت
میں چند مدت کشمیر سے پھر پشاور وغیرہ اضلاع کی سیر کری۔ شاہ جہان آباد میں تشریف لائے
اور قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا۔ اب چند روز سے پھر وطن کو تشریف لے گئے ہیں مصرع
ہر کجا ہست خدایش بسلامت دارد ٭ شیخ عبد الرحمن مرد سخی صاف دل بے ریا روزگار
پیشہ آگے اِنکا نام تھا بیر سنگھ متوطن پائل قوم کھتری پچاہل برادری میں میرے بھائی ہیں۔

مدت تک چھپے مسلمان رہے لیکن ہندوؤں سے مقابلہ اور ملحدوں کے رد میں اچھے اچھے شعر
پنجابی زبان میں تصنیف کرتے رہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب تصنیف
کرتے اور خوش آوازی سے پڑھا کرتے اور یہ خاکسار مضمون اس بیت کا اُن کی خدمت میں عرض
کیا کرتا ؎ جبکہ ٹھیری عین ایماں حُبِ محبوبِ خدا ۔ اُلفتِ حضرت بھلا پھر کیا چھپانا چاہیئے ۔
الحمد للہ والمنۃ کہ سنہ ۱۲۷۱ ہجری میں لدھیانہ کے رسالہ کی مسجد میں وقت عصر کے اسلام اپنا ظاہر کیا
شیخ عبد الحق جوان صالح محبوب القلوب پرہیزگار ہنرمند ہیں آگے اِن کا نام تھا سوہن لال قوم
کھتری پنجابل ساکن پائل برادری میں میرے بھتیجے لگتے ہیں ابتدائے جوانی میں شرک سے بیزار ہوئے
ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اختیار کی مُدت تک ایمان مخفی رکھا آخر جذبہ رحمت
آلہی نے بزبان حال فرمایا کہ ؎ ترا ز کنگرۂ عرش میزنند صفیر ۔ ندانمت کہ دریں دامگہ چہ اُفتادست ۔ چنانچہ
ماں اور بھائیوں اور بہنوں کی محبت سے دل اُٹھا کر وطن سے ہجرت کری اور اللہ اور رسول کی طرف آئے
اور لدھیانہ میں بیچ مسجد رسالہ کے شیخ عبد الرحمٰن کے ساتھ کہ اُن سے بہت قریب ہیں وقت عصر کے
مشرف باسلام ظاہری ہوئے آگے روزگار پیشہ تھے اب علم کی تحصیل میں مشغول ہیں **شیخ عبد الکریم**
نوجوان صاحب ہمت آگے اُنکا نام تھا نند و لال متوطن پائل شیخ عبد الرحمٰن کے چچیرے بھائی ہیں جب
اِنکو کفر بُرا اور اسلام اچھا لگا پردے میں مسلمان ہوئے تھا ایک دفعہ سرسری لدھیانہ میں تشریف لائے شیخ عبد الرحمٰن
نے چاہا کہ اُنکو مسجد میں نماز پڑھائیں اُنھوں نے کہا ابھی میرا ارادہ اظہارِ اسلام کا نہیں شیخ عبد الرحمٰن نے کہا
کہ مغرب کا وقت ہے کون دیکھے گا نماز تو مسجد میں ادا کرو۔ جب مسجد میں گئے۔ کسی نے ہندوؤں سے کہدیا
کہ ایک شخص آج مسلمان ہوا ہے۔ بعضے ہندو مسجد کے دروازہ پر آکر یہ حال پوچھنے لگے۔ ایک دوست نے
کہا کہ آج کوئی مسلمان نہیں ہوا اتنے میں میاں عبد الکریم صاحب مسجد سے باہر آکر فرمانے لگے کہ میں
مسلمان ہوا ہوں۔ آخر ایک دن ظاہر ہونا تھا سو آج ہی سہی بعد ازاں اُنکا بڑا بھائی ملامت اور نصیحت
کرنے کو آیا ؎ حضرت ناصح جو آویں دیدہ و دل فرش راہ ۔ کوئی مجکو یہ تو سمجھا دے کہ سمجھاویں گے کیا ۔
لیکن اُنھوں نے کچھ خیال نہ کیا دوسری دفعہ اُنکا بھائی اور تنو سے زیادہ ہندو جمع ہو کر آئے اور اُنکو پکڑنے

شیخ عبد [illegible] حج اور زیارت مسجد نبوی و روضۂ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] سن ۱۳۲۳ [illegible] تحفۃ الہند کی رفاقت میں رہیں سلمہ اللہ تعالےٰ وعافاہ ۱۲ منہ عفی عنہ

گئے میاں محمد حسین خانصاحب کہ بڑے دیندار ہیں اکیلے سب ہندوؤں سے مقابل ہوئے اور بہت
فساد ہوا اور کوتوالی میں پھر حاکم وقت کے آگے گئے میاں عبدالکریم نے دونوں جگہ جاکر کہا کہ
ہندوؤں کے دین کی قباحتیں دیکھکر مسلمان ہوا ہوں۔ بر ہمانے اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا فلانے
نے یہ کیا اور فلانے نے یہ چنانچہ حاکم وقت نے چار ہندوؤں پر کہ عبدالکریم کا بھائی بھی اُنہیں میں
مہینے کی قید یا دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبدالکریم نے اپنے بھائی کی سفارش کرکے آدھا
معاف کروادیا اور آدھا اپنے پاس سے دیکر اُسکو قید سے چھڑوایا۔ شیخ عبداللہ نوجوان سہارنپور
میں مسلمان ہوئے آگے اُنکا قوم تھا بنیاں۔ ماں اور باپ اور بیوی کو چھوڑکر مسلمان ہوئے ہے
دلآرامے کہ داری دل درو بند ۔ دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند ۔ خدابخش پوربیہ سہارنپور کی جامع مسجد
میں جمعہ کے دن وعظ میں آکر مسلمان ہوئے چونکہ تلقین اسلام مقدم تھا اس واسطے ایک لحظہ کے
لیے وعظ و پند کو بند کیا گیا اور اُنکو اسلام تلقین کیا گیا بیوی اور کنبے کے لوگوں کو چھوڑکر اللہ اور
رسول کیطرف آئے ہیں۔ شیخ احمد نیک مرد رنگاریشہ ساکن موضع مچھرلو خدابخش مرد صالح متواضع
مہمان نواز ساکن تھانیسر شیخ محمدی مع بیوی اور ایک بیٹے کے مسلمان ہوئے اور ایک بیٹا
بعد اظہار اسلام کے ہوا پہلے کا نام حافظ کریم بخش اور دوسرے کا حافظ الٰہی بخش۔ دونوں صاحب حافظ
قرآن جوان صالح متبع سنت نیت بخیر اور تجارت پیشہ ہیں نام پہلا شیخ محمدی کا گنگا رام اور حافظ
کریم کا فقیرا قوم بنیا متوطن سوارہ عبداللہ جوان صالح باپ اور بیوی کو چھوڑکر مسلمان ہوئے
پہلا نام خیراتی قوم گنڈیا ساکن میرٹھ عبدالحق چپراسی عبداللہ مؤذن آگے اُنکا نام تھا دولت
عبداللہ رفیق مولانا اکرام اللہ صاحب پانی پتی کے عبداللہ نوجوان خدابخش مرد مسکین
مسند نشین طالب علم ساکن ضلع بروٹ محمد دین جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ صاحب کے
شاگردوں میں ہیں اور اس وقت میری رفاقت میں ہیں آگے ان کا نام کاٹھا قوم سکھ عبدالرحمن
جوان صالح صاف دل بے ریا خندہ لب آگے اُنکا نام تھا ہرکرن قوم برہمن تگا ساکن پریچھت گڈھ
بیوی اور اولاد اور تمام قوم کو چھوڑکر مسلمان ہوئے۔ عبدالنور مؤذن مرد نیک اور اُنکا بیٹا عبدالکریم و نو

مسلمان ہوئے متوطن ضلع لاڈوہ شیخ عبد الرحمن ساکن میرٹھ قوم کائیستہ عبد اللہ ساکن میرٹھ

رحمن بخش ساکن کشنگڈھ مولوی شیخ عبد الرحمن آگے انکا نام تھا لچھمی نراین قوم کایہ

متوطن شاہجہان آباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیقت اور کفر کو

معلوم کرکے ایک لخت مشرف باسلام ظاہر ہوئے اور قرآن مجید حفظ کیا اور علم فقہ اور حدیث اور تفسیر

حاصل کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور بعضے شخص ایسے ہیں

کہ دل سے بصدق تمام ایمان لائے ہیں لیکن اب تک ظاہر مسلمان نہیں ہوئے اور اکثر ان میں ایسے

خوش اعتقاد اور راسخ نہاد ہیں کہ کیا انکی خوبی کو بیان کروں حق تعالے اپنے فضل سے انکا کھیوا پار کرے

اور اسلام ظاہر نصیب کرے چنانچہ انکے قدیمی نام بسبب اخفا کے میں نے نہیں لکھے نام اسلام

کے جو انکے مقرر ہوگئے ہیں یہاں لکھتا ہوں عبد اللہ کھتری انکی بی بی بھی ایمان لائی اور

دونوں حجاب کیحالت میں فوت ہوئے کبھی ایسا ہوتا کہ میاں عبد اللہ کئی مہینے پہلے رمضان شریف سے

دن کا کھانا چھوڑ دیتے تاکہ اس پردے میں رمضان کے روزے رکھے جاویں علی محمد کھتری

اگرچہ حجاب میں رہے لیکن جب کوئی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اسکو جواب خوب دیتے

اسی حال میں انکا انتقال ہوا اور کئی بار مجکو خواب میں نظر آئے ایک دفعہ میں نے پوچھا کہ انکے تم سے

کیا معاملہ کیا کچھ عذاب تو نہیں ہوا بولے کچھ عذاب نہیں ہوا میں نے کہا تم تو بڑے شریر تھے کہنے

لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بخشدیا عبد الستار کھتری خوب سیرت نیک صورت تیز طبع مرد قابل

ہیں امیر علی کھتری مرد قابل خوش اخلاق اور انکے چھوٹے بھائی نام انکا محمد اور امیر علی کی بیوی

بھی مسلمان ہے اور انکو واسطے اظہار اسلام کے تاکید کیا کرتی ہے اور انکے ایک دوست پردے میں مسلمان

تھے فوت ہوگئے انکو میں نے نہیں دیکھا ہے لیکن سنا ہے کہ عجیب آدمی تھے عبد الغفار کھتری

عبد الوہاب برہمن محمد اسحٰق کھتری شیخ احمد برہمن انکی بیوی بھی پردے میں ایماندار ہے

اور ایکدفعہ شیخ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے عبد السلام فقیر ہیں

نجات اللہ کھتری رحمۃ اللہ کھتری عبد الکریم سود عبد الرحیم بنیا صبغۃ اللہ کھتری

١٤٥

...مد الرحمن کلال محمد عثمان کہتری اوران کا چھوٹا بھائی غلام قادر کہتری ضیاء الدین نیا
...کہتری عبد الغفور نیا۔ یہ چھوٹی صاحب بڑے امیرزادے ہیں عبد العزیز جاٹ احمد صدیق
...مد الکریم کہتری عبد العزیز کہتری اور اُنکے کئی دوست جن کے نام اب یاد نہیں ہیں
...کہتری قربان حسن کہتری عبد اللطیف کہتری اور اُنکے ایک دوست تھے۔
...ں حالت میں دنیا سے گزر گئے۔ نیاز احمد اور کئی یار اُنکے عبد اللہ سراوگی جنکا ذکر پہلے باب کی
...ی فصل میں ہی عبد العزیز کہتری درویش محمد برہمن شہاب الدین کہتری عبد الحمید کہتری
محمد صدیق برہمن اور سوائے اِنکے بعضوں کے نام مجکو اِسوقت یاد نہیں ہیں۔ حق سبحانہ تعالیٰ اِن سب کو
دنیا و عاقبت میں خوش رکھے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایمان کے ساتھ جہان سے اُٹھاوے اور
عذاب سے بچاوے اور اسیطرح اور کافروں کو ہدایت کرے اور ہمکو ابدالآباد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کی متابعت میں رکھے اور مدینہ منورہ میں موت نصیب کیجے ○ نکلے دم تیرے قدموں کے نیچے ٭ یہی دل کی
حسرت یہی آرزو ہے ٭ اٰمِیْنَ ۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَہٗ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِہٖ
وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَخْرِ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ہَادِی الضَّالِّیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی
وَعَلٰٓی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ لَہُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اب مسلمانوں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ مصنف اور کاتب اور مہتمم مطبع اور پڑھنے سننے
والے بلکہ تمام مومنین اور مومنات کے حق میں دعائے سلامتی ایمان اور عافیت دنیا اور آخرت
کی کریں۔ خوش بگو عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ۝

تمت

۱۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ سلیم نے کتھا بکھانی رکھا نام سلونی — دیکھو یہ پنڈت کی باتیں ساری کریا کھونی — کہو یہ کون دھرم ہے

دروپدی رانی مہا بھوانی ارجن جی کی ناری — پانچوں پانڈو اُسکو بھوگیں اپنی اپنی باری — کہو یہ کون دھرم ہے

سب دیوؤں میں بڑے مہادیو جٹا سی نکلی گنگا — سب دیوؤنکی مورت پوجیں انکا پوجیں لنگا — کہو یہ کون دھرم ہے

تا لنگ اوپر پانی ڈالیں اور جلیں چڑھاویں — سب مردوں مل ڈنڈوت کریں تریں بھگیں چھومیں — کہو یہ کون دھرم ہے

گورا ماتا یدبی بدماتا اُن سنگ ایسی کریں — پان پھول اور سبھی پوجا بھگ میں انکی بھریں — کہو یہ کون دھرم ہے

جی جی نارائن جگت کے سوامی سب کے انترگیانی — ناری جی اُڑ ہل گئی کچھو نیک سدھ نہیں جانی — کہو یہ کون دھرم ہے

شست سبھا کے سرجن ہارے سب کے انترگیانی — جیو جنت کیڑی پسو کی سدھ راکھیں سیتا سدھ بسرانی — کہو یہ کون دھرم ہے

جو ہر انترگیانی ہوتی سیتا سدھ کیوں نہیں راکھی — ٹھیک ٹھکانا کہیں نہ جانا جب لوگن میں بھاکی — کہو یہ کون دھرم ہے

ہنومان سے کہا رام نے کہیں پیرو تم جاؤ — سیتا گھر سے نکس گئی ہے نیک سُدھ لے آؤ — کہو یہ کون دھرم ہے

ہنومان پیور او پالا کے سیتا راون سے ہر لے — مہا جج کر راون سیتی سیتا اُنٹی پھر لے — کہو یہ کون دھرم ہے

سیتا من اُرجھا راون سے پیٹ رام سے لگی — راون کی مورت بنو کو نت وہی کو جھانکی (بہت لڑائی) — کہو یہ کون دھرم ہے

پاپ چھپائی نا چھپیں انت کو بات اُگھاڑی — رام کان میں بھنک پڑی جب سیتا گھر سے کاڑھی — کہو یہ کون دھرم ہے

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کیوں پھر ایسا کینا — پاپ اُنکے ہوئے سیتا کے جب رام ڈھونڈھا دنیا — کہو یہ کون دھرم ہے

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کاہے کو راون مرتا — ستونتی سراپ سے پربت جلگئی سیتا سے راون جلتا — کہو یہ کون دھرم ہے

ی لت بل کاری است جنکی گاویں
پرناری پر گروناری لوجی دودھ چھین کے کھاویں
کھو یہ کون دھرم ہے

ی سبکی پیاری نت اٹھ جمنا نہاویں
جھکے بستر ہرین مودھ سیہ اوپر چھپ جاویں
کھو یہ کون دھرم ہے

پھر ہیں اگھار جل میں گات کو پوڑے
کہیں اینٹ کرو مت کانہا کو مار توئی چھپ رہے
کھو یہ کون دھرم ہے

ہو اگھاڑی جل سے نکس تم آؤ
گات اگھاڑ او دیکھوں تمہارا تب ہوں بستر پاؤ
کھو یہ کون دھرم ہے

پر بکیٹ دھریں اور سب مل ہر گن گاویں
آپ نابیں اُسے نچاویں ایسا راس کراویں
کھو یہ کون دھرم ہے

سندر بنی گوپنی راؤ سے کہا ناری
بھری سبھا میں ناچت ڈولیں بھاؤ بتاوت پیاری
کھو یہ کون دھرم ہے

راس کراویں سب مل گھوریں باپو لالا کاکا
ایک نا ندی میں سبکی کریھی نیکیا نتر نہیں رکھا
کھو یہ کون دھرم ہے

پھاؤ کی نار نچاویں جس میں پد وسی ٹھانی ہے
جو نار نچانی پدو بھاتی تو اپنی نچا نہیں جانتے ہو
کھو یہ کون دھرم ہے

پہلے پوجیں سیس نواویں سب مل رتی گاویں
پیچھے گھوریں اور ستاویں سب مری کہلاویں
کھو یہ کون دھرم ہے

کشن مراری جائے دوارکا ایسا غدر مچایا
جادو میں میں دعوت ڈالکے آپس میں پیچ کروایا
کھو یہ کون دھرم ہے

بڑی ہتیلی میں چھپے مراری بھاج جھوجھ گئے
ایک ابیڑے تیر جو مارا پران بکت ہو گئے
کھو یہ کون دھرم ہے

بل بھدر جی پی گوپن کو دوارکا سیتی بھاگے
سب گوپن گیلی میں اٹھ بھیل لوٹنے لاگے
کھو یہ کون دھرم ہے

کو دبھیل یے راؤ سے کہا کنو لیئے رکمن پیارے
کانی سکھی کاست نرکھا دھرم بھشٹ کری سارے
کھو یہ کون دھرم ہے

ترلوکی کے ناتھ کی ناری جنکی یہ گت ہووے
بوڑی اکھی پوجن ہارے انکی کیا پت ہووے
کھو یہ کون دھرم ہے

گنگا جاویں اور نہاویں گاندھی انہیں ڈوبیں
جو گنگا میں کرلا ڈالیں رسے ناراض ہو بیں
کھو یہ کون دھرم ہے

گاندھ جنہوں کی اوتم ٹھیری منہ مدھم کر دینا
منہ جنہوں کا گاندھ سے مدھم وہ کیا یسوں کا جینا
کھو یہ کون دھرم ہے

کالی دہ میں کودی مراری ناگ سے ہاتھ بہی
ناگ ایک پھنکار جو ماری جھلس کالے ہو گئے
کھو یہ کون دھرم ہے

کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادھو ہو کہ چرچ یہ آوے
ترلوکی کے ناتھ کا ننگ کیا ناگ کی پھونک سے جلے
کھو یہ کون دھرم ہے

ماں کو پوجیں باپ کو لاویں مہا کرت میں جاوے
پھر وا کے چام کی پہنیں نہیا مہا کرت ہیں پاوے
کھو یہ کون دھرم ہے

جتنے پوجیں سو چھوویں وہ دو سب بجاویں
ڈھینڈ چماروں ہاتھ نچاویں کیا ماریں ہیں
کھو یہ کون دھرم ہے

مسلمان جو گئو نیا ہی تو ہتیا جان کسناویں
گئو ہتیا تو آپ کریں جو گئو چماروں فوت جھاویں
کھو یہ کون دھرم ہے

باڑہ باس س وہ نکالیں سب ہمن مل کھاویں دیکھو یہ پنڈت کی باتیں اس وچ کچھ گھنیاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

گئو موت کو کہہ وہ الیں چھینٹا انکو لگاویں جو گئو پانی میں کہہ بوڑی تو جھوٹا کبھی نہ کھاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

گانڈ گئو کی اتم ٹھانی منہ مدہم کر دینا چاتر ہو سو من میں جانے پیٹ ہندوں کا مینا کھو یہ کون وہ ہرم

شنڈنی ناری رام سنواری جل جمنا پچاویں جو برہتی کہو کے گاتی مردوں بیچ نہاویں کھو یہ کون وہ ہرم

ہمن آگے بیٹھ اکھاڑے ٹیکا بندی لاویں روپ سروپ انوپ بنا کے چھپ چھب بن دکھلاویں کھو یہ کون وہ ہرم

کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادھو ہو ہے اچرج یہ آئے پور کہہ انہوں کی مت کیسے ہیئے انکو لاج نہ آئے کھو یہ کون وہ ہرم ہے

راجہ اندر سنبھر کیجے بسے بیکنٹھ مجھار گو تم رکھ کے گئے چھناری پائے بھگن ہزار کھو یہ کون وہ ہرم ہے

راج کلاج کھومت کو دکو پت وان کھلاوے آ ملے اور سے کوئی گھومے کوئی جوبن بس لیجا کھو یہ کون وہ ہرم ہے

واتا بانسی دکھیا کے چھاپے پھاٹے کوئی لٹاوے کوئی منکھ جنم کا یہ ہی پھل ہو کوئی کاہے ٹوٹے کھو یہ کون وہ ہرم ہے

یہ پھاگ مہینا ننگ س ہنیا ہندؤں میں جب آوے ترناری کیا بالک بوڑھا سب کی نیت ڈگجاوے کھو یہ کون وہ ہرم ہے

کیچڑ گوبر گھو لیں وہ الیں آپس میں ہوم مچاویں ترناری سب ناچن لاگیں ایسو پھاگ رچاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

منہ پر آوے سو بکیں بکاویں لاج نہ کاہے کریں لیئے گلال ہاتھن میں وہ دیں نار کی مکہ پر دیں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

کاہو کی نار کو تی رنگ ڈالے کوئی کولی بھر لیوے پور کہہ کر تماشا دیکھے نیک لاج تر نہیں دیوے کھو یہ کون وہ ہرم ہے

بجیں بجاویں ہولی گاویں کودیں اور مستاویں بھڑوا بھڑوا کہیں کہاویں ترناری پر ہوم مچاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

جھانٹ اکھاڑیں ہگ کھلاویں اور وہ سنت کہلاویں ترناری میں پھریں گھماویں نیک نہیں لجیاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

مات پتا کی کھوپری اپنے ہاتھ سے کوٹ چھینٹ جلاویں لی کا ہو کر گنگا کو جاویں ایسو تیرتھ نہاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

سور کا کالا پور جیکی کا نت اٹھ نرکھ جو کھاویں ایسے جن کے مات پتا سو مکت کہاں سے پاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

مسلمانوں کو نام دھریں اور باڑہ باس یہ کھاویں یہ منہ سے چھوت کہاویں نیک نہیں لجیاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

سیکھ سیکھ پنڈت ہو بیٹھیں پھر آپ ہی بانچ سناویں اور ونکو اپدیس بتاویں آپ نہ کہیں جاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

ہاتھ سے اپنے پتھر لاویں جسکا دیو بناویں جھک جھک اسکو سیس نواویں اس تا گیان ونیاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

گیارس باریں لوسا وس جو دس پونو نہاویں لجھی شکر کا شیر اکر کے پہلا ہر کر کے کھاویں کھو یہ کون وہ ہرم ہے

۱۴۹

پوت کے چوکا دیویں بہت کریں ستھرائی ۔ اُڑ مکھی بھوجن پر بیٹھے جھوٹ کہاں ستھرائی ۔ کہو یہ کون دہرم ہے
...ت کریں اور دوسواں ہوم جلائیں ۔ جیتا بکرا گردن ماریں ایسو پاپ کماویں ۔ کہو یہ کون دہرم ہے
...اکریں اور جیتا منش جلاویں ۔ ناہ جلے تو مار جلادیں ایسا ست کرواویں ۔ کہو یہ کون دہرم ہے
...ر بناویں ندی اوپر لیکر جاویں ۔ بہن بھانجی اُسکے آگے رستے میں پہنچاویں ۔ کہو یہ کون دہرم ہے
...بالوت میں دیکھی سو میں ساری گائی ۔ کہے شیخ سلیم سنو بھائی سادہو سے نہیں نبائی ۔ کہو یہ کون دہرم ہے

مسئلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا

تحفۃ الہند

بعد حمد و صلوٰۃ کے گزارش یہ ہی کہ ہندوؤں کے دین کی حکایات جو نقل کیجاتی ہیں محض واسطے الزام دینے اور سمجھانے اُنکے کے ہیں نہ یہ کہ ہم اُن سب روایات کو سچ جانتے ہیں بلکہ اکثر روایات انمیں ایسی دور از عقل ہیں کہ یہ ظن ہوتا ہی کہ مثل حکایات کلیلہ و دمنہ کے محض بندش اور بناوٹ ہوں بلکہ خود بعض ہنود کے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ برہما اور بشن اور مہادیو کوئی شخص نہیں ہیں بلکہ نام فرضی ہیں اسیطرح احتمال ہی کہ سوائے انکے اَور نام بھی بعضے فرضی ہوں اور بعضے جن اور بعضے انسان ہوں اور بعضے اُنمیں اچھے لوگ ہوں اور بعضے بُرے جیساکہ اُنکی کتابوں میں اُنکا فسق و فجور بیان ہی سو اس مقام میں بعضے مضمون کتاب شیوپوران وغیرہ کے نہایت مختصر اور منتخب کرکے لکھے جاتے ہیں ترجمہ شیوپوران حصہ اول مطبوعہ مطبع نولکشور صفحہ ۹ جو لوگ برہمنونکی زمین چھین لیتے ہیں اور برہمنوں کے قاتل اور شرابخوار اور رنڈی رکھکے توڑ ڈالنے والے ایسے لوگ شیو یعنی مہادیو کا نام لیکر عذاب جہنم سے بری ہوجاتے ہیں ایضاً صفحہ ۱۱ تا صفحہ ۱۲ نارد (برہما کے بیٹے) نے ہمالہ پر عبادت شروع کی وستہو ہی کہ اشخاص زناکار اور تیرہ دروں ہمیشہ مثل کوہ کے ذکر کرتے ہین اندر (بہشت کے دیوتاوں کے بادشاہ) نے کام (یعنی شہوت) کو نارد کے بہکانیکو بھیجا نارد قابو میں نہ آیا اور اپنی عبادت پر نازاں ہوکر اول مہادیو پھر برہما سے اپنی ریاضت کا حال ظاہر کیا اُنھوں نے انکو اظہار عبادت سے منع کیا نارد نے نہ مانا اور بشن کے پاس جاکر فخر کرنا شروع کیا بشن نے اُسکی تعریف کرکے اُسکو زیادہ مغرور کردیا بوقت واپسی راہ میں ایک شہر عظیم نظر آیا کہ اُسمیں ایک راجہ کی محفل سوئمبر منعقد تھی سوئمبر اُسکو کہتے ہیں کہ راجہ اپنی دختر کے واسطے شوہر مقرر کرنے کو ایک محفل آراستہ

کرے اور ہر طرف سے راجے جمع ہوں تا وہ لڑکی کسیکو پسند کرے) نارو بھی وہاں گیا اور راجہ کی لڑکی
پر عاشق ہوا اور بشن کا دھیان کر کے خوبصورتی کا سوال کیا تاکہ لڑکی اُسکو پسند کرے بشن کی توجہ
تمام بدن نارو کا بشن کی مانند اور مُنہ بندر کی مثل ہوا وہاں شیو کے دو گن یعنی دیوتے موجود تھے۔ نارو کو
لگے کہ آپکو بشن جیو نے خوبصورتی عنایت کی ہے اب راجہ کی بیٹی سوائے آپکے کسیکو کا ہیکو پسند کریگی اور لڑکی
کی صورت سے نہایت بیزار اور نارو چاروں طرف سے سر اُٹھا کر لڑکی کو دیکھتا تھا بشن جیو بھی آئے لڑکی نے
قبولیت کا ہار بشن کے گلے میں ڈالدیا نارو از خود رفتہ ہوا دونوں گن بولے کہ ذرا اپنے روئے مبارک کو تو دیکھئے
نارو نے پانی میں مُنہ دیکھا متعجب و غضبناک ہو کر دونوں گنوں کو دعا دی کہ تم بندر ہو جاؤ اور آپ بشن جیو کے
پاس چلا اور راہ میں ملے اور پوچھا کہ اندوہگین کس طرف کو چلے نارو نے کہا کہ تم نہایت دغاباز ہو تم نے
کہاں دغابازی نہیں کی بلکہ مجسم دغا ہو تم نے موہنی روپ ہو کر بسمراں دت کیساتھ وقت تقسیم آبحیات کے
دغا کی جلندھر کی عورت کے ساتھ دغا کر کے اُسکا ست دھرم چھوڑایا۔ ایسا بہت کچھ کہکر کہا جس جسم میں تمنے
ہمکو رنج دیا ہے اُسمیں تمکو ملیگا اور جنکی مانند ہمارا مُنہ کیا ہے وہی تمہاری مدد کرینگے یعنے ہنومان وغیرہ اور
عورت کیواسطے ہماری بیعزتی کرائی۔ لہذا عورت یعنی سیتا کی جدائی سے تمام جنگلوں میں گھومتے رہوگے
یعنے رام اوتار لیکر بشن نے نارو کے قدموں پر سر رکھا لیکن نارو نے معاف نہ کیا پھر سدا شیو نے نارو کے
دل سے اپنی مایا کو کھینچ لیا تو نارو کا حال اور ہوا اور بشن کے قدموں پر گر پڑا (بشن بقول ہندواں خدا
کی ذات ہے جسکی ایسی دغابازیاں بیان کرتے ہیں اور اپنی ایک دغابازی کے سبب نارو کی بددعا سے
ہندوؤں کے جعلی خدا نے اپنی بیوی سیتا کے فراق میں کیا کیا رنج و غم نہ اُٹھائے اور ہنومان وغیرہ بندروں کی
مدد کا محتاج ہوا پھر بشن نے نارو کو سمجھایا کہ سدا شیو یعنی مہادیو کل مخلوق کے مالک ہیں اُن کے
حکم سے برہما خلقت کو موجود کرتے ہیں اور ہم بھی اُن کی خدمت کر کے جہان کی پرورش کرتے ہیں ہم سب
سدا شیو کی عبادت سے افضل گنے جاتے ہیں اے نارو سدا شیو کی عبادت کر اپنے والد برہما کی خدمت
میں حاضر ہو کر سدا شیو کے منتر نام استغفار کرو برہما شیو کے بڑے بھگت یعنی عابد اور خادم ہیں اس سے
معلوم ہوا کہ ہندوؤں کا فرضی خدا بشن خود مشرک یعنی شیو کی عبادت کرنیوالا اور شرک کا حکم دیتا ہے اور برہما

ل فخر ہنود لندن کے پینمبر ہی کہ مہادیو کو خالق کل مخلوقات کا جانتا ہی چنانچہ بیان ہوتا ہی نارو برہما

رشیو کا حال پوچھنے لگے اور برہما بتانے لگے ص۱۳ اکہ سداشیو تمام جہان کے مالک اور کل

. اور برہما اور بشن اور رودر کے پیدا کرنیوالے ہیں ص۱۴ شیو کے پانچ مُونہ ہر مُونہ میں تین آنکھ ہیں

پانچ مُونہ ہونیکا مہابھارت کے اوپرب میں مذکور ہی کہ سند اور اسند دونوں بھائیوں کو عبادت

سے ہٹانے کو حسب التماس دیوتاؤں کے جناب سری برہما جیو نے انکو بادشاہت بخشی اور ایک عورت حسین

پیدا کر کے اُنکے پاس بھیجی وہ دونوں اُسپر عاشق ہو کر آپس میں لڑکر مقتول ہوئے جب وہ عورت جاتی

تھی تو جناب سری مہادیو جی نے (کہ بقول برہما و بشن کے برہما اور بشن اور سارے جہان کے خالق

اور مالک ہیں) واسطے نظارہ جمال اُس نازنین کے اپنے مُنہ میں چار مُنہ پیدا کر لیئے تھے اور جدھر وہ

جاتی تھی اُودھر اُس کا نظارہ جمال فرماتے تھے ۱۲ اسوط ص۱۳۱ اور سبب تین آنکھ ہونیکا مہابھارت کے

موچھ دہرم میں یہ لکھا ہے کہ جب مہادیو نے دچھ کا جگ برباد کیا دچھ کی بددعا سے مہادیو کی پیشانی

پر آنکھ آتشین پیدا ہوئی ۱۲ اسوط ص۱۴۱ شیو پُران ص۱۵ سداشیو نے واسطے عیش خاطر خواہ کے شکت

کو پیدا کیا شکت سداشیو کے جسم سے علحدہ ہوئی ایضاً شکت برہما اور بشن کی ماں ص۱۶ اور سداشیو

کی زوجہ ہے ایضاً سداشیو نے فرمایا ایک شخص ماہر جمیع علوم پیدا کرنا چاہیئے کاروبار عالم اُس کو سپرد

کر کے آپ عیش و عشرت میں مصروف ہوویں تب جگدمبا (یعنی شکت) نے جانب چپ نگاہ کیا بشن

ظاہر ہوا ص۱۸ بعدہ شیو نے اپنے داہنے بازو سے مجکو (یعنے برہما کو) پیدا کر کے کنول میں رکھدیا (اس سے معلوم ہوا کہ

برہما کا پیدا کرنیوالا مہادیو اور ہندؤں کے جعلی خدا بشن کے پیدا کرنیوالی مہادیو کی زوجہ ہی ص۱۹ بشن (ہندؤں کے خدا جو

بنجیر دریا میں پڑے تھے ہوش میں آکر میرے پاس آئے ہمنے کہا آپ کون ہیں فرمایا ہم برہما تمہاری تخلیق تمہارے والد میں خوف

نکرو ہماری پناہ میں آؤ ہمارے اوپر کوئی لڑانے والا نہیں ہے یہ سُنکر ہمنے بہت غصہ ہو کر کہا اے بشن جھوٹ نکہو ایک قسم

و اسپر یقین رکھو ہمارا پیدا کرنے والا کوئی نہیں (ابھی گذر چکا ہے کہ برہما نے اپنا اور سب کا خالق شیو یعنے

مہادیو کو کہا تھا) بشن نے غضبناک ہو کر کہا ایسی جہالت تم کو زیبا نہیں ہے ہم تمام جہان کو پیدا

کر کے پرورش کرتے اور معدوم کرتے ہیں جہان ہمارے تابع ہے ہم نے ویدوں کو تصنیف

سلہ برہمہ یعنی ذات مطلق ۱۲ الگ یعنی مجموعہ پانچ رنگ کا یعنی لطف سے ۱۲

کیا اور ہم نے تم کو اپنی ناف کے کنول سے پیدا کیا بہتر ہے کہ ہماری طاعت میں آؤ (ابھی بیان ہو چکا ہے کہ
بشن نے نارد سے کہا کہ مہادیو کُل جہان کے مالک اور بشن وغیرہ مہادیو کی عبادت سے افضل گنے جاتے
ہیں) مدا ہم اور بشن (یعنی ہندوں کا مقرر کیا ہوا خدا اور رسول) خوب لڑے - ایضاً ہم دونوں اپنے آپ
کو خالق کل مخلوق کے سمجھتے رہے - ایضاً یہ کارزار جنگ جاہلانہ ملاحظہ کر کے سداشیو (یعنی مہادیو) تمام
شعلہ سوزان قیامت کے نمودار ہوئے ہم نے لڑائی کو موقوف کیا بشن کہنے لگے یہ جلال کہاں سے
ہے جو کوئی اُس کے آغاز و انجام کو دیکھ آوے وہی مالک کل قرار دیا جاوے گا ہم نے بصورت
ہنس عالم بالا کو پرواز کیا اور بشن بصورت خوک پائین کو روانہ ہوئے ایک ہزار سال ملکی تک تلاش شعلہ
میں رہے آغاز و انجام معلوم نہ ہوا غیب سے آواز آئی کہ عبادت کرو ہمنے عبادت شروع کی ایسا الہام ہوا
جسکو سمجھ نہ سکے ہمنے التماس کیا کہ آپ مجسّم ہو کر ظاہر ہوا اکار ظاہر ہوا (یعنی لفظ اُون) ہمنے جانا کہ حرف
اول یعنی اکار (الف مفتوح) اول شعلہ کا لنگ ہے اور حرف دوسرا اوکار (الف مضموم) شعلہ لنگ کا وسط یعنی درمیان
ہے اور آدھے ماترا شعلہ لنگ کا سر ہے اور بند یعنی نقطہ وہ تمام شعلہ لنگ کا ہے ایضاً رگ بید لنگ کا جنوبی
حصہ ہے اور یجر بید لنگ کا شمالی حصّہ اور شام بید لنگ کا درمیانی حصہ اور اتھربن بید کا قول ہے کہ
سداشیو کچھ نہیں کرتے جو ہوتا ہے شکت کی خواہش سے ہوتا ہے (بگمان ہنود بید خدا کا کلام اور برہما
پیغمبر ہے) سو برہما نے بیدوں کی کیا اچھی حقیقت بیان فرمائی کہ تین بید یعنی رگ - یجر - شام - لنگ یعنی
ذکر کے تین حصّے ہیں اور اتھربن بید شیو کو معطّل محض اور ہر چیز کا وجود شکت کے ارادے سے بتاتا
ہے) مدا سداشیو ہنس کر بولے ہمنے تم دونوں کو اپنا بھگت (یعنی پوجنے والا) سمجھ کر اپنے جیوتر لنگ کو ظاہر کیا
جس سے تم دونوں نے ہمکو پہچانا (یہ قصہ نزاع برہما اور بشن کا تحفۃ الہند میں مختصر لکھا ہے اور اسی شیو پران
میں دوسرے دو مقام میں اور طرح پر لکھا ہے چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگا مدا جم نے اپنے گنوں
یعنی نائبوں کو حکم دیا کہ تینوں جہان میں جو شخص بدن میں بھسم (یعنی راکھ) لگائے یا رودر اس (یعنی دانہ
تسبیح شیو کے بھگتوں کی) پہنے ہوئے یا لنگ کو پوجتا یا شیو کا نام لیتا یا تعریف کرتا یا سُنتا یا شیو کے
مقام کی زیارت کرتا اگرچہ ریا اور دغا کے ساتھ یا مرتے وقت دغا سے شیو کا نام لیا اُن سب کو چھوڑ دینا

اور اُنکی خدمت گزاری مثل غلامان کے سمجھنا شیو پران کھنڈ ۲ صفحہ برہما نے کہا اے نارو اول ہم نے
دس لڑکے پیدا کیئے مرتخ اتر انگرس پلست پلہ کرت۔ بھرگ بشسٹ سرکہہ وچھ ترتیب وار ان
... اُس سے دل جسم دہان۔ گوش ناف۔ ہاتھ۔ پوست۔ روح خصیہ انگوٹھہ اور سینہ سے دہرم اور پشت
سے بہرم ہونٹوں سے لالچ ابرو سے غصہ باک یعنی کلام کو بصورت عورت ہم نے اپنے ہونٹھ سے
پیدا کیا اُسکی صورت دلفریب سے ہم کام (یعنی شہوت) کے دام میں پھنس گئے اور بڑا گناہ کرنا چاہا
سدا شیو ظاہر ہوا اور مجکو بچایا میں خجالت کے ساتھ شیو کی بڑائی کرنے لگا مگر تو بھی طبیعت بے اختیار
تھی صفحہ نارو کہنے لگے اے برہما ہمارے باپ خلقت کے پیدا کرنے والے دیوتوں میں اعلیٰ آپ سے
ایسے فعل کا ظاہر ہونا تعجب ہے کہا شیو کی مایہ کو آفرین ہے وہ سب کو نچاتی ہے ہمنے جبکہ منہ سے
ایک لڑکی پیدا کی ہمارے دل میں غرور ہوا اُسوقت شیو نے یہ چلتر ٹھانا یعنی ہمارے ذہن سے ایک
عورت نہایت خوبصورت پیدا ہوئی اُسکا نام سندھیا رکھا گیا تمام عضو اُسکے مناسب زلف عنبر چہرہ
کی دمک سے کڑوڑ ہا چاند شرمندہ کمان ابرو دونوں پستان بڑی خوبصورت شکم میں تین بل ناف
گہری کمر پتلی سرین مثل کیلے کے ران مدوّر وغیرہ (ہندؤں کے پیشوا اعلیٰ جنکو خدا کا رسول جانتے
ہیں اپنے فرزند نارو کے پاس اپنی صاحبزادی سندھیا کے حُسن کی کیا تعریف کر رہے ہیں مَیں نے
مختصر کرکے لکھا ہے) صفحہ دفعتًا ایک شخص نیک تن (یعنی کام) ظاہر ہوا بہت حسین معہ زیور جواہرات کے
ہتیار بند اور ہم سے کہا اے برہما ہمارے باپ ہمارا نام اور کام تبلا دیجئے ہم نے جواب دیا کہ تیرے ظاہر
ہوتے وقت سب کے دل اور بدن حیران ہونگے اس سے تمہارا نام من متھ (یعنی دل کا حیران کرنیوالا)
رکھا گیا اور کام اور بدن وغیرہ بہت تمہارے نام ہونگے تمہارے قابو میں تمام خلقت رہیگی تم بھی اولاد پیدا کرو
ہم اور بشن اور رودر بھی تیرے اختیار میں رہینگے (برہما کے قول سے ثابت ہوا کہ ہندؤں کے خدا اور پیغمبر شہوت
کے قابو میں ہیں) کام نے اپنے دل میں سوچا کہ جو بر دان یعنی انعام مجکو برہما نے دیا ہے اب اُسکا امتحان کروں
اور سندھیا میری لڑکی کو میرے نزدیک کھڑی دیکھ کر میرے جسم میں موہنی تیر مارا اور بعدہٗ میرے لڑکوں
کو مار کر بیہوش کر دیا اور سندھیا کے سینے میں بھی تیر مارا کہ اُسپر شہوت نے غلبہ کیا اور بانکی ترچھی اور سخت نگاہ سے

157

دیکھنے لگے برہمنے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیویں اور مریخ وغیرہ یعنی برہما کے بیٹے ابھی میری طرح نظر حیرت سے
سندھیا کو دیکھنے لگے مہٗ شیو اُس موقع پر ظاہر ہوئے غضبناک ہو کر کہا اے برہما تم نے خود اپنی لڑکی
سے شہوت کرنا چاہا برہمنے جہاں میں بہت شہوت پرست ملاحظہ فرمائیے مگر تینوں جہاں میں ایسا گناہ
کرنے والا ایک بھی نہیں تمکو لعنت ہے لعنت اور تمہاری عقل اور بید خوانی پر لعنت ہے ایسا گناہ نہ
کسی نے کیا نہ کریگا اسی طرح شیو نے میری بہت مذمت کی اور میرے لڑکوں کیجانب بہت خوفناک
صورت سے دیکھا اور فرمایا تمہارے دہرم پر لعنت ہے برہما کے لڑکے ہو کر بید خواں بھی ہوئے اور ایسے
بے اختیار ہوئے لعنت ہے لعنت ہے تم ایسے خراب راہ چلنے والوں پر ہزار لعنت ہے راقم حروف
نے بہت مختصر کر کے لکھا ہے شیو جی نے بہت کچھ فرمایا اب ہندؤں کو بھی لازم ہے کہ برہما کی تابعداری
پر لعنت بھیجیں اور جس مذہب میں شرک اور غیر خدا کی پرستش کہ زنا سے بھی صدہا درجہ بدتر ہے عین دین
مذہب ہو ایسے مذہب کو چھوڑیں برہما کہ بقول ہندؤں کے خود فاسق اور مشرک ہے اُسکی متابعت
چھوڑیں اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہایت متقی اور موحد ہیں اُن کی متابعت اختیار کریں جنہوں
نے زنا اور قمار وغیرہ کبائر کو حرام فرمایا اور شرک کو ایسا نیست و نابود کیا کہ اتنا بھی گوارا نہ فرمایا کہ کوئی اُمتی
آپ کو سجدۂ تعظیمی کرے یا یُوں کہے کہ جو خدا اور رسول چاہے وہی ہو بلکہ فرمایا کہ جو اللہ وحدہٗ چاہے وہی
ہو اور جناب مہادیو صاحب جن کی خدائی پر برہما ایمان رکھتا ہے اور برہما کو بُرے کام پر ملامت فرماتے
ہیں اُنکے حالات شریفہ بھی کچھ تحفۃ الہند میں اور کچھ اسکے حاشیہ پر بیان ہو چکے ہیں اور کچھ انشاء اللہ تعالےٰ
یہاں ہونگے عجیب نشان رکھتے ہیں کہ ایک عورت اجنبیہ کے نظارۂ جمال کو چار مُونہ اور پیدا کیئے اور ایک
عورت حسین سے ملے اور اُسکو بچہ ہوا اور منزل ہوئے چنانچہ تحفۃ الہند کے حاشیہ پر مذکور ہو چکا اور برہمنوں
کی عورتوں میں لنگ برہنہ کرکے اُنکو اپنے بدن سے لپٹایا اور جا بجا اپنے لنگ کی عبادت کا حکم دیا اور
بسبب نہ طلب کرنے راجہ دچھ کے اُن کو جگ میں دچھ کو اور بہت منیشروں اور دیوتاؤں کو قتل اور
مجروح کیا اور سسرال کی عورتوں سے مار کھائی اور غنیمت جانا اور سوائے اسکے انشاء اللہ تعالیٰ اور بیان
ہوتا ہے اور بشن اور کشن اور دوسرے صاحب کس کس کی بزرگی بیان کروں ایک سے ایک بڑھ کر ہے

۱۵۵

ذراہبۃ الاصنام اور اعجاز محمدی اور تیغ فقیر اور لنت الہند اور خلعت الہنود اور سب سے بڑھکر سوط الجبار اور
مبین کو دیکھنا چاہیئے) ۵ برہما نے کہا کہ اے نارو ہمنے وچھ کو بُلا کر کہا کہ شیو نے مجکو بڑی لعنت ملامت
میرا کچھ بھی پاس و لحاظ نہ کیا کچھ ایسی تدبیر کرو کہ شیو بھی بیاہ کریں اور تمھاری بھی فضیحت شیو نے کی ہے
اگر ہمکو بشن ایسا کہتے اور لعنت کرتے تو بُرا نہ معلوم ہوتا شیو نے ہمارے لڑکے ہوکر ہم پر لعنت کی اور تم
ن کچھ خیال بھائی کا نہ کرکے جو چاہا سو کہا جب تک کہ شیو بیاہ نہیں کرتے ہمارا رنج دُور نہ ہوگا ایسی
ن عورت ہے جسپر شیو فریفتہ ہوکر شادی کریں اور وہ وہ شیو کی تمام ہوشیاری کو ضائع کردے پھر ہم
کام کے پاس گئے اور کہا کہ اپنا اقبال دکھلاؤ اور شیو کو اپنے قابو میں کرو تمھاری بزرگی مشتہر ہوگی اور نیکنامی
پاؤ گے اچھے لڑکے رضا جوئی والدین کو مقدم سمجھتے ہیں یہ سُن کر کام اپنی فوج کو تیار کرکے شیو کے پاس
چلا اور اُسکے سامان سے سب لوگ اپنے دھرم کو بھول گئے اور شیو کے گُن بھی محفوظ رہے لیکن شیو
پر کام کی کچھ نہ چلی واپس آیا ۵ مجکو کمال رنج ہوا اور اندیشہ میں جو اکثر دم لیئے اُن سے بہت قسم کے
گُن پیدا ہوئے ہاتھوں میں ہتیار بعضے شیر کی مانند بعضوں کا مُونہ ہاتھی کا بعضوں کا خرس یوزنہ اسپ
وغیرہ کا اِس فوج بے تعداد کو کام کے ساتھ کرکے پھر شیو کی طرف بھیجا ۔ کام پھر بھی نا اُمید واپس آیا
۵ ہم کامیابی سے محروم ہوکر اندوہگین ہوئے اور مدت تک اسی فکر میں غرق رہے ہم نے بشن کے
قدموں پر دل لگایا ۔ بشن جی نے سب ہمارا حال سُن کر کہا کہ اے برہما جہالت جانے دو نہیں تو یُوں
کرو کہ تم اور وچھ شیو کی بہت عبادت کرو وچھ کی لڑکی شیو سے بیاہی جاوے گی اس طور تمھارا کام ہوگا
(جس بھلے مانس کو دیکھئے شرک ہی کا حکم کرتا ہے اور اچھی تدبیر بتائی کہ وچھ برہما کا بیٹا اِس انتقام کے لیئے
اپنی بیٹی مہادیو کو دے ہمت عالی تو اِس کا نام ہے) ۵ ہمنے جگدمبا (یعنی دیوی) کے دھیان میں دل
لگایا جگدمبا ظاہر ہوئی نہایت حُسن میں (چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار) میں سر بسجود تسلیم کرکے
(یعنی پکا مشرک ہوکے) حمد پڑھنے لگا بھوانی (یعنے دیوی) نے فرمایا کہ مانگو مانگو میں نے کہا کہ شیو نے
مجھے ناحق بُرا کہا اور لعنت ملامت کی آپ اوتار لے کر قابو میں کرو ۔ فرمایا تم ہمکو دھوکا دے کر ہم سے کیا
طلب کرتے ہو (جگدمبا بقول اتھربن بید کے خالق کُل شے کی ہے دھوکا کھا گئی) اگر میں تم کو یہ

بردان نہیں دیتی تو بید کا طریقہ ترک ہوتا ہے (بید کا طریقہ وہاں ملحوظ نہ ہوا کہ غصہ میں جل مری چنانچہ
بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ) بعد دیوی مراقبہ میں ہوئی اُس درگاہ بے نیاز (یعنی شیوا سے
اجازت ہوئی کہ برہما جو طلب کرتے ہیں وُہی دو اَور اوتار لو ہم تمکو بڑی محبت سے قبول کریں گے اور
برہما کو اَیسا موہ میں ماخوذ کریں گے جس سے اُس کا غرور جاتا رہے گا (یعنی دو دفعہ جناب شیو
کی بیوی کے قدم مُبارک حنائی پر عاشق ہوکر بے اختیار منزل ہوگا چنانچہ مذکور ہوگا ایسی تدبیر جناب
مہادیو صاحب ہی کی ہمت ہے) پھر دیوی نے کہا کہ ہم وچھ پرچاپت کی لڑکی ہوں گے اور شیو (ہندوں
کے خدا) ہم پر فریفتہ ہوکر ہمارا بیاہ کریں گے [مثلہ] برہما نے کہا وچھ پرجاپت ہمارے حکم کے مطابق
گرمی میں آتش تاپتا اور شدت سرما میں پانی کے اندر بیٹھ کر شیو کی بندگی میں مصروف ہا (ہندوں
کے پیشوا اور اعلیٰ سری برہما جیو کہ اندر من جسکو پیغمبر جانتا ہے اپنا غصہ نکالنے کے واسطے اپنے بیٹے
وچھ کو غیر خدا کی عبادت کی اجازت دیتے ہیں جگدمبا ظاہر ہوئی وچھ نے سجدہ اور بہت حمد کیا جگدمبا
نے فرمایا جو خواہش ہو طلب کرو وچھ نے کہا آپ ہماری لڑکی ہوکر ہر یعنے مہادیو کے دلکو تسخیر کیجئے علاوہ
اِس کے جو میں نے موکھش (یعنے مکت اور نجات) کو ترک کرکے یہ بردان مانگا سو یہ بات سراسر تعمیل حکم والا
ہے (کیا خوش نصیب وہ عابد جو اپنی نجات کو ترک کرکے واسطے انتقام کے نفسانیت سے اظہار بغض کے
لیئے ایسی حاجت طلب کرے کہ وہ بقول برہما کے اُسکے خالق اور مالک اور معبود کی رسوائی ہے یعنی شیو
کو ذلیل کرنا) اور کیا اچھا معبود کہ ایسے کام کا حکم دے سبحان اللہ کتنا فرق ہے کفر اور اسلام میں ہمارا
معبود جل شانہ فرماتا ہے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى یعنے تم دنیا کی زندگی اختیار کرتے ہو اور آخرت بہتر ہے اور رہنے
والی ہے یہی مضمون ہے بیچ پہلی کتابوں کے صحیفہ ابراہیم اور موسےٰ عم میں) جگدمبا نے فرمایا کہ
اچھا یہی ہوگا وچھ نے بیرنی بیٹی بیر پرجاپت کی سے نکاح کیا [صلہ] جگدمبا نے اوتار لیا [صلہ] یعنے نام لڑکی
کا ستی رکھا روز بروز بڑھنے لگی اور ہر روز شیو کے گیت گایا کرتی اور ہر وقت شیو کا دھیان
کیا کرتی آخر کھیلتے کھیلتے کچھ بالغ ہوئی (اس کے بعد بیان نکاح ستی کا مہادیو کے ساتھ ہے

157

اور بر وقت نکاح کے بملاحظہ جمال ستی کے برہما جیو کو انزال ہوجانا یہ مذکور تحفۃ الہند کے حاشیے پر بیان
کیا ہے ص۹۲ اور گالیاں (یعنی سیٹھنا) سُنکر سب برات والے خوش ہوتے تھے اُسوقت اِس مقام پر
نجیدہ نہ تھا ص۹۳ جب شیو جی سے راضی ہوئے اور میر النطفہ زمین پر چمکتا ہوا دیکھا کہنے لگے اسے
بہت جلال کے ساتھ نظر آتا ہے اسکو ضائع نہ کرنا چاہئیے اور اُس وقت میری آنکھوں سے
تھے اور وجہ اُسکی وہ وتھا چار میگھہ یعنے بارش کرنیوالے اِس نطفہ سے ظاہر ہوں گے۔
اسوقت میگھہ پیدا ہوگئی اور گرج گرج کر برسنے لگی (برہما کی منی کا عرق دیوتاؤں پر خوب برسا) ص۹۲
ستی کے ساتھ شیو بیاہ کرکے کیلاس میں رونق افروز ہوئے ص۹۳ ایک اور وچہ پرجاپت نے (مہادیو کے
خسر) بڑا جشن قرار دیا دیوتے مع عورتوں کے تشریف لائے اور شیو رونق افروز ہوئے اُسوقت وچھ
مجلس میں حاضر ہوئی اُسکو دیکھ کر سبنے پرنام (یعنی سلام) سر جھکا کر کیا ص۹۴ لیکن وچھ کا شیو نے پرنام نہیں
کیا وچھ نے شیو کو بہت سخت وسست کہا خود بدولت کوہ کیلاس پر تشریف لیگئے ص۹۵ وچھ نے تمام سامان
جمع کرکے جگ کرنا چاہا بمقام کنکھل تمام دیوتا و برہمن موجود ہوئے ص۹۵ ستی نے جگ کا حال سُنکر سدا شیو
کے پاس گئی کہنے لگی آپ کو معلوم نہیں جو وچھ نے جگ شروع کیا ہے واجب ہے کہ آپ چلکر وچھ کے جگ
کو پاک کریں کہنے لگی تمہارے باپ وچھ نے ہمکو نوید نہیں بھیجی اور عداوت سے ہماری بےعزتی کی ہے بدون
طلب کے جانا موجب بےعزتی اور ناخوشی کا ہے ستی کہنے لگی اگر آپ اجازت دیویں تو میں جاکر اُس کے
حُسن خلق یا کج خلقی کو ملاحظہ کروں شیو جی نے ستی کو اجازت جانے کی دے کر ہزار گن ہمراہ کیے ستی وچھ
کے جگ میں گئی مگر کسی نے بات تک نہ پوچھی (قصہ کوتاہ بعد گفتگو و مناظرہ طویل ستی نے کہا ص۹۴ یہ جسم
میرا جو تم سے پیدا ہوا ہے اُسکو ترک کروں گی تاکہ میرا ورد دفع ہو ایسا کہہ کر آتش کو پیدا کیا ہوا کو ظاہر کیا۔
ایسی آگ مع ہوائے پاک سے اپنے تنِ بیگناہ کو جلا دیا ص۹۵ جو گن جو دروازے پر مقیم تھے اپنی ہلاکت پر
آمادہ ہوکر اپنے ہاتھ سے اپنے کو ستی کے ہمراہ ہلاک کرنا قرار دیا کسی نے اپنے سر کسی نے اور عضو کو کاٹ کر
اِس طرح بیس ہزار ستی کے جلجانے کے مقام پر قربان ہوکر خودکشی کیا ف مہابھارت پرب ۱۲ فصل
راجدہرم میں لکھا ہے کسی کہ خود را از دست خود کشتہ او در جاہل دوزخی ست ویہیچ جا او را ماہ نیست

اور چاپال انیکہنڈ اتیرپن میں ہے بعضے اپنے تئیں غرق کرتے ہیں بعضے آگ میں زندہ جل جاتے ہیں
بعضے برف میں اپنے تئیں گلاتے ہیں یہ راہیں نجات کی نہیں اور اسکنڈ پوران کی ادھیائے ۸۲ میں
ہے کہ آنہا کہ از دست خود ہلاک شدند لائق عقوبت دوزخ اند و در دوزخ افتادہ باشند ۱۲ سوط باب ۲
صفحہ ۲۱ پس بموجب حکم بید و پران ستی مہادیو کی زوجہ کہ بقول اتھرون بید کے خالق کل شے کی ہے اور
بیس ہزار دیوتے شیو کے کہ قاتل نفس ہوئے جاہل اور دوزخی ہیں اور نارو نے بموجب بید کے ان
دوزخیوں کا قصاص جنھوں نے اپنے آپ کو آپ ہی مار ڈالا درخواست کیا اور جناب مہادیو صاحب
غریب پرور عادل زماں نے بموجب بید کے انکے قصاص میں دیوتاؤں اور رکھیشروں بے گناہوں
کو قتل کیا (چنانچہ آگے آتا ہے) نارو نے شیو کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ ہوا تھا بیان کر دیا اور بید کے
بموجب اسکا قصاص چاہا شیو غضبناک ہوئے اور اپنے دونوں ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنے لگے
(حاکم عادل منصف کو انصاف کرنے کے وقت ایسا ہی غصہ کرنا چاہیئے) اور ایک جٹا اپنے سر سے اکھاڑ کر
پہاڑ پر مارا ایک آواز مہیب نکلی تینوں جہان کانپ اٹھے اس جٹا کے دو ٹکڑے ہو گئے جڑ کی طرف سے بیر
بھدر پیدا ہوئے صفحہ ۹۲ بیر بھدر نے اپنے بالوں سے اور بہت گن اپنے جیسے پیدا کیئے (بیر بھدر بھی خالق ہوا)
اور دوسرے ٹکڑے جٹا کی سے کالکا ظاہر ہوئی اسکے ہمراہ بھوت پریت وغیرہ کروڑہا ظاہر ہو کر کودنے
لگے اور شیو کے غصہ سے جو دم آتے تھے سو قسم کی خرابیاں کرنیوالے پیدا ہوئے (شیو جی نے اسقدر بھوت
پریت پیدا کیئے اور اپنی زوجہ کو زندہ نہ کر سکے اور مدت دراز تک اسکے فراق میں بیتاب ہوئے چنانچہ
بیان ہوتا ہے) بیر بھدر نے عرض کیا کہ حکم دیجئے جو کریں فرمایا کہ کنکھل میں دچھ غرور کے ساتھ جگ کرتا ہے
اس نے ہم سے دشمنی کر کے ہمکو نہیں بلایا۔ ستی اسکے گھر گئی اسنے برا بھلا کہا اور جگ میں ہمکو حصہ نہ دیا
اور کسی نے ستی کی کچھ خاطر نہ کی ستی جل گئی کسی نے منع نکیا تم جا کر جگ کو خراب کر ڈالو اور دچھ کا سر کاٹ کر
کچھ خیال کسی طرح کا نہ کرو تاکہ ہمارے بھگتوں کا قول راست ہو یعنے سبب قتل دچھ وغیرہ کا اور خراب
کرنے جگ کا یہی ہے کہ مہادیو کو جگ میں نہ بلایا اور حصہ نہ دیا اور ستی کی خاطر داری نہ کی اور جلنے سے
منع نہ کیا اور تاکہ مہادیو کے بھگتوں کا قول راست ہوا اسکے بعد صفحہ ۹۳ سے صفحہ ۱۰۰ تک یہ بیان ہے

کہ وہ بھوت پریت اور کالی وغیرہ گئے اور دیوتوں اور کھیشروں وغیرہ کو خوب قتل اور زخمی اور مضروب
یا بعضوں کو آگ میں جلایا اور بشن (یعنی ہندوں کا خدا) وغیرہ حمایتی جگ کے سب مغلوب
ے اور جگ کو خراب کیا اور جگ آہو کی صورت فرار ہوا - بیر بھدر نے اُس کو پکڑ کر قتل کیا اور اُس
سر اُنڈ میں ڈال دیا (اِسکے بعد مذکور ہے) کہ برہما بشن وغیرہ نے شیو کی خوشامد کرکے وچھ کی خطا معاف
کرائی اور وچھ کو زندہ کرایا اور از سرِ نو جگ کو درست کرایا ولیکن زوجہ شریفہ کو زندہ نہ کرسکے اور مہابھارت
الی فصل موچہ دہرم میں ہے) کہ جب مہادیو نے وچھ کا جگ دُور کیا وچھ کی بددعا سے مہادیو کی پیشانی پر
چشمِ آتشین ظاہر ہوئی ۱۲ اسوط صلا صلا ایسی حمد سُنکر سدا شیو خوش ہوئے اور ہنسکر فرمایا کہ ہم کچھ غصہ
نہیں کرتے سب کو خوشی دیتے ہیں جو جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے (دیکھو اس جھوٹ کو کہ غصہ نہیں
کرتے ابھی مذکور ہو چکا ہے کہ غصہ میں آکر ہونٹوں کو چباتے تھے محض اپنے غصہ سے اتنی مخلوق کو مقتول
اور مجروح کیا اور پھر ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں رکھتے کیوں نہو بھولا مہیش اور بھولا ناتھ اُنکا لقب ہے،
ے مجھے قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل + لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے + کسی نے کہا جسکا وہ سر پڑا ہی + کہا
کیا میری بھول جانیکی خو ہے + صلا اُسوقت کچھ شیو کا غصہ فرو ہوا مگر ستی کی مہاجرت نہایت ناگوار ہوئی
گنگا کے کنارہ جہاں ستیؑ نے جسم ترک کیا تھا زمین پر پڑا ہوا ملاحظہ فرمایا اور بیخود ہوگئے مُدت کے بعد ہوش
میں آئے پھر بیہوش ہوگئے پھر ہوش میں آئے تو اپنے کو نہایت بدقسمت سمجھ کر بے اختیار ہائے ہائے
کرکے بڑے زور سے گریہ وزاری کرنے لگے کمال بے صبری اور ناطاقتی کو ظاہر کیا کہنے لگے اے محبوب
روح اُٹھو میں بدون تمھارے نہایت بیچین ہوں ہم وہ نگاہِ ترچھی تمھارے نظارے کے ساتھ نہیں
دیکھتے اُٹھو اٹھو ہم سے کیوں نہیں بولتی ہو یہ کہہ کر تمام جسم کو چھاتی سے لگایا اور بار بار اُس تن مردہ
کو لپٹا کر بوسہ لیا اور گریہ کیا اور ستی کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ لگاکر اور چھاتی سے چھاتی ملاکر بار
بار لپٹ کر غایت محبت سے بیہوش ہوئے کچھ دنوں کے بعد ہوش میں آکر غمگین ستی کے جسم کو اپنے
جسم سے لپٹائے ہر چہار طرف دوڑتے تھے صلا تمام ملکوں میں اور سونے کی زمین تک دورہ کیا
پھر دیو ندی کے کنارے تنہا بلند آواز سے زاری کی جہاں اشک شیو کے گرے وہاں -

سرود تیرتھ ہوگیا جس مقام میں ستی کا کوئی عضو گرا وہ پرستش گاہ ہوگیا جو باقی عضو رہ گئے اُن کا
کریاکرم کیا اور ہڈیاں جمع کرکے اُنکی مالا بناکر گلے میں ڈالی اور چتا کی بھسم بدن پر لگائی دیوکوٹ پہاڑ
پرستی کے دونوں پیروں سے مہابھکا دیوی ظاہر ہوئی اُوٹ یاں مُلک میں ستی کے دونوں سُتن
کا تیا مینی دیوی ظاہر ہوئی ہم سے اور بشن سے وہ دیوی پوجی گئی اور کام ہیل پہاڑ پر مقام مخصوص کے
گرنے سے پکھیا دیوی ظاہر ہوئی وہ بھی ہم لوگوں کے ہاتھوں سے پُوجی گئی [12] اور ستی کی اُنس سے
پوران سیل پر پُورن شیوری بھوانی قائم ہوئی اور جلندھر پہاڑ پر ستی کی پستان گر پڑی جس سے
چنڈی دیوی مشہور ہوئی اسی طرح ہر ایک عضو سے بہت دیویاں ظاہر ہوئیں وہاں سب جگہ شیو
کے لنگ قائم ہوئے اور ہم نے اور و بشن اور سب دیوتاؤں وغیرہ نے ان کی پُوجا کرکے پرنام کیا
ذکر کی پوجا کرکے سب مشرک اور بیحیا ہوئے [13] برہما نے کہا اے نارد جس روز سے ستی نے اپنے
جسم کو ترک کیا تھا شیو حیران و پریشان ہر چہار سمت پھرا کیے اور برہنہ تمام بدن میں خاکستر
ملی جٹا سر پر سر دُں کی مالا گردن میں سانپوں کے کُنڈل اور ہار اور لنگوٹ باندھ کر پہاڑ کی
کھدرا میں بیٹھ گئے ایک روز تن عریاں برہنہ بدن وارک میں تشریف لے گئے ننگے بدن کو دیکھ کر
مُن عابد لوگوں کی عورتیں نہایت پر شہوت ہوکر شیو کو لپٹ گئیں نیشر عابد یہ دیکھ کر کہنے
لگے کہ اے م‍ہا جہنمی بے ایمان عاصی یہ کیا بدفعلی کرتا ہے تو نے بید کے برخلاف طریقۂ نیک کو
ترک کیا چونکہ تم نے ہمارا دھرم خراب کیا اس سے تمہارا لنگ زمین پر گر پڑے یہی کہتے ہوئے شیو کا
لنگ زمین پر گر پڑا اور تحت الثریٰ کو چلا گیا۔ شیو بدون لنگ کے ہوکر کمال شرمندہ ہوئے
[13] اپنے روپ کو کمال خوفناک بنایا۔ لنگ کے گرنے سے بڑی بڑی آفتیں نازل ہوئیں تینوں
جہان کانپ اُٹھے پہاڑ جلنے لگے دن میں ستارے آسمان سے گرنے لگے نیشر اور دیوتے
بشن کو ساتھ لے کر شیو کے پاس گئے اور کہا کہ مہربانی کرو اور لنگ کو پھر اختیار کرو۔ شیو نے
شرمندہ ہوکر فرمایا [22] ہم نے خود یہ چلتر کیا تھا۔ چنانچہ فرعون نے کہا تھا کہ میرے اقبال سے
دریا پھٹ گیا ہے اور بدون عورت ہم کو کیا ضرورت ہے کہ پھر لنگ کو دھارن کریں ہم کو ایسی

لت میں فرحت ہے دیوتاؤں نے کہا ستی جی نے پھر ہمانچل (نام پہاڑ) کے یہاں جنم لیا ہے ۱۳۸
یادت کرکے پھر تمہاری عورت ہوں گی شیو نے کہا اگر تم سب ہمارے لنگ کی پرستش
سر نو لنگ کو دھارن کریں۔ بشن خدائے ہنود اور ہم سب نے کہا کہ ہم آپ کی لنگ
ش کریں گے اِس قیل وقال میں شیو غائب ہوئے ہم سب نے پاتال کے نیچے جاکر اُسی لنگ
من لی پرستش کی اوّل بشن بعدہٗ ہم یعنی برہما بعدہ اندر علیٰ ہٰذا القیاس سب دیوتاؤں وغیرہ
نے ترتیب وار پوجا کری اور بڑے بڑے جشن ہوئے اُسی وقت شیو اپنے لنگ سے فوراً ظاہر ہوئے
اور ہنسکر فرمایا ہم تمہاری اس پرستش سے بہت خوش ہوئے اَب بردان یعنی انعام مانگو سبھوں نے
عرض کی کہ تینوں جہان کو آرام دے کر اپنے لنگ کو دھارن کرو اور ہمکو غرور نہ ہو اور آپ کی بھگت یعنی
عبادت کرتے رہیں فرمایا کہ یہی ہوگا اور اپنے لنگ کو دھارن کرلیا اور بشن اور ہم نے عمدہ ہیرا لیکر
مثل لنگ کے ایک اچھی مورت بنائی اور قائم کیا اور کہا کہ یہ مورت ہاٹ کیش کی جو پوجا کریگا اُس کو
دُنیا اور عقبیٰ دونوں جہان میں نجات حاصل ہوگی (دُنیا میں کیر پرستی اور عقبےٰ میں جہنم علاوہ اسکے اور
لنگ شیو کے قائم کرکے بڑی خوشی کے ساتھ پوجا کی صفحہ ۱۳۵ سے ۱۴۰ تک گرجا یعنی گورجا ہمانچل کی بیٹی
کو بالغ دیکھ کر اُسکے نکاح کا ہمانچل نے سوئمبر کیا برہما بشن سورج چاند جم راج اندر تمام دیوتے حاضر
ہوئے اور گورجا کو سنگار کرکے حاضر کیا اور دیوتوں کے نزدیک کرکے اور اُن کی تعریف کرکے ترغیب
دیجاتی تھی کہ کس کو پسند کرتی ہے حالانکہ گورجا سب کی ماتا اور شیو کی شکتی مشہور ہے اور سب
جانتے تھے کہ وہ ہمانچل کے گھر پیدا ہوئی ہے اُسی کے ساتھ سب نے بیاہ کرنا چاہا اُن کی عقل
زائل ہوئی اور اُن کی بزرگی میں فرق آیا یعنے دیدہ و دانستہ ماں سے نکاح کرنا چاہا گورجا نے
کسیکو منظور نہ کیا شیو کے گلے میں مالا ڈال دی صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷ شیو بصورت ضعیف کہن سال
ایک بوڑھا بیل سمیات سے لاد کر سارنگی ڈورو بجاتے الکھ الکھ زبان سے کہتے روانہ ہو کر
ہمانچل کے شہر کے نزدیک باغ میں فروکش ہوئے ہمانچل کے لوگ اور گورجا کی مصاحب عورتیں
برات کی تلاش میں نکل کر شیو سے برات کا حال پوچھا شیو نے کہا کہ ہم شوہر ہیں تمام

عورتوں نے یہ بات سُن کر شیو کو پکڑ کر زمین پر گھسیٹ اور بہت لات گھونسوں سے مار پیٹ کی
اور ناخنوں اور چٹکیوں سے بدن مُبارک کاٹ ڈالا اور بیل کو لاٹھی مار کر بھگایا اور ساتھ کے لوگا
کو مارا شیو نے کہا واہ واہ سسرال میں ایسی مار کھانا غنیمت ہے آخر لڑکیوں کی خاطر واسطے جُھو
سے طرح طرح کے زنبور نکال کر عورتوں کے پیچھے لگائے انکے کاٹنے سے عورتوں کے بدن آماس
کر گئے ایسی حکایاتِ غلط اور اپنے معبودوں کے ایسے حالات سُن کر ہندو خوش ہوتے اور جَے جَے
اور دھن دھن بولتے ہیں شرم نہیں کرتے **ف** چنانچہ ستی اور شیو کے نکاح کیوقت برہما کی منی گر پڑی
تھی ایسے ہی گورجا کے نکاح میں ہوا ض[۲۰۳] کھنڈ ۲ شیو پران گورجا کا ایک انگوٹھا بوجہ ہٹ جانے کپڑے
کے ہماری یعنے برہما کی نظر میں پڑا ہمنے نظر شہوت سے معائنہ کیا کام یعنے منی زمین پر گر پڑا اُس سے
بیشمار صورتیں جٹا دھاری پیدا ہوئیں اور ہماری حمد کرنے لگیں شیو نے غصہ سے ترسول اُٹھایا دیوتا
وغیرہ نے عاجزی کی شیو خوشنود ہوئے اور اُن سب کو آفتاب کا خادم کر دیا ایضاً ض[۲۰۴] برہما
نے کہا کہ اے نارد بعد فراغت جمیع رسمیات کے شیو گورجا کو خلوت خانہ خاص میں عورات لیگئیں
اور عمدہ پلنگ پر بٹھایا اور ترچھی نگاہ اور بانکی نظروں سے سب عورتیں دیکھنے لگیں تمام دیوتوں کی
عورتیں شیو کے نزدیک تشریف لیگئیں ساوتری ہماری عورت جھوٹی ستی لچھمی بشن کی عورت
سرستی برہما کی عورت کُمبھ ونبھ کی عورت اہلیا گوتم کی عورت تلسی سوا ہا روہنی۔ چھت۔ ست۔ روپا سنگھا و
اوت۔ یہ سولہ عورتیں جہان کی علےٰ ہذا القیاس دیوتوں کی لڑکیاں چاروں طرف سے گھیر بیٹھیں
سرستی نے کہا اے غیوتوں کے دیوتا تم نے جان کی برابر عورت پائی اپنی پیاری عورت کے
مُونہ کو دیکھو لچھمی نے کہا کہ اے دیوتوں کے دیوتا سب شرم و حیا دُور کر کے اپنی پیاری کو
چھاتی سے لگالو جسکے بدون زندگانی تمہاری وبال ہو گئی تھی اَب اُس کے ساتھ خوب عیش و
آرام کرو ساوتری نے فرمایا کہ تم بھوجن کر کے اپنی پیاری کو بھوجن کرا کے پان کھلاؤ اپنی
عورت کو پاکر خوش رہو تم بڑے شہوت پرست ہو جانوی نے کہا کہ اے شہوت پرست
عیاش بازار سے عمدہ شانہ خرید کر کے اپنی پیاری کے بالوں کو درست کیا کرو اس میں بڑی

خوشی حاصل ہوتی ہے۔ آوت نے کہا کہ اے شہوت پرست گورجا کو عیش سے رکھو اور نہایت پیار
[illegible] نے کہا کہ اے شیو تمام رشکوں کے سرتاج و شہوت پرست جسکے واسطے تم بہت روکر اُس
[illegible] جسم کو لیئے ہوئے ہر چہار سمت پھرے ہو اور شرم و حیا دور کرکے بھشم کو تن بدن میں لگائے
[illegible] رہے ہو اب گورجا سے بخوبی وصال و ملاقات کرو پابدری نے کہا کہ اچھے اطعمۂ لذیذ کھاکر عمدہ
خلوت خانے میں پان کو چبا چبا کر سونے کے طریقے کو اختیار کرو آرندھنی نے فرمایا ہم نے تم کو گورجا سے
ملادیا گویہ بات مینا گورجا کی ماکو ناپسند تھی اَب خوب ملاقاتیں کیجئے۔ اہلیا نے کہا کہ ضعیفی کو ترک
کرکے تم نے جوانی کو اختیار کیا اور بڑی تدبیر سے عورت پائی تم کو مبارک ہو تلسی نے فرمایا کہ تم نے تو
عورت کی محبت بالکل ترک کرکے کام کو جلادیا تھا اور بڑے فقیر تارک الدنیا و شہوت بن گئے تھے پھر تم
نے کس واسطے ارندھنی کو سکھلا کر بھیجا واہ واہ سواہا نے کہا کہ عورت کے کلام سُنکر شرمندہ نہ ہونا اگر
وہ کوئی گستاخی و ناز و کرشمہ کی باتیں کہے اُسکو بُرا نہ جاننا کیونکہ یہی طریقہ ہے روہنی نے کہا کہ تم تو کام
شاستر میں بڑے واقف اپنی عورت کے ساتھ رہ کر اپنے مقصدِ دلی حاصل کرو اور عورتوں کے دریائے
شہوت کو شناوری کرکے عبور کرو تبسندہرا نے کہا تم سب جانتے ہو عورت کے دل کی خواہش سمجھ کر اُسکی
آرزو پوری کرو تاکہ وصال سے ہجرت کا رنج دُور ہو جائے ست روپا نے کہا کہ بھوکا بدون کھانیکے
سیر و آسودہ نہیں ہوتا اس امرِ پوشیدہ کو جان کر پیاری کے ساتھ بھوگ کرو یہ عورتیں بقول ہندوں
کے جہان کی ماتا ہندوؤں کے معبود کے ساتھ کیا اچھا کلام کر رہی ہیں **ایضاً** کھنڈ ۴ صفحہ ۲۱ برہما نے فرمایا
کہ بشن اور ہم اور سب دیوتے کیلاس پہاڑ پر گئے شیو ہم سب کی آواز سُن کر گورجا کو چھوڑ کر باہر تشریف لائے
صفحہ ۲۱ دیوتوں نے التماس کیا کہ عیش و آرام کو ترک کرکے دیوتوں کے کام کو انجام فرمائیے فرمایا کہ اچھا ہمارا بیرج
یعنی نطفہ روانہ ہوتا ہے جسکو قدرت ہو قبول کرکے اور بیرج زمین پر ڈالدیا اگ نے بموجب اشارہ
بشن کے کبوتر ہوکر نطفہ کو منقار سے نگل لیا جبکہ شیو کو واپس بلانے میں دیر لگی گورجا تشریف لائی اور غیظ و
غضب سے لب بدنداں ہوکر کہا کہ اے دیوتو تم تو سب مطلب کے یار ہو تم نے اپنے مطلب کیواسطے ہم کو
بانجھ کردیا چنانچہ آگے ذکر آتا ہے شیو کو اپنے پاس ٹھہار رکھا چونکہ تم ہمارے عیش و آرام کے مخل ہوئے

تمھاری عوارت عقیمہ یعنی بانجھ ہوجاوینگی آگ سے کہا تم نے شیو کا نطفہ کھالیا تم سب چیز کھایا کروگی تم کو کمال
تکلیف ملیگی ص۲۱۹ شیو اور پاربتی یعنی گورجا محل سرا کو چلے گیئے دیوتا وغیرہ تمام حاملہ ہوگئے جب بہت
مدت حمد اور عاجزی کی شیو ہنس پڑے اور فرمایا کہ فوراً ہماری منی مُنہ کی راہ نکال دو سب نے تعمیل حکم کی
منی کا انبار برنگ طلا مثل پہاڑ کے آسمان تک ہوگیا اور آگ کو حکم دیا کہ ہماری منی اپنے رحم میں رہنے
دے اُس نے صبر کیا نارو نے کہا اے آگ ماگھ کے مہینے کی آگ سے تاپنے والی عورتوں کے جسم
میں اِس جلال کو تقسیم کردو رکھیشروں کی عورتیں دریا کے کنارے اشنان کو آئیں ص۲۲۳ جاڑے نے
اُن کو تکلیف دی آگ جلتی دیکھ کر تاپنے لگیں اُسوقت منی ذرہ ذرہ نکل کر ہر بُن مو سے عورتوں کے
جسم میں جانے لگی سب عورتیں حاملہ ہوگئیں یہ دیکھ کر رکھیشر ایسے غصہ ہوئے کہ وہ عوارت اُڑنے لگیں
آخر اُس منی کو گنگا میں ڈال دیا گنگا لرزاں ہوکر بہنے سے تھم گئی اور منی کا جلال گوارا نہ کرکے بڑا
شور کیا اور منی کو موج سے کنارے پر ڈال دیا واہ سری مہادیو جی اور واہ اُن کا لنگ اور واہ انکی
منی اور واہ اُنکی زوجۂ شریفہ برہما اور بشن اور سب دیوتوں کی ماتا اور واہ اُن کے پُوجن ہارے مرد اور عورات
حیا مند اور واہ انکا دین اور دہرم اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام آخر میں اسگند ہوا اور اُس کے
ہاتھ سے تارک دیپ مقتول ہوا ص۲۲۱ و ص۲۲۲ شیو گورجا کے ساتھ کوہ کیلاس میں عیش فرمانے لگے
دیوتا ہمارے پاس آئے اور ہم سب کو لیے بشن کے پاس آئے اور کہہ سُنایا کہ شیو ایک ہزار سال ملکی برہما
سے عیش میں مصروف ہیں معلوم نہیں کہ ایسی مباشرت وعیاشی سے کیسا لڑکا پیدا ہوگا بشن نے
فرمایا یہ تدبیر کرنی چاہیئے کہ شیو کی منی کو زمین پر گرا لو گورجا سے کوئی لڑکا ہونے نہ پاوے ورنہ تمام
جہان کو جلا دیویگا بعدہٗ ہم اپنے گھر گئے اور دیوتوں نے شیو کے دروازے پر جاکر بڑا شور کیا شیو باہر
آئے فرمانے لگے کہ ہم نے تمھاری خواہش کو سمجھ لیا تم نے ناحق ہمارے عیش کو خراب اور منغض کرکے
مباشرت میں خلل انداز ہوئے یہ نہایت خراب کام ہوا ہے اور ہماری منی سر سے نیچے کو آتی ہے
اِس کو تم میں سے کون لے سکتا ہے یہ کہہ کر اپنی منی کو زمین پر ڈال دیا آگ نے بصورت
کبوتر کے منی کو چگ لیا اور پہاڑ پر پھینک دیا پہاڑ لرزے میں آیا اِس طرح اسگند پیدا ہوا

۱۶۵

جسکی کیفیت اول بیان ہوئی اُسوقت شیو نے دیوتوں سے کہا کہ جلد بھاگ جاؤ ایسا نہ ہو کہ گورجا
علوم کر کے غضبناک ہو دیوتوں نے فرار اختیار کیا گورجا تشریف لاکر غیظ میں ہوئی اور دیوتوں کو
بددعا دی آنکھیں سُرخ گریاں کثرت غم سے زمین کو کھودتی تھی شیو نے گورجا کو آغوش میں اُٹھالیا
اور بڑی خوشامد کی کہ تم اسقدر کسواسطے ناراض ہوئیں میں محض بے گناہ ہوں اگر نادانستہ کوئی
قصور ہوگیا ہو اُمید معافی کی ہے بدون تمھارے گویا ہم بلا عضو کے ہیں بدون تمھارے شیریں کلام
کے مجکو آرام نہیں تینوں جہان کے تمام کام سب تمھارے اختیار میں ہیں اپنے کام اور نفع کا اختیار
نہیں چنانچہ بیان ہوتا ہے گورجا نے کہا تم نہیں جانتے جو دُکھ مجکو ہے جہاں میں کسی عورت کو بدون
لڑکے کے خوشی نہیں ہے اور نہ لاولدی کے برابر کوئی رنج ہے افسوس ہے کہ آپ کی مانند شوہر پاکر
پھر بھی میں لاولد ہی رہی اس واسطے کسی وقت مجکو راحتِ دلی حاصل نہیں ہوتی دیوتوں نے یہ
کام کر کے اسقدر رنج دیا ہے کہ نوبت عقیمہ ہونے کی پونہچ گئی یہ کہہ کر گورجا نے بہت گریہ وزاری کی
شیو نے گورجا کو چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ ہم ایسی تدبیر بتلاتے ہیں جس سے تینوں جہان میں
تمام کام دستیاب ہوسکتے ہیں ہم اور بشن اور برہما سب اُسکے اختیار میں ہیں گنپت (یعنی
گنیش) تم ایک سال تک اُن کے برت یعنی روزہ کو کرو اندھیری ماگھ کی چوتھ کو وہ برت کیا جاتا ہے
یہ برت تمام برتوں کا راجہ ہے جس طرح منتروں میں پرنو ہمارے بھگتوں میں بشن ہندوں کا
خداندیوں میں گنگا دیویوں میں [illegible] پرانوں میں مہابھارت انتہیٰ مختصراً صفحہ ۲۴۳ گنیش پوجا کی ترکیب مہادیو
جی کی بتلائی ہوئی مذکور ہے صفحہ ۲۴۶ بعد ختم برت کے شیو ایک عمدہ صندل کے جنگل میں گورجا کے ساتھ
عیش وعشرت میں مشغول ہوئے وہاں گنپت یعنے گنیش بصورت برہمناں آئے اور کہا ہم سات
روز کے بھوکے ہیں اُن کو کھانا کھلادیا دُعادی کہ تم کو خلاف اَوروں کے ایسا لڑکے ملے جو رحم سے
پیدا نہ ہو یہ کہہ کر غائب ہوا اور بستر استراحت میں جہاں شیو کی منی پڑی ہوئی تھی نہایت خوبصورتی
سے ظاہر ہوا شیو اور گورجا کمال متعجب ہوئے اور برہمن کی تلاش میں لگے الہام ہوا کہ وہ برہمن خود
گنپت تھے تمھارے برت سے خوشنود ہوئے اور مانند لڑکے کے تمھارے بستر پر پڑے ہیں

ص۲۴۹ ایک دن شیو نے بڑی انجمن جشن کی آراستہ کی رقص و سرود ہوا اس مجلس میں سینچر یعنی
زحل آیا گورجا نے سینچر سے کہا کیا وجہ کہ تم نصف پیشانی جھکا کر دیکھتے ہو ص۲۵۰ کہا کہ ایک دفعہ میری عورت
راجہ چیتر رتھ کی بیٹی بعد غسل حیض کے مجھ سے خواہاں مباشرت ہوئی میں نے شیو کے دھیان کو
نہ چھوڑا اور اُسکی طرف متوجہ نہ ہوا اُس نے مجھکو بددعا دی اور کہا تم پاک نہ ہوگے دوزخ میں جاؤگے
اور جسکو اچھی طرح دیکھوگے وہ مع بیخ و بنیاد جل جاویگا اُس دن سے میں نے کسی چیز کو آنکھ
بھر کے نہیں دیکھا گورجا نے قہقہہ مارا اور کہا تم ہمارے لڑکے کو دیکھو سینچر نے ایک گوشۂ چشم راست
سے دیکھا لڑکے کا سر اُڑ گیا پاربتی با نالہ و آہ ہوئی اور سینچر کو بُرا بھلا کہا اور لڑکے کا جسم چھاتی سے لگا کر
کمال غم و الم کیا زمین پر گر کر بیہوش ہوگئی ص۲۵۱ تمام عوارت اور شیو اور دیوتے رونے لگے قصّہ کوتاہ
بشن بموجب حکم شیو کے دریائے بھگت بھدرا کے کنارے جنگل کے اندر ایک سوتے ہوئے ہاتھی
کا سر کاٹ گڑ پر رکھ دیا فیل مادہ بیدار ہو اپنے بچّہ کو بیدار کیا اور ماتم کر کے بشن خدائے ہنود کو ہر
طرف سے گھیر لیا ص۲۵۲ بشن منصف زماں نے ایک سر اور اُسکے سر سے لگا کر اُس کو زندہ کیا اور گورجا
کے پاس جا کر وہ سر دیدیا گورجا نے تدبیر سے جوڑ دیا اور دودھ پلا کر لاڈ بے شمار کیا ص۲۵۴ برہمانے
کہا دوسرے طور پر بھی ولادت گنپت کی ہے ایک روز گورجا کے مصاحبوں نے کہا شیو کے
گن یعنی دیوتے تابعدار بے شمار ہیں تمھارے ایک بھی نہیں بعد مدّت گورجا نے اپنے
جسم سے میل نکال کر ایک صورت تیّار کی اور گنپت نام لے کر زندہ کیا اور فرمایا تم ہماری
دربانی میں مقیم رہو گنپت ہاتھ میں ڈنڈا لے کر اوپر دروازے کے بیٹھے گورجا واسطے
غسل کے بیٹھی شیو آپہنچے چاہا کہ اندر جاویں گنپت نے منع کیا ص۲۵۵ شیو اُس کو جھڑک کر
اندر چلے گنپت نے حربہ مارا اور کہا کون شیو اور کہاں رہتے ہو بعد سوال و جواب کے گنپت
نے پھر ڈنڈا مارا اور شیو کے گنوں اور گنپت میں بہت تکرار ہوا گورجا نے اندر سے کہلا بھیجا کہ شیو
اندر آنے نپاوے شیو نے گنوں کو حکم لڑائی کا دیا ص۲۵۶ جنگ عظیم ہوا اندر جم راج بشن خدائے ہنود وغیرہ دیوتے
پہنچے گنپت پر کوئی غالب ہوسکا ص۲۵۷ آخر بشن نے گنپت کا سر کاٹا گورجا سُن کر نہایت غم کر کے

۱۶۷

بیہوش ہوگئے اور اپنے جسم سے سوشکست (یعنی دیوی) پیدا کی اور فرمایا جسقدر دیوتا موجود ہیں سب کو
تناول کر ڈالو ص۲۵۹ اُنھوں نے دیوتوں کو کھانا شروع کیا سری مہادیوجی اور اُنکی زوجہ شریفہ میں کیا
انکا جہاد ہوا اور ناحق دیوتے مقتول ہوئے سب دیوتوں نے التماس کیا کہ ہم گنہگار ہیں تم
کرو فرمایا کہ ہمارا لڑکا زندہ ہو جائے اور سب دیوتوں سے پہلے اُس کی پرستش ہوا کرے
ست پیدا کیے ایک گنپت کو زندہ نہ کیا شیو نے گنپت کے جسم کو دھویا اور فرمایا کہ اُتر کی طرف
جا کر جو جاندار پہلے ملے بے قصور اُسکا سر کاٹ کر اس جسم میں جوڑ دو چنانچہ بشن روانہ ہوئے ایک ہاتھی
کا سر لائے آگے قصہ بدستور ہے اور یہ قصہ تحفۃ الہند میں بہت مختصر ہے **ف** سری برہما جی جنکو ہندو
رسول یا خدا جانتے ہیں اُن سے پوچھنا چاہیئے کہ گنپت کے تولد کا قصہ کونسا صحیح ہے اور کونسا غلط یا
کئی گنپت ہوئے ہیں اور شرک کی تو آپ اور مہادیوجی اور بشن جیو ہدایت ہی فرمایا کرتے ہیں اور خود غیر
خدا کی پرستش کرتے ہو اور اَوروں سے اپنی پرستش کرواتے ہو اس امر میں کیا گزارش کروں اور تقویٰ
اور طہارت اور راستی اور صلاح تو نصیب اعدا ہے شیو پران پانچواں کھنڈ ص۲۶۳ و ص۲۶۴ برہما نے کہا تارک دیت
مقتول کے تین لڑکے ہزار سال ریاضت شاقہ ہماری عبادت کرکے ہم سے مانگا کہ ایک شہر آباد ہو جس
میں تمھاری مُورت قائم ہو اور ہم تینوں کیواسطے ترپور یعنی تین شہر جُدے جُدے بفاصلہ ہزار ہزار کوس کے
تیار ہوں اور جو شخص ایک بان یعنی تیر سے تینوں پور کو نابود کرے وہی ہمکو قتل کرے مئی دیت نے ہمارے
حکم سے تینوں شہر تیار کر دیئے اُنمیں وہ تینوں (اور فوج بیشمار آباد ہوئی اور نہایت آسودگی اور صلاحیت سے
گزرتی تھی اور حکم تھا کہ اگر کوئی شیو کی پرستش نہ کریگا قتل کیا جاویگا اور بجز طریقہ بید و پُران کے کوئی بات
ہونے نہیں پاتی تھی اچھا طریقہ بید و پُران کا ہے کہ جو شرک نکرے قتل کیا جائے فلاحیت اسی کا نام ہے
انکے جلال سے دیوتوں کے بدنوں میں آگ کی مانند سوزش پیدا ہوئی اور ہمسے حال عرض کیا ہمنے کہا ص۲۶۵ کہ
ہم تم شیو کی پناہ میں چلیں چنانچہ شیو کی خدمت میں حاضر ہوئے شیو نے فرمایا ترپور ہمارے بھگت ہیں ہمکو واجب نہیں کہ اپنے
بھگتوں کو بگاڑ ڈالیں تم بشن کی خدمت میں عرض کرو تمام دیوتا مع ہمارے بشن کے پاس حاضر ہوئے ص۲۶۶ بشن نے
مطابق بید شاستر کے جواب دیا کہ قدیم سے شیو کی پرستش مرسوم ہے غیر خدا کی پرستش خصوصاً لنگ کی پرستش جو حکم بید اور

شاستر اور بشن کا ہی آپس اس مقام پر نہ رنج اور دُکھ کو دخل نہ کسیکی گنجایش دیوتوں نے پھر کچھ عرض کیا بعد دو
بدل کے بشن نے ایک کروڑ پارتھی لنگ (یعنی مٹی کے ذکر) مٹی سے بنا کر معہ تمام دیوتاؤں کے اُن
کی پرستش کی ص۲۶۵ شیو کی خوشی سے بیشمار بھوتوں کی فوج ظاہر ہوئی اور بموجب حکم بشن کے تر پُر
گئی مگر شیو کے چلتر سے شہر میں جاتے ہی جل گئے بشن سُنکر غضبناک ہوئے اور خیال کیا کہ شیو کے بھگت
سے یہ دیت قتل سے بری ہو گئے ہیں شیو کی پرستش کیوجہ سے دیت مرد و عورت کیا کیا گناہ نہیں کرتے
مگر اُنکو کچھ گناہ مؤثر نہیں ہوتا (بقول برہما اور بشن جیوکے شرک یعنی غیر خدا کی پرستش کرنی ایسی دولت
ہے کہ اُس کے سبب سے سب گناہ معاف ہیں اور بموجب حکم دین اسلام کے شرک وہ بلا ہے کہ اس کے
ساتھ کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی) بشن نے کہا ہم کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے اُنکا دھرم نابود
ہو جائے اُسوقت خود شیو اُنکو نابود کرینگے (بلعم باعور کمبخت نے بھی ایسی ہی تدبیر بتائی تھی) دیوتے
گھروں کو گئے بشن نے بعد پرستش شیو کے جسم سے ایک شخص پیدا کیا سر منڈا میلے اور ناپاک کپڑے
پیروں سے ننگا برقعے سے منہ چھپائے دھرم کہتا ہوا بشن نے ایک کتاب تصنیف کی کہ سراپا ریاکاری و
فریب سے مرتب تھی اور اسمیں سارے امر خلاف شریعت بیان تھے ص۲۶۶ کہا تم تر پر میں جا کر سبکو یہ کتاب
پڑھا دو کہ اُنکا دھرم خراب ہو جائے وہ سر منڈا مع چیلوں کے روانہ ہوا اور سبھوں کو چیلا کر کے اُنکا دھرم
خراب کیا اور نارو شیو کی لیلا سے تم بھی اُسکے چیلے ہو گئے اور تمام خورد و کلاں تر پر کے اُسکے چیلے ہوئے اور
دھرم خراب کیا ص۲۶۹ منڈے نے جا کر کہا ہمارا مذہب سب مذہبوں سے اعلیٰ جسکو نارو نے قبول کیا اور اُس مذہب
کے عقائد یہ تھے کہ جہان کا خالق کوئی نہیں برہما سے خس و خاشاک تک سب برابر روح خدا ہی کوئی مالک جہان کا
نہیں دوزخ اور بہشت سب اِس جہان میں ہیں بہشت خوشی دوزخ مفلسی وغیرہ ص۲۷۱ مرد و عورت بمذہب خود
مختار ہو گئے جس نے جسکے ساتھ چاہا مباشرت کیا یہ سب برہما اور بشن اور نارد اور مہادیو کی مہربانی سے ہوا
ص۲۷۶ شیو خوشنود ہو کر اور دیوتوں پر غضبناک ہو کر اپنے بان کو چھوڑ دیا جو تمام دیوتوں کو خاک بھسم میں ملا دیا مگر جو باقی
رہے تھے اُنھوں نے اُن سب کو ایک چشمۂ آبحیات میں جو وہاں موجود تھا چھوڑ دیا سب زندہ ہو گئے اور دھمکانے
لگے تیں اور بشن بموجب حکم شیو کے بچھڑے کی صورت بن کر وہاں پہنچے اور سب بیخبر سب آبحیات کو پی لیا

صفحہ ۲۹۳ و صفحہ ۲۹۴ بموجب حکم شیو کے کاریگروں کے سردار شیو کے بہلبان بسوکرمان نے رتھ تیار کیا

اہنا پہیا آفتاب اور بایاں ماہتاب ایک پہیہ بڑا اور ایک چھوٹا ایسی بے انتظامی چاروں بید

ود کلام خدا اُس رتھ کے گھوڑے برہما بہلبان بشن تیر اور ہماچل کمان ہوا شیو ہندوں کے

معبود نے گنپت کی پوجا کر کے رتھ پر چڑھکر تیر مارا جس سے تینوں شہر جلکر خاکستر ہو گئے اور تمام

دیت یعنی اُن تینوں شہروں کے رہنے والے کہ سب فاسق اور مُرتد اور بے ایمان مرے تھے

مکت یعنے نجات پاکر شیو کے گنوں میں داخل ہوئے صفحہ ۲۹۴ برہما نے کہا کہ گورجا کے حکم سے بشن خدا نے

بنود بصورت تپشی ایک چیلہ ساتھ لے جالندھر کے مُلک میں جاکر برندا جالندھر کی عورت پھلواری

میں گئی برندا نے رات کو خواب پریشان دیکھے صفحہ ۲۹۵ و صفحہ ۲۹۶ صبح پھلواری میں آئے تپشی کی گردن میں

دونوں ہاتھ ڈال لپٹ کر حفاظت چاہی تپشی مکار بہت غصہ ہوا دونوں راکھس بھاگ گئے برندا نے

شوہر کا حال پوچھا بشن نے ہنسکر اُوپر کو دیکھا دو بندر موجود ہوئے اور باشارہ ابرو تپشی کے غائب

ہوئے اور ایک پل میں پھر آئے اُن کے ہاتھ میں جلندھر کا جسم و سر موجود تھا لاکر رکھ دیا برندا نے بعد غم و

الم اور غشی کے عرض کیا کہ میرے شوہر کو زندہ کرو بشن نے سر کو جسم سے جوڑ کر آپ غائب کرے اُس جسم

میں داخل ہوئے یہ جسم اور سر بموجب نقل شیو پران کے محض بناوٹی تھا اور جالندھر بھی زندہ تھا

کہ اُسکے بعد شیو کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور بشن نے برندا کو گلے لگایا برندا نے کچھ نہ جانا بڑی خوشی

کے ساتھ مباشرت کی بہت دفعہ تک نوبت مجامعت کی پہنچی جب بشن نے اپنا جسم اصلی اختیار کیا

برندہ بہت غصہ ہوئی اور کہا کہ دونوں راکھس تمہاری عورت کو بھگا لیجاوینگے اور دونوں بندر

تمہارے مددگار ہونگے یہ کہہ کر ستی ہوگی۔ بشن اُسکی خوبصورتی اور ملاحت کی یاد میں مضطرب ہو گئے

اور اُسکی راکھ اپنے بدن پر لگا کر وہاں ہی مقیم ہوئے دیوتا وغیرہ نے آکر سمجھایا کہ تم کو پرائی عورت کے

ساتھ ایسا کرنا واجب نہ تھا چلو اپنی بہشت میں عیش کرو جو گناہ تقدیر سے واقع ہوا ہے شیو کی

مہربانی سے دُور ہو جاوے گا۔ بشن نے کسی کو جواب تک نہ دیا صفحہ ۲۹۹ دیوتوں نے حسب الحکم مہادیو

گورجا روجہ مہادیو کی حمد شروع کی۔ آسمان میں ایک حلقۂ آتشین نظر آیا اُس سے الہام ہوا کہ

۱۷۰

ہم نے تین روپ سے اوتار لیا ہے (گورجا) مہادیو کی زوجہ (لچھمی) بشن کی زوجہ (سرستی) برہما کی بیٹی
تم اُن کی پناہ میں جاؤ دیوتوں نے ویسا کیا تینوں دیوتوں نے تین تخم دے کر فرمایا کہ بشن
جہاں بیٹھے وہاں کاشت کرو ویسا ہی کیا گیا تین بوٹیاں پیدا ہوئیں دھاتری - مالتی تلسی ماتری
ہماری عورت سے مالتی لچھمی سے ماتری گورجا سے تلسی یہ تینوں مانند عورتوں کے ظاہر ہو کر صفحہ ۲۱
ہندا سے زیادہ حسین کھڑی ہوئیں - بشن مغلوب شہوت ہو کر کھڑے ہو گئے دھاتری اور تلسی نے
ترچھی نگاہ سے بشن کی طرف دیکھا اور مالتی بسبب داغ سوکن ہونے کے رنجیدہ ہوئی اور بشن
دھاتری (برہما کی جورو) اور تلسی (مہادیو کی جورو) پر فریفتہ ہو کر اُنکو ساتھ لیے بہشت میں داخل ہو گئے
(بشن کہ بقول ہندؤں کے چھوٹے خدا ہیں حسب رضا شیو کے کہ بقول اُن کے بڑے خدا ہیں شیو
اور برہما کی جورو کو لے اُڑے) **ف** تحفۃ الہند میں یہ قصہ نہایت مختصر لکھا ہے اور بروایت مختلف
نقل کیا ہے صفحہ ۲۹۶ جالندہر نے ایک گورجا بنائی اور کہا کہ اے سداشیو اپنی عورت کو دیکھو اسکو ہم
پکڑ لائے دیکھ کر (شیو معبود ہنود) تمام عقل و دانش کو بھول گئے صفحہ ۲۹۷ شیو غضبناک ہو کر بڑے
خوفناک ہو گئے اور چکر کو چھوڑ جالندہر کا سر جدا کر دیا صفحہ ۲۰۶ پہلے شیو نے بشن کو گئو لوک (یعنی گایوں
کے عالم) میں لگایا تھا لیکن جو اوتار بشن نے لیا اُس کا نام کرشن ہوا اور لچھمی نے اپنا اوتار لیا
وہی رادھا کے نام سے مشہور ہوئی (رادھا ایک کرشن کی زوجہ تھی یا آشنا تھی) صفحہ ۲۰۳ رادھا نے
کرشن کو دیکھ کر کہا کہ کہاں آتا ہے زناکار شہوت پرست پرائی عورتوں سے آشنائی لگانے والے
یہاں سے دور ہو شیو پوران حصہ دوم صفحہ ۵ کھنڈ ۷ ادھیائے ۱۲ تمام دیوتاؤں منی وغیرہ
نے برہما سے پوچھا کہ پرم برہم (یعنی خدا) عیبوں سے منزہ لازوال تمام دنیا کا مالک خالق کون ہے
برہما نے کہا ایسی ذات تو ہماری ہے اس گفتگو میں بشن ظاہر ہوئے صفحہ ۶ بوجہ غصہ دیوتوں
وغیرہ سے کہا کہ دیکھو برہما کی جہالت کو لے برہما تم ہماری ناف کے کنول سے پیدا ہوئے تم ہمارے
حکم سے خلقت کو تیار کرتے ہو ہم پرم برہم پرماتما (یعنی خدا ہیں) دیکھنا چاہیئے کہ ہندؤں کے
دو پیشوائے اس لیئے کہ جن کا فسق و فجور اُن کی کتابوں سے ظاہر ہوا اور بگمان غلط

مذہب کے ایک خدا اور ایک پیغمبر ہے کس طرح دعویٰ خدائی کا کرتے اور خدائی میں جھگڑتے ہیں) آخر یہ بات
قرار پائی کہ بید جسکو پرم برمہ (یعنی خدا) کہہ دیویں وہی پرم برمہ جانا جاوے اور بیدوں کا فیصلہ قطعی سمجھا جائے
اور بشن نے بیدوں کو بلا کر گواہی طلب کی بیدوں نے فرمایا کہ چونکہ تم نے ہمارے اوپر احسانات
بے معاملہ منحصر کیا تو ہم راست راست کہیں گے چنانچہ چاروں بید کے مختلف کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ تینوں
سے برتر جسکا جوگی دھیان کرتے ہیں جس سے تینوں جہان ظاہر ہوتے ہیں جسکو سنت لوگ پرم
برمہ بیان کرتے ہیں جو مکت دینے والا ہے وہ ذات سدا شیو کی ہے مـ۲ دونوں دیوتے قہقہہ مار کر
کہنے لگے کہ جوگیوں کا مالک بدصورت بد دماغ جٹا رکھنے والا زہر کھانے والا زہر کھلانے والا برہنہ بدن
بیل پر چڑھنے والا جسکا زیور سانپ مسان کی خاکستر بدن کو ملکر بھوتوں کی صحبت میں رہتا وہ پرم
برمہ کیونکر ہو سکتا ہے (بید کو حکم قبول کیا تھا اور پھر نہ مانا) مـ۳ اسی عرصہ میں ایک شعلہ پیدا ہوا اُس کے
درمیان سے ایک جسم حسین پیدا ہوا برہمانے کہا تم وہی ہو جو ہماری ابرو سے پیدا ہوئے ہو تمہارے
رونے کی وجہ سے ہم نے تمہارا نام رودر رکھا ہماری سرناگت (یعنی پناہ) میں آؤ برہما کا غرور ملاحظہ
کر کے شیو نے بڑا غصہ کیا اور ایک شخص کو پیدا کیا اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ ہمارا نام اور کام کہئے
شیو نے کہا تمہارا نام کال راج اور بھیروں ہے بھیروں خوش ہوئے اور سوچنے لگے کہ برہمانے
پانچوں منہ سے شیو کی مذمت کر کے انکو لڑکا بتایا ہے وہی پانچوں سر کاٹ ڈالوں اور بائیں انگلی
کے ناخن سے برہما کا سر کاٹ لیا شیو نے فرمایا اے بھیروں برہمن کیسا ہی خراب ہو گیا ہو مگر قتل
کرنا اُس کا بڑا عذاب ہے تمکو بوجہ کاٹنے سر برہما کے برہم ہتیا لگ گیا ہے اسکو دور کرو اور کاپال برت
اختیار کرو سر کو ہاتھ میں لیئے ہوئے گدائی کرتے پھرو ، وا ، کمنڈ پر برہمانے کہا کہ اگلے کلپ یعنی زمانہ
میں شیو نے بانر یعنی بندر خاندان میں اپنا روپ اختیار کیا - کیسری نام بندروں کے راجہ شیو کے
بڑے بھگت تھے انکی عورت کمال حسین اور مطیع شوہر انجنی نام سولہ برس کی عمر میں نہایت زینت
سے پہاڑ کی ایک شاخ پر کھڑی ہوئی اسوقت سمیر (یعنی پون) ہوا کا جسکا نام پربھنجن تھا انجنی کو دیکھ کر فریفتہ ہوا اور
نظر شہوت سے معائنہ کر کے بے اختیار ہوا صورت کو چھپا کر انجنی کے جسم میں تصرف کیا انجنی نے کہا کہ اے

۔۔۔۔۔۔ دیوتا مجکو مت چھو اور گناہ چھوڑکر صورت دکھلاؤ ہرچند کہ تم شہوت کے پامال ہو لیکن ہمارے
دہرم کو ترک نہ کراؤ ورنہ جلکر خاکستر ہو جاؤگے پرہنجن بصورت اصلی آگے کھڑا ہوکر بولا ہم اندر کے بھائی
پرہنجن نام دیوتا ہیں اور جہان کی بھلائی کرتے ہیں اور ہم تمام دنیا میں اندر باہر سب جگہ جاکر پاک و
مقدس رہتے ہیں اور ہمارے چھونے سے کچھہ گناہ کسی کو نہیں ہوتا ہم نے مانند برہم (یعنی خدا) کے
تم کو آکر درشن دیئے ہیں تم کچھہ اندیشہ نہ کرکے شیو کے بھجن میں مصروف رہو ہرچند کہ ہم مطیع شہوت
ہوکر تمہارے جسم کے اندر داخل ہوئے لیکن تم دل اور کلام اور فعل سے مجھہ پر کچھہ غصہ نہ کرو میں
تمہاری منت کرتا ہوں تمکو کچھہ پاپ نہ ہوگا اور چونکہ دیوتوں کی خواہش بدون نتیجہ کے خالی نہیں
جاتی تمہارے ایک لڑکا بڑا صاحب قوت شنکر کے انس سے (یعنی مہادیو کی نسل سے) پیدا ہوگا اور
کوئی کپ (یعنی بندر) تمہارے خاندان والا اسکو ولدالزنا نہ کہے گا جو کہ سری مہادیوجی اور پرہنجن دیوتا
کی نسل مشترک ہو بلکہ خود مہادیو ہی ہو پھر کیا مقدور کسی کا کہ اسکو ولدالزنا کہے اگرچہ حقیقت میں ولدالزنا
ہو سے ہرکہ سلطان مرید او باشد * گر ہمہ بد کند نکو باشد * تم اس لڑکے کو شیو کا اوتار جاننا وہ
رام چندر کے کام کو درست کریگا یہ کہکر غائب ہوا تھوڑے دنوں کے بعد انجنی حاملہ ہوئی شیو انجنی کے
حمل میں آئے بعد دس ماہ کے لڑکا پیدا ہوا تمام دیوتے آسمان میں آکر بڑی خوشی کے ساتھہ دھدھنی
بجایا اپسروں یعنی حوروں نے رقص کیا اور مبارک راگ گائے تینوں جہان میں اس تولید سعید کا
(یعنی ولدالحلال کہ حقیقت میں خود مہادیو تھا) سرور سمایا اور تمام دنیا کے غم دور ہوئے جنت
راجہ بعد ازاں ایکدن مع رانی کیرت مالنی جنگل میں شکار کو گیا شیو بصورت برہمن مع عورت کے بنکے
ایک شیر نے برہمن اور برہمنی پر حملہ کیا یہ دونوں راجہ کی پناہ میں آئے شیر نے برہمنی کو کھالیا
برہمن نے (کہ خود شیو تھا) راجہ پر لعنت کی راجہ نے بڑا افسوس کیا برہمن کے قدم پکڑکر کہا جو ارادہ
ہو مجھہ سے میری سلطنت اور عورت تک لے لو شاہ برہمن نے کہا جب کہ عورت نہیں تو میں سلطنت
سے کیا مطلب رکھتا ہوں مجکو اپنی عورت دو راجہ نے کہا پرائی عورت کے ساتھہ مباشرت کرنے
کا گناہ کسی تدبیر سے نہیں جاتا برہمن نے کہا کہ ہم برہمن کے قتل کا گناہ بھی دور کرسکتے

۱۷۳

غیر کی عورت کی مباشرت کا تو ایسا کیا گناہ ہے اگر جہنم سے بچنے کی خواہش ہے تو اپنی عورت
بے حوالے کرو وراجہ نے ڈر کر عورت برہمن کے حوالہ کر دی اور آگ کا طواف کر کے چاہا کہ جل مرے
نے ظاہر ہو کر فرمایا کہ انعام مانگو ہم نے تمہارے امتحان کیوا سطے برہمن کا رُوپ اختیار کیا تھا تم
پرستار ہو (ہندوؤں خبردار ہو جاؤ برہمن کا سوال رد نہ کرنا ورنہ جہنمی ہو جاؤ گے) ص۱۱۴
ہا نے کہا ریوا ندی کے کنارے بیشمار لنگ ہیں یہ ندی شیو کو نہایت پیاری مانند گورجا
ہے اُسکے پتھر مانند شیو لنگ کے ہیں وہی پتھر سب کو لائق پرستش کے ہیں دیوتا من وغیرہ
مع اپنی عورات کے وہاں شیو کی پرستش میں رہتے ہیں ص۱۱۵ ایک روز ہم (یعنے برہما) اور بشن ریوا
کے کنارے بعد غسل کے بیٹھ گئے دیوتا وغیرہ کا مجمع ہوا ہم سے پُوچھا کہ تم میں وہ شخص کون ہے جو بے
زوال اور کل مخلوقات کا مالک اور خالق اور پرور دگار ہے مَیں نے کہا کہ میں ہوں ص۱۱۵ بشن
نے کہا کہ میں ہوں آخر یہ بات قرار پائی کہ جسکو بید کہدیں وہ اعلیٰ سمجھا جاوے حسب الطلب بید آئے
اور کہا کہ وہ ذات سدا شیو کی ہے ہم نے کہا کہ شیو زہر کھانیوالا جٹا دھاری بیل کا سوار برہنہ تن کریہ منظر
بھوتوں پریتوں کا ہم صحبت نامبارک لباس پرم برمہ کیونکر ہو سکتا ہے اُسی وقت عین مناظرہ میں زمین
سے آسمان تک ایک شعلہ نمودار ہوا ص۱۱۵ بعدہ شیو بصورت لنگ پیدا ہوئے بقدر آٹھ انگل کے اور
فوراً تمام دیوتوں اور منیشروں نے آن کر پُوجا کی مَیں نے اور بشن نے فیصلہ اُسپر قرار دیا کہ یہ لنگ چار
انگل اوپر اور چار انگل نیچے دکھائی دیتا ہے جو اُسکو چھوئے وہی ہم دونوں میں پرم برمہ (یعنی خدا ہے کیا
اچھی صفت خدائی کی قرار دیگئی آفریں باد) چنانچہ بشن بصورت خوک نیچے کو اور میں بصورت ہنس اُوپر
چلے لنگ نیچے کو اتل لوک اور تل لوک وغیرہ چودہ بھون کو طے کر کے نیچے گیا اور ہر جگہ کے باشندے
پرستش کرتے ہے اور بشن بھی پیچھے چلا مگر لنگ کو چھونے نہ پایا اور تھک کر خجل واپس آیا۔ ص۱۱۵
اسی طرح وہ لنگ سورج لوک اور اندر لوک وغیرہ اُوپر کو چلا اور جا بجا پرستش ہوتی رہی اور میں
بھی پیچھے دوڑا گیا جب میں پہنچ جاتا وہ لنگ فوراً آگے کو چلا جاتا۔ آخر میں حیران ہوا اور کیتکی کے
پھول نے اور دوسری گائے نے مجھ سے وعدہ کیا کہ ہم کہدیں گے کہ تم نے لنگ کو چھو لیا

ہے ہم بشن کے پاس آئے اور حال لنگ کے چھونے کا پوچھا بشن نے انکار کرکے ہم سے
دریافت کیا ہیں نے کہا کہ میں نے چھو لیا ہے دونوں گواہوں سے دریافت کرلو دونوں نے کہا
کہ ہم بلا طرفداری کہتے ہیں کہ شیو کے لنگ کو برہما نے چھولیا ہے (پیشوائے اعلیٰ ہندوں سے
بتس وکر کے مقدمہ جیتنے پر جھوٹے گواہ لائے) شیو نے بڑے غصہ میں آکر الہام کیا کہ بسبب گواہی
دروغ کے اے کیتکی تو ہمارے سر پر نہیں چڑھے گی اور اے مادہ گاؤ تم اس مونہہ سے کلجگ میں
ناپاک شئے کھایا کروگی **ف** بموجب شیو پران اور ارشاد سری برہما جیو کے کہ سر بسر غلط اور کذب
ہے شیو یعنی مہادیو خالق و مالک کل شئے اور پرم برمہ یعنی خدا ہے نعوذ باللہ من ذلک اور مہابھارت
اور بشن پران وغیرہ سے بلکہ بعضے مقامات شیو پران اور برہما کے اقوال سے مہادیو کا نہایت عجز
اور اضطرار اور فسق ثابت ہوتا ہے از انجملہ اسکند پران ادھیائے ۱۵ چندرماں نے اپنے مرشد برہسپت
کی زوجہ تارا سے زنا کیا مہادیو جی غصہ ہوئے چاند نے مقابلہ کیا آخر برہما نے صلح کروائی ۱۲ سوط صفحہ ۱۴۱
از انجملہ مہابھارت فصل موچھ دھرم شکر کے بالوں سے سانپ پیدا ہوئے اور مہادیو کا گلا پکڑ لیا
گلا اُس کا سیاہ ہوا ۱۲ سوط صفحہ ۱۴۱ ایضاً وچھ کی بد دعا سے مہادیو کی پیشانی پر چشم آتشین پیدا ہوئی
از انجملہ کھٹولی انپکھدا تھربن بید میں ہے کہ کیفیت وجی بعد موت کے برہما اور بشن اور مہیش
یعنی مہادیو بھی نہیں جانتے اور اُنکو نوع بنوع کے اپنے وہم و قیاس سے شک ہے ۱۲ سوط صفحہ
از انجملہ بن پرب مہابھارت جب ارجن اور مہادیو میں لڑائی واقع ہوئی۔ کبھی مہادیو ارجن کو زمین سے
اُٹھا لیتا تھا اور کبھی ارجن مہادیو کو ۱۲ سوط صفحہ ۱۴۲ از انجملہ بھاگوت اسکندہ ۱۰۔ ادھیائے ۶۴ مہابلی
بانا سر کا حمایتی ہوکر کرشن سے لڑنے کو آیا او مہادیو اور اُس کی فوج نے کشن کے ہاتھ
سے بہت ذلت اُٹھائی آخر لاچار ہوکر بانا سر کو سے کر کرشن کے پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر کرشن
سے اُس کی خطا معاف کرائی **سوال** میں ہندوں سے پوچھتا ہوں کہ مہادیو خدا ہے یا
کرشن اگر کرشن خدا ہے تو مہادیو جی اُس سے لڑے اور کافر ہوئے اور اگر مہادیو خدا ہے تو سری
کرشن جی خدا سے لڑے اور اگر دونوں خدا ہیں تو توحید باطل ہوئی اور ایک خدا جیتا اور

مرا ہمارا جواب حق اُسکا یہی بتلاؤں یہ کہو کہ نہ مہادیو خدا ہے نہ کرشن نہ بشن وغیرہ بلکہ خدائے
ذات پاک ہے جسکا کوئی شریک نہیں اور اُسی کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں حضرت
نبی قرشی ہاشمی صلے اللہ علیہ وسلم جنھوں نے اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور رسول
بتایا نہ بشن اور برہما وغیرہ کے کبھی دعوے خدائی کا نہیں کیا اور اللہ نے اُن کو بھیجا اور مبعوث
کیا طرف تمام عرب اور عجم اور جن وانس کے اور ہر کسی پر فرض ہے اُن کا اتباع اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

الرَّاحِمِيْنَ ۝

ہندوؤں کے دین کے خرافات اور لغویات اور کفریات احاطۂ تحریر سے باہر ہیں اور اُنکے دین کی کتب
قصہ جات اور حکایات زناکاری اور دغابازی اور مکاری اور حرام خوری اور جھوٹ اور فریب ہی
اور چوری اور تکبر اور بے رحمی اور بغض وعداوت اور کینہ اور کپٹ اور ظلم وتعدی اُنکے معبودوں - اور
پیشواؤں کی سی مملو اور مالامال ہیں کہاں تک کوئی بیان کرے اُنکے بیان اور تحریر کیواسطے دفتر کے
دفتر چاہئیں اور عمر بے بہا ضائع کرنا پڑے اگرچہ التفات اور توجہ کرنی طرف حکایات پیشوایان ہندوں
کے کچھہ ضرور نہ تھی مگر واسطے حظ مناظرین کے اور کھل جانے قلعی اور برائے دین ہنود کے اندک
از بسیار و مشتے نمونہ از خروار بدون تعرض اعتراض وبحث کے نہایت مختصر کرکے اس رسالہ میں مع
نشانات صفحہ وکتاب کے لکھے گئے ہیں اور اہل دانش وفہم کو اسمیں گنجایش مناظرہ اور اعتراض اور بحث
کی بہت ہے اللہ انکو راہ راست پر لائے اور ہمکو اسی راہ راست پر استقامت اور خاتمہ بالخیر عنایت
فرماوے اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تمت

فہرست مطالب کتاب تحفۃ الہند

١٥٥	مہادیو کے۔	،،	اور شادی کرنا۔		نظر پڑنے سے اور
١٥٨	انزال ہونا برہما کو مہادیو کی	،،	نکاح شیو کا گورجا سے۔ اور		لگانا گنپت کے بدن پر
	عروس کا جمال دیکھکر		انزال ہوجانا برہما کو گورجا کا	،،	روایت پیدا ہونے گنپت
،،	گالیاں دینا برات کو		انگوٹھا دیکھ کر۔		کی دوسرے طور پر گورجا کے
،،	حرام موت مرنا ستی کا مع جسم	١٦٣	گفتگوئے عجیب دیوتوں		بدن کے میل سے۔
	ہزار دیوتا کے۔		کی عورتوں کی شیو کے ساتھ	،،	جھگڑا ہونا شیو اور گورجا میں
١٥٩	خراب کرنا مہادیو کا جگ کو اور		ناز و کرشمہ کے ساتھ۔		اور گنپت اور بہت دیوتاؤں
	قتل کرنا دیوتوں اور عابدوں کو جو تھی	١٦٤	روانہ ہونا نطفہ مہادیو کا اور		کا قتل ہونا اور ہاتھی کا سر لگانا
،،	نہایت بیقرار ہونا شیو یعنی مہادیو		حاملہ ہوجانا تمام دیوتاؤں کا	١٦٨	مہادیو کی پرستش نہ کرنے پر
	کا زوجہ کے فراق میں اور اُس	١٦٥	اور عابدوں کی عورتوں کا		حکم قتل کا موجب طریقہ بید و
	کے جسم مردہ کو لیے پھرنا۔	،،	حال عجیب شیو کی منی کا اور		پُوران کے۔
١٦١	قائم ہونا دیوتوں اور لنگوں کا		پیدا ہونا اسکندہ کا۔	،،	مناسب جاننا مہادیو کا بھگتوں
	جہاں جہاں ستی کے اعضا گر پڑے	١٦٦	گنپت کے اختیار میں ہونا		کے قتل کو لیکن اُسکی تدبیر
	تھے اور پوجنا دیوتوں اور ہندوؤں		برہما بشن مہادیو کا۔		بتانا۔
	کے معبودوں کا اُنکو۔	،،	ارشاد شیو جی کا گورجا کو گنپت	،،	ارشاد سری بشن جیو کا کہ قدیم
،،	ننگا ہونا مہادیو کا عورتوں میں		کے نام کا روزہ رکھنے کو		سے شیو کی پرستش دھرم
	اور جھڑ جانا اُنکے لنگ کا عابدوں	،،	پیدا ہونا گنپت کا مہادیو کی منی		صواب ہے۔
	کی بددعا سے۔		سے کہ بستر پر پڑی تھی۔	١٦٩	پرستش کرنا بشن وغیرہ کا
١٦٢	پھر اختیار کرنا مہادیو کا لنگ کے	١٦٧	رقص و سرود ہونا مہادیو اور		کڑوڑ لنگ کو۔
	بعد لینے وعدہ پرستش کے		گورجا کے آگے۔	،،	مضر نہ ہونا گناہ کا شیو کی
	اور پوجنا بشن وغیرہ کا لنگ کو	،،	اُڑ جانا سر گنپت کا سنیچر کی		پرستش کرنے والے کو

تمام شد

مطبع فاروقی دہلی بازار لیماران

پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۲۰۵ سطر ۲۲ میں ویدوں کے کلام الٰہی ثابت کرنے کے شرائط مقرر فرمائے ہیں منجملہ اُن شرائط کے ایک شرط پنڈت صاحب کی یہ ہے "اور جس کتاب میں قانونِ قدرت کی تردید عقل کی تردید آنے پر — راست بازاور پوتر آتما لوگوں کے عمل کے برخلاف باتیں نہ ہوں وہی کلام الٰہی ہے" مطلب اس شرط کا یہ ہے کہ جس کتاب کے مضامین خلاف قانون قدرت کے ہوں وہ کلام الٰہی نہیں ہوسکتی اور یہ سچ بھی ہے کیونکہ قانونِ قدرت خدا کا فعل ہے جو کہ متحقق ہوچکا ہے اور وید بقول آریہ الٰہی کلام ہیں خدا کے قول اور فعل میں مغائرت کا ہونا غیر ممکن ہے اور پنڈت دیانند صاحب کی شرط مذکورہ بالا کا یہی مدعا اور مقصود ہے کہ جو کتاب قانونِ قدرت کے خلاف تعلیم دے وہ کلام الٰہی نہیں ہو سکتی۔ خدا کے فعل یعنی کائنات میں ہم رات دن مشاہدہ کرتے ہیں کہ خدا کے پیدا کیئے ہوئے جاندار دوسرے ذیحیات کا گوشت کھاتے ہیں یہ گوشت خوری انکے پیدا کرنے والے خالقِ کائنات نے انکی سرشت میں خود رکھدی ہے جسکا کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا حتی کہ آجکل امریکہ وغیرہ ملکوں میں بعض اشجار کا گوشت خور ہونا بھی ثابت ہوگیا الغرض قانون قدرت میں جواز گوشت خوری کا اظہر من الشمس ہے اب آریوں کا ازروئے وید مسئلہ عدم گوشت خوری کا پیش کرنا صریح متضاد قانونِ قدرت ہے جسکا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم وید چونکہ خلافِ قانون قدرت ہے اس لیئے بموجب شرط مذکورہ بالا مندرجہ ستیارتھ پرکاش پنڈت دیانند صاحب وید کلام الٰہی نہیں ٹھیر سکتے۔ (شیخ الہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد للہ والسلام علے عبادہ الذین اصطفے اما بعد بعد چھپنے تحفۃ الہند کے ۱۲۷۵ھ ہجری مطبع ہاشمی میں جس سے یہ نسخہ منقول ہوا ہے بہت لوگ اچھے مسلمان ہوئے ہیں کہ اگر ان سب بزرگوں کے مناقب لکھے جائیں تو دفتر طویل ہوجاوے فقیر عبدالحق نے اُن میں سے بعضے بزرگوں کے نام جو اس وقت یاد تھے واسطے اختصار کے محض نام بدون کیفیت مفصل احوال کے نقل کردیئے۔ جناب نواب محمد عبدالواسع خان بہادر والی ریاست راجگڈھ مع صد ہا برادران اور ملازمان کے بدولتِ اسلام فائز ہوئے پہلے انکا نام تھا راجہ موتی سنگھ۔ حاجی عبدالستار مرحوم برادر بزرگوار راقم الحروف کے اور حاجی منشی محمد اسحاق بھتیجے اس فقیر کے ان دونوں صاحبوں کا کچھ ذکر خیر حاشیہ پر ملک[1] مرقوم ہے عبدالکریم نیک سیرت مقبول صورت جوان صالح حمیدہ خصائل امیر زادہ درویش صفت صاحب مال وجائداد سب کچھ چھوڑکر مشرف باسلام اور مہاجر ہوئے بعد چندے عبداللہ انکا فرزند صغیر اور عبداللہ کی ماں بھی داخل خاندانِ اسلام اور اُن کے ساتھ ہوئے پہلا نام انکا تھا نتھمل

۱۸۷

سنگہ ساہوکار اور لڑکے کا نام تھادہرم سنگہ قوم کھتری ساکن پور ضلع مظفرنگر عبدالرحیم
نا پہلوان عبدالکریم کا رفیق اور ہموطن پہلا نام ہردواری برہمن گوڑ عبدالرحمن صالح
ہا نام ہرگنیش برہمن ساکن پور عبدالصمد متقی بلند ہمت پہلا نام دین دیال قوم کھتری ساکن
ما پچتہ منشی عبدالکریم خوب سیرت مرغوب صورت صاحب مکنت اہل حشمت چچا عبدالصمد کے اور
بعد مدت اُنکی اہل خانہ مع اولاد صغیر کے مشرف باسلام ہوئی۔ عبدالرحمٰن نیک جوان مع زوجہ
کے مُسلمان ہوئے نام اول اُنکا شیام لال اگروال متوطن جھنجانہ۔ حاجی منشی محمد صدیق
عالی ہمت صاحب مکنت پہلا نام طوطا رام ساہوکار متوطن سیون ضلع کیتھل وطن ہی میں اظہار
اسلام کیا بعد اندک مدت اُنکے چھوٹے بھائی شیخ بدرالاسلام نام اول راجہ رام مشرف باسلام
ہوکر دونوں صاحب مکہ معظمہ کو تشریف لے گئے اَب شیخ محمد صدیق ٹونک میں ملازم اور بدرالاسلام
علم پڑھتے ہیں شیخ عبدالعزیز بزاز پسندیدہ سیرت پاکیزہ صورت صاحب مکنت وعلم نام اول
بہاری لال اگروال عبدالرحمٰن نازک جوان صلاحیت نشان ناگری دان پہلا نام جانکی داس
برہمن متوطن اجمیر وارد دہلی عبدالرحمن لب خندان مسائل پُرسان تحقیق جویان نام اول چھتر
برہمن میواتی امیرالدین نام سابق سردار امیر سنگہ کھتری افسر پلٹن معہ اہل وعیال دولت دنیا
کو ترک اور دولتِ اسلام کو حاصل کیا مولوی محمد عبدالحفیظ فرزند امیرالدین موصوف بالفعل تحصیل
علم اَدب اور معقول اور فقہ اور اُصول میں مشغول ہیں پہلا نام انکا شیر سنگہ عبدالرحمٰن فہین
اور عبداللہ حسین دونوں چچا زاد بھائی اور برادر دین پہلا نام پہلے صاحب کا خوشی رام اور
دوسرے کا جے رام قوم برہمن انور دین محمد نام اول مہان سنگہ قوم سکھ یہ تینوں جوان راسخ الایمان تارک
الدنیا و وطن خانماں ومدرسہ دیوبند میں مشغول بطلب علم ہیں مسعود باہبود صورت سیرت مقبول
طلب علم میں مشغول قوم کھتری ساکن جگرانوں محی الدین حق گزین طالبِ علوم دین پہلا نام ہر لال
اگروال ساکن انبلی ضلع سہارنپور نور محمد طالب دولت سرمد تارک فضول علوم دین میں مشغول
پہلا نام لچھمن نراین برہمن ساکن دیوبند منشی سعداللہ پہلا نام نند سنگہ قوم راجپوت اور منشی

[illegible]

محمد سعید چھوٹا نام [illegible] دونوں صاحب مروصالح صاحب مروت [illegible] ملازم [illegible]

پچاس پچاس روپیہ [illegible] قصبہ [illegible] منشی محمد [illegible] صاحب [illegible] کا [illegible]

سرکاری [illegible] اور آنکی زوجہ صالحہ [illegible] مشرف [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] شجاعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محمد سعید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محمد [illegible]

[illegible] منشی [illegible] صاحب [illegible]

مندرگی کو خوش خوصالح قانع از قوم برہمن ساکن بوڑھانہ عبدالصمد حجام ساکن [illegible]

ملتان تھے اور وطن چھوڑ کر مستقل میں رہنا اختیار کیا دین محمد ساکن ضلع امرتسر

نے مسلم ہو کر بعد اظہار اسلام نوکری کو ترک کیا شیخ عبدالرحمن صالح جوان کتاب فروش فرزند

ضیاء الدین جنکا ذکر [illegible] شیخ عبدالرحمن نوجوان فرزند شیخ عبدالرحیم مذکور صدر

[illegible] ان کا نام تھا [illegible] شیخ عبدالرحمن [illegible] المعروف شیخ چھری قوم کا [illegible] نور محمد

[illegible] ساکن [illegible] کریم الدین [illegible] اول [illegible] ابراہیم [illegible] نام اول گیا دین ساکن

[illegible] بخش [illegible] سیالکوٹ محمد [illegible] ملتان [illegible] اسمٰعیل ساکن

[illegible] عبدالخالق [illegible]

[illegible]

[illegible] محمد حسن [illegible]

[illegible] ملتان [illegible]

[illegible] الرحمن [illegible] فیروز [illegible]

[illegible]

[illegible] عبدالرحمن

[illegible] مولوی خلیل الرحمن ساکن [illegible] شیخ حبیب الرحمن

[illegible] قرابت [illegible] مولوی ولی اللہ سررشتہ دار

[illegible] باسلام [illegible] اور [illegible]

[illegible] قوم [illegible] ساکن تھا [illegible] دین محمد

[illegible] والدہ ساکن [illegible] ضلع [illegible] محمد محبت شاہ صاحب سجادہ

ساکن [illegible] اسلام بسبب [illegible] اٹھائی آخر اللہ نے مدد فرمائی اب

[illegible] اقارب کا انتساب اور خویش ،